عمران سیریز
لاسٹ وارننگ
33
مظہر کلیم ایم اے

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ نیا ناول " لاسٹ وارننگ " آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس ناول میں کافرستان کی ایک نئی ایجنسی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابل آتی ہے اور اس ایجنسی کا ہی کارنامہ ہے کہ اس نے اپنے پہلے ہی مشن میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو حقیقتاً گولیوں سے چھلنی بھی کر دیا اور ان کی لاشوں کی باقاعدہ چیکنگ بھی کر لی اور پھر سب سے زیادہ ستم ظریفی یہ کہ کافرستان سیکرٹ سروس کے چیف شاگل نے اپنے ہی ملک کی ایجنسی کے خلاف کام کرنا شروع کر دیا اور اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں اس طرح غائب کر دیں کہ نئی ایجنسی کے چیف کو اپنے آپ پر سے اعتماد جاتا رہا۔ اس کے باوجود وہ لمحہ کافرستان کے صدر کے لئے حیرت انگیز ثابت ہوا جب عمران نے اسے باقاعدہ لاسٹ وارننگ دے دی اور کافرستان کے صدر اور پرائم منسٹر کو عمران اس کی لاسٹ وارننگ کو مجبوراً اہمیت دینا پڑی۔ یہ لاسٹ وارننگ کیا تھی۔ کیا واقعی عمران اور اس کے ساتھی لاشوں میں تبدیل ہو جانے کے باوجود لاسٹ وارننگ دینے کے قابل رہ گئے تھے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ انتہائی دلچسپ، ہنگامہ خیز اور منفرد انداز کی کہانی آپ کے اعلیٰ معیار پر ہر لحاظ سے پورا اترے گی۔ امید ہے کہ آپ اپنی آراء سے مجھے

بھی ضرور مطلع کریں گے کیونکہ آپ کی آراء میرے لئے واقعی انتہائی اہمیت کی حامل ہوتی ہیں۔ البتہ ناول کے مطالعہ سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیں تاکہ آپ کو بھی معلوم ہو سکے کہ قارئین بھی خط لکھنے کے سلسلے میں کسی طرح کم نہیں ہیں۔

گاؤں شاہد آباد چوک یتلا سے محمد سعید خان لکھتے ہیں۔ "مجھے آپ کے ناول بے حد پسند ہیں لیکن آپ کے ناولوں میں ایک بات مجھے قطعی پسند نہیں آتی کہ عمران جولیا کے جذبات کی قدر کرنے کی بجائے الٹا اس کا مذاق اڑانا شروع کر دیتا ہے۔ امید ہے آپ عمران کو اس بارے میں کوئی ایسی وارننگ دیں گے کہ جس کے بعد وہ اس کے جذبات کی قدر کرنا شروع کر دے گا"۔

محترم محمد سعید خان صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ کی شکایت بجا ہے۔ عمران واقعی جولیا کے جذبات کی ایسی قدر نہیں کرتا جیسی کہ آپ کے خیال کے مطابق اسے کرنی چاہئے۔ آپ نے اسے وارننگ دینے کی بات کی ہے تو محترم۔ میرا خیال ہے کہ عمران وارننگ کی وجہ سے ہی مجبوراً خاموش رہتا ہے اور آپ سمجھ سکتے ہیں کہ ایسی وارننگ اسے مسلسل کس کی طرف سے ملتی رہتی ہے۔ اب آپ خود بتائیں کہ اسے کس کی وارننگ پر توجہ دینی چاہئے۔ امید ہے آپ آئندہ خط میں اس بارے میں لکھیں گے۔ مجھے آپ کے خط کا انتظار رہے گا۔

چوک اعظم ضلع لیہ سے عرفات اشرف دانش لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول مجھے بے حد پسند ہیں۔ البتہ آپ سے شکایت ہے کہ عمران سیکرٹ سروس کے ممبران کو کام ہی نہیں کرنے دیتا اور خود ہی مشن مکمل کر لیتا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ آپ کو صفدر، تنویر، کیپٹن شکیل اور جولیا پر مبنی ایک نئی فور سٹارز تنظیم بنانا پڑ جائے۔ امید ہے آپ ضرور خیال رکھیں گے"۔

محترم عرفات اشرف دانش صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا شکریہ۔ عمران کو واقعی اس بارے میں سنجیدگی سے سوچنا چاہئے کہ اگر اس کے تمام ساتھی سٹار بن گئے تو وہ خود اکیلا کب تک سپر سٹار بن کر رہ سکتا ہے۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ وہ اپنی برق رفتاری کو قدرے لگام دے کر اپنے ساتھیوں کو بھی کام کرنے کا موقع دے لیکن اس بارے میں عمران کا نقطہ نظر یہ ہے کہ وہ تو موجودہ تیز رفتاری کے ساتھ ساتھ ہی رہتا ہے لیکن اس کے ساتھی ابھی تک بیل گاڑی والے دور میں ہی رہ رہے ہیں۔ اس لئے انہیں موجودہ تیز رفتار دور میں تیز رفتاری سے کام لینا چاہئے۔ اب یہ فیصلہ تو قارئین کو کرنا ہے کہ عمران کو کیا کرنا چاہئے اور عمران کے ساتھیوں کو کیا۔ امید ہے آپ اس بارے میں ضرور کوئی نہ کوئی رائے دیں گے۔

کروڑ لعل عیسن ضلع لیہ سے ثنا بتول صاحبہ لکھتی ہیں۔ "مجھے ویسے تو آپ کے تمام ناول بے حد پسند ہیں لیکن ڈیشنگ ایجنٹ نے مجھے خط لکھنے پر مجبور کر دیا ہے۔ تنویر کی صلاحیتوں پر مبنی یہ ناول ثابت کرتا ہے کہ تنویر صلاحیتوں کے لحاظ سے کسی طرح بھی عمران سے کم نہیں

ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہ ناول ابھی تک جولیا کی نظروں سے نہیں گزرا ورنہ یقیناً اس کا ووٹ عمران کی بجائے تنویر کے حق میں جا چکا ہوتا۔

محترمہ شنا بتول صاحبہ۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے اپنے خط میں بڑی دلچسپ بات لکھی ہے لیکن آپ نے یہ نہیں سوچا کہ جولیا کو یہ ناول پڑھنے کی کیا ضرورت ہے۔ وہ تو اس سارے کھیل کا خود ایک کردار ہے۔ اسے تنویر کے بارے میں بھی سب کچھ معلوم ہے اور عمران کے بارے میں بھی۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ جولیا کا ووٹ صرف صلاحیتوں کی بناء پر کسی کے حق میں نہیں جا سکتا کیونکہ ایسے معاملات میں ووٹ کے لئے انتخاب میں کچھ اور معاملات بھی شامل ہوتے ہیں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتی رہیں گی۔

گاؤں چھینیہ ضلع بھکر سے غلام مصطفےٰ تبسم بھٹی لکھتے ہیں۔ آپ کے ناول مجھے بے حد پسند آتے ہیں البتہ آپ سے ایک شکایت ہے کہ آپ عمران اور جولیا کی شادی اس لئے نہیں ہونے دیتے کہ اس طرح ایکسٹو بے نقاب ہو جائے گا حالانکہ جوزف کو معلوم ہے کہ کون ایکسٹو ہے۔ اس کے باوجود اس نے آج تک اس بارے میں زبان نہیں کھولی تو کیا جولیا اس راز کو راز نہ رکھ سکے گی۔ امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے"۔

محترم غلام مصطفےٰ تبسم بھٹی صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ خواتین کے بارے میں کہا تو یہی جاتا ہے کہ ان سے راز کو راز رکھے جانے کی توقع لپنے آپ سے زیادتی ہے اور شاید یہی وجہ ہے کہ عمران نے آج تک جولیا تو ایک طرف کسی بھی خاتون کے سامنے اسے آشکار نہیں کیا حتیٰ کہ اس کی اماں بی بھی اس راز سے واقف نہیں ہیں۔ اس بات سے آپ سمجھ سکتے ہیں کہ عمران کا اس بارے میں کیا خیال ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

بہاول نگر سے فہیم رضا لکھتے ہیں۔ آپ کا ناول "برائٹ آئی" پڑھ کر جہاں بے حد خوشی ہوئی وہاں یہ دکھ بھی ہوا کہ اب دنیا میں انسانیت نام کی چیز ختم ہوتی جا رہی ہے۔ آپ نے اس ناول میں جرم کی اس سطح کو سامنے لا کر واقعی قارئین کو سوچنے پر مجبور کر دیا ہے کہ انسان دولت کے لالچ میں کس حد تک گر چکا ہے۔ آپ کا ناول "مامار" بھی بے حد پسند آیا ہے۔ اس میں پہلی بار یہ بات سامنے آئی ہے کہ میاں بیوی کے جھگڑوں اور طلاق کے پیچھے بھی شیطانی حربوں کا ہاتھ ہوتا ہے اور شیطان انسان کو بہکانے میں ہر اس سطح پر کام کرتا ہے۔ جہاں انسان کو کسی بھی طرح سکون ملنے کا گمان ہوا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خیر و شر پر مبنی ایسے ناول لکھتے رہیں گے"۔

محترم فہیم رضا صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ میری ہمیشہ یہی کوشش رہی ہے کہ اس دنیا میں جس جس سطح کے جرائم وقوع پذیر ہوتے رہتے ہیں انہیں قارئین کے سامنے لایا

جائے تاکہ قارئین کو یہ معلوم ہو سکے کہ جرائم کا دائرہ کار کہاں سے کہاں تک پھیل چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس نے انسان کو احسن تقویم پر پیدا کیا لیکن انسان اسفل السافلین کے درجہ سے بھی نیچے گر جاتا ہے اور ایسے جرائم ہوتے ہیں کہ وہ دولت اور لالچ کے ہاتھوں انتہائی پست ترین سطح پر بھی پہنچ جاتا ہے اور اسے اس سطح پر لے آنے میں یقیناً شیطان کا بھی ہاتھ ہوتا ہے لیکن انسان کو ہمیشہ یہ بات سامنے رکھنی چاہئے کہ انسان کو انسانیت کی سطح سے گر کر سوائے ذلت اور خواری کے کچھ حاصل نہیں ہوا کرتا۔ "مامار" کی پسندیدگی کا شکریہ۔ انشاء اللہ آئندہ بھی خیر و شر کی آویزش پر مبنی ناول آپ کو پڑھنے کے لئے ملتے رہیں گے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم۔ ایم اے

عمران اپنے فلیٹ میں بیٹھا اخبار پڑھنے میں مصروف تھا جبکہ وہ بار بار سر اٹھا کر دروازے کی طرف اس طرح دیکھ رہا تھا جیسے اسے کسی کی آمد کا انتظار ہو اور پھر وہ اخبار کی طرف متوجہ ہو جاتا۔

"سلیمان۔ جناب آغا سلیمان پاشا صاحب۔ میں تو ناشتے کا انتظار کرتے کرتے سوکھ چکا ہوں۔ کیا سری پائے کا ناشتہ بنا رہے ہو اور سری پائے بھی تم نے شاید اب چولہے پر چڑھائے ہیں"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

"آپ ناشتے کا انتظار چھوڑ دیجئے۔ آج آپ کے لئے ناشتے کا ناغہ ہے"...... کچن سے سلیمان کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"ناشتے کا ناغہ۔ یہ کیا بات ہوئی۔ چلو گوشت کا ناغہ تو ہوتا ہے لیکن ناشتے کے ناغے کا کیا مطلب ہوا"...... عمران نے غصیلے لہجے

میں کہا۔ اسی لمحے سلیمان کمرے میں داخل ہوا تو اس کے ہاتھ میں چائے کی پیالی تھی۔

" یہ لیجئے۔ آج اسی کو ناشتہ سمجھ لیجئے "....... سلیمان نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور پیالی عمران کے سامنے میز پر رکھ کر وہ واپس مڑنے لگا۔

" ارے۔ ارے۔ رکو۔ یہ کیا بات ہوئی۔ ناشتے کا ناغہ کیوں ہوا۔ کیا ناشتے کا سامان نہیں ہے "....... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے لہجے میں واقعی حیرت تھی۔

" سامان تو میں لے آیا تھا۔ اس سے تو میں اپنا ناشتہ تیار کر رہا ہوں۔ آج میرے ڈبل ناشتے کا دن ہے "....... سلیمان نے جواب دیا۔

" کیا۔ کیا مطلب۔ میرے ناشتے کا ناغہ اور تمہارے لئے ڈبل ناشتہ۔ یہ فرق کیوں ہے جبکہ اسلام ہمیں برابری کا درس دیتا ہے۔ وہ کیا محاورہ ہے یا شعر کا مصرعہ ہے کہ محمود و ایاز ایک ہی صف میں کھڑے نظر آرہے تھے "....... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" اب آپ کو کیا کیا سمجھاؤں۔ آپ نے رات ہوٹل کہکشاں میں سوپر فیاض کی دعوت پر بھرپور ڈنر کیا تھا "....... سلیمان نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

" کیا کیا تھا۔ لیکن تمہیں کیسے معلوم ہوا۔ کیا مطلب "۔ عمران نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

" میں بھی وہاں موجود تھا اور سپیشل ٹیبل پر ڈنر کر رہا تھا "۔ سلیمان نے کہا تو عمران کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

" تم وہاں موجود تھے اور سپیشل ٹیبل پر ڈنر کر رہے تھے۔ پھر "۔ عمران نے ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولتے ہوئے کہا۔

" آپ نے ڈنر میں دس ڈشیں منگوائی تھیں۔ منگوائی تھیں ناں "....... سلیمان نے کہا۔

" ہاں۔ تو کیا تم ڈشیں بھی گنتے رہے ہو۔ آخر میرے دوست سوپر فیاض کی طرف سے دعوت تھی۔ کسی ٹٹ پونجیئے کی طرف سے تو نہ تھی کہ ایک دو ڈشوں پر ہی ڈنر ختم ہو جاتا "....... عمران نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

" اور اس دعوت کے بعد ساری رات آپ کے کمرے سے کراہنے کی آوازیں آتی رہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ نے اتنا کھایا کہ آپ کا معدہ اسے پوری طرح ہضم نہیں کر سکا اور اس کا علاج ہے فاقہ اس لئے آج ناشتے کا ناغہ ہے اور ہو سکتا ہے کہ لنچ اور ڈنر کا بھی ناغہ ہو جائے "....... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" میں کراہتا رہا ہوں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کیا تمہارے کان بجنے لگ گئے ہیں "....... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ایک تو آپ کی آواز ویسے ہی کرخت ہے اور ظاہر ہے کراہتے ہوئے انتہائی نرم آواز بھی خود بخود کرخت ہو جاتی ہے اس لئے یقیناً آپ کی آواز سے ساتھ والے فلیٹ میں رہنے والے ہمسایوں کو ساری

رات پریشانی ہوئی اور انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تمہارا صاحب زخمی تھا کہ ساری رات کراہتا رہا ہے"....... سلیمان نے کہا۔

" تو تم نے میرے کراہنے کی آواز نہیں سنی۔ صرف ہمسایوں کی بات پر یقین کر لیا۔ اب تم بتاؤ کہ تم اس فلیٹ میں رہ رہے ہو اور تمہیں آواز نہیں آئی جبکہ دیواروں کو کراس کر کے ہمسایوں تک آواز پہنچ گئی۔ بولو۔ یہ کیسے ممکن ہے"....... عمران نے باقاعدہ دلیل دیتے ہوئے کہا۔

" ہمسایہ بوڑھا آدمی ہے"....... سلیمان نے جواب دیا تو عمران اچھل پڑا۔

" بوڑھا آدمی ہے۔ کیا مطلب"....... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ واقعی سلیمان کی بات نہیں سمجھ سکا۔

" بوڑھوں کو نیند نہیں آتی اور وہ جاگتے رہتے ہیں جبکہ جوان کی نیند تو ظاہر ہے جوانی کی نیند ہوتی ہے"....... سلیمان نے کہا تو اس کی بات سن کر عمران بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" مطلب یہ ہوا کہ تم چونکہ جوان ہو اور جوانی کی نیند سوتے ہو اس لئے میرے کراہنے کی آواز ہی نہیں سن سکے تو پھر میں تمہیں بتا دوں کہ میں تو پچھلی رات واپس آیا تھا۔ ساری رات تو میرا بیڈ روم خالی رہا۔ پھر ان بوڑھے صاحب کے کان بج رہے ہوں گے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" آپ ساری رات باہر رہے ہیں۔ اوہ۔ پھر تو مجھے بڑی بیگم صاحبہ سے بات کرنا پڑے گی۔ یہ تو بہت خطرناک بات ہے"....... سلیمان نے چونک کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔

" ارے۔ ارے۔ رکو۔ پہلے میری بات سن لو۔ میں ساری رات سڑکوں پر جاگنگ کرتا رہا تاکہ سوپر فیاض کا کھلایا ہوا کھانا ہضم ہو سکے اس لئے تو میں نلشتے کی بے حد طلب محسوس کر رہا ہوں۔ اگر میں آکر سو جاتا تو واقعی وہ کچھ ہوتا جو تم بتا رہے ہو"....... عمران نے جلدی سے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

" بہرحال آپ رات بھر فلیٹ سے غائب رہے ہیں۔ اصل بات تو یہ ہے۔ دوسری بات تو بعد میں سامنے آئے گی کہ آپ جاگنگ کرتے رہے ہیں یا کچھ اور۔ یہ بھی میرے فرائض میں شامل ہے کہ میں بڑی بیگم صاحبہ کو فون پر اس قسم کی اطلاع دوں"....... سلیمان نے کہا۔

" میں تو پہلے بھی کئی بار رات کو نہیں آیا۔ اس وقت تمہیں اپنا فرض یاد نہیں تھا۔ یہ آج خصوصی طور پر کیوں یاد آگیا ہے"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اس وقت آپ مجھے بھی بتا کر جاتے ہیں کہ آپ دارالحکومت سے باہر جا رہے ہیں"....... سلیمان نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔ سلیمان کی بات میں واقعی بڑی کاٹ تھی اور عمران اس کا لطف لے رہا تھا کہ عمران اسے تو بتا کر جاتا ہے کہ وہ دارالحکومت سے باہر جا

رہا ہے لیکن شاید جاتا نہ ہو۔

" چلو وعدہ رہا کہ آئندہ ایسا نہیں ہو گا اور تمہیں ساتھ لے جا کر جاگنگ کروں گا"....... عمران نے فوراً ہی صلح کی جھنڈی لہراتے ہوئے کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ وہ خود اپنے جال میں پھنس چکا ہے۔ اگر سلیمان نے واقعی اماں بی کو فون کر دیا کہ عمران ساری رات فلیٹ سے غائب رہا ہے تو پھر اماں بی نے اس کا وہ حشر کرنا ہے کہ شاید آئندہ کئی سالوں تک وہ بستر پر پڑا ہائے ہائے کرتا رہ جائے گا۔

" خالی وعدے کوئی حقیقت نہیں رکھا کرتے"....... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اب میں کیا کروں۔ وعدے کا لفظ ہے ہی خالی۔ اس پر کوئی نکتہ ہی نہیں ہے"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ نکتے کی مجھے ضرورت ہی نہیں ہے۔ آپ مجھے فون کرنے دیں کیونکہ نکتے سے تو بازار سے کوئی چیز نہیں ملتی۔ ہاں اگر نکتوں سے پہلے کوئی عدد لگ جائے تب شاید وہ وعدہ پختہ ہو جائے"....... سلیمان نے کہا اور واپس مڑنے لگا۔

" اچھا۔ پہلے ناشتہ تو دو پھر پختہ وعدہ بھی ہو جائے گا"....... عمران نے کہا تو سلیمان مڑا اور اس نے میز پر پڑی ہوئی چائے کی پیالی اٹھائی اور واپس مڑ گیا۔

" ارے۔ ارے۔ یہ ایک پیالی بھی گئی"....... عمران نے چونک

کر کہا۔

" میں نے آج آپ کے لئے لذیذ حریرہ تیار کیا ہے وہ بھی ساتھ لے آؤں گا اور اس پیالی میں موجود چائے چونکہ ٹھنڈی ہو گئی ہے اس لئے اب گرم چائے بھی لا کر دوں گا"....... سلیمان نے بڑے فرمانبردارانہ لہجے میں کہا اور واپس مڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔ عمران نے حیرت سے آنکھیں اپنے حلقوں میں گھما دیں۔

" یا اللہ تو ہی سب کو اپنی امان میں رکھنے والا ہے ورنہ آثار کچھ اچھے نہیں لگ رہے"....... عمران نے کہا اور ایک بار پھر اخبار پڑھنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد سلیمان ٹرالی دھکیلتا ہوا واپس آیا اور اس نے عمران کے سامنے ناشتہ لگانا شروع کر دیا اور عمران کی آنکھیں ناشتے کو دیکھ کر مسلسل پھیلتی چلی گئیں۔

" ارے۔ ارے۔ تم نے مجھے شاید پہلوان سمجھ لیا ہے۔ اتنا ناشتہ۔ کیا کسی بارات کا ناشتہ تیار کر لیا ہے تم نے"....... عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں نے سوچا کہ آخری بار جتنی خدمت کر سکتا ہوں کر لوں"....... سلیمان نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا اور واپس مڑ گیا۔

" کیا۔ کیا مطلب"....... عمران نے چونک کر کہا۔

" آپ ناشتہ کر لیں پھر مطلب بھی سمجھا دوں گا"....... سلیمان نے دروازے سے ہی مڑتے ہوئے کہا اور پھر باہر چلا گیا۔

" اچھا جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ ابھی ناشتہ تو کرو"....... عمران نے

اطمینان سے اپنے آپ کو بہلاتے ہوئے کہا اور پھر ناشتہ کرنے میں مصروف ہو گیا۔

" واہ۔ لطف آگیا ناشتے کا۔ اللہ تمہیں جزائے خیر دے "۔ عمران نے چائے کا آخری گھونٹ حلق میں اتارتے ہوئے اونچی آواز میں کہا تو چند لمحوں بعد سلیمان اندر داخل ہوا۔ اس نے بڑی خاموشی سے سامان واپس ٹرالی میں رکھا اور واپس جانے لگا۔

" سلیمان "....... عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

" جی صاحب "....... سلیمان نے واپس مڑ کر بڑے فرمانبردارانہ لہجے میں کہا۔

" کیا بات ہے۔ تم یکلخت سنجیدہ ہو گئے ہو۔ پہلے تو بہت چہک رہے تھے "....... عمران نے کہا۔

" مجھے خیال آگیا کہ آپ کو ناشتہ اچھے ماحول میں کرنے دوں۔ اس کے بعد آپ سے بات کروں گا۔ یہ سامان کچن میں رکھ کر میں کچن کو لاک کر کے ابھی واپس آرہا ہوں پھر بات ہو گی "....... سلیمان نے کہا اور ٹرالی دھکیلتا ہوا واپس چلا گیا۔

" ہونہہ۔ میرے پاس ہے ہی کیا جو تمہیں دوں گا۔ بے شک کر لو اداکاریاں "....... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اخبار اٹھا کر اس نے اطمینان سے پڑھنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد سلیمان واپس آ گیا۔

" یہ لیجئے جناب کچن کی چابیاں "....... سلیمان نے کہا اور ساتھ ہی

اس نے چابیوں کا ایک رنگ میز پر رکھ دیا۔

" کچن کی چابیاں۔ کیا مطلب "....... عمران نے چونک کر کہا۔

" کچن میں سامان موجود ہے اس لئے اسے لاک کر کے چابیاں آپ کو دے رہا ہوں "....... سلیمان نے کہا۔

" تم۔ تم کہاں جا رہے ہو "....... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں ہمیشہ کے لئے جا رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو خوش رکھے۔ اللہ حافظ "....... سلیمان نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

" کیا مطلب۔ کیا یہ کوئی نیا ڈرامہ ہے "....... عمران نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

" نہیں جناب۔ کوئی ڈرامہ نہیں ہے اور میں نے اپنے تمام واجبات بھی آپ کو معاف کر دیئے ہیں کہ اب میرا آپ کی طرف کوئی مطالبہ باقی نہیں رہا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو خوش رکھے "۔ سلیمان نے کہا اور ایک بار پھر واپس مڑ گیا تو عمران کی آنکھیں حیرت کی شدت سے پھیل کر کانوں سے جا لگیں کیونکہ واقعی یہ سلیمان کا نیا روپ تھا۔

" کیا مطلب۔ کھل کر بات کرو ورنہ گولی مار دوں گا "۔ عمران نے یکلخت سرد لہجے میں کہا۔

" کھل کر ہی بات کر رہا ہوں اور کھل کر کیا بات کروں۔ اب میرے واجبات کی تکرار بند اور میں ہمیشہ کے لئے جا رہا ہوں۔ اللہ

آپ کو خوش رکھے"...... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے وہی ٹیپ کا بند آخر میں پھر کہہ دیا۔

"لیکن کیوں۔ ایسا کیوں کر رہے ہو"...... عمران نے اس بار نرم لہجے میں کہا کیونکہ وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ جتنا غصہ کرے گا سلیمان بھی اتنا ہی اکڑتا چلا جائے گا۔

"دیکھیں صاحب۔ آپ تو مجھے اس فلیٹ سے نکل جانے کا حکم دے سکتے ہیں لیکن میں ایسا نہیں کر سکتا اس لئے خود جا رہا ہوں"...... سلیمان نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو عمران چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت گہری سنجیدگی کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ وہ سمجھ گیا تھا کہ سلیمان جو کچھ کہہ رہا ہے انتہائی سنجیدگی سے کہہ رہا ہے کوئی ڈرامہ نہیں کر رہا۔

"میں نے تو تمہیں اس لئے کہا تھا کہ تم وہ نازیبا رسالے دیکھنے سے باز نہیں آ رہے تھے لیکن میں نے کیا کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"صرف عورتوں کی تصویریں دیکھنا تو آپ کی نظر میں برائی ہے لیکن ساری رات آوارہ گردی کرنا آپ کی نظر میں کوئی برائی نہیں ہے اور چونکہ میں اسے برداشت نہیں کر سکتا اس لئے میں جا رہا ہوں"۔ آخرکار سلیمان نے کھل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"آوارہ گردی۔ کیا مطلب۔ یہ اتنا بڑا الزام تم نے کیسے لگا دیا مجھ پر"...... عمران نے کہا۔

"ان دنوں آپ کے پاس سیکرٹ سروس کا کوئی کیس نہیں ہے اس لئے آپ کسی مشن کے سلسلے میں مصروف نہیں ہو سکتے۔ اس کے باوجود آپ نے خود مجھے بتایا ہے کہ آپ پچھلی رات واپس آئے ہیں۔ ساری رات فلیٹ سے غائب رہے ہیں تو ظاہر ہے اسے آوارہ گردی ہی کہا جاتا ہے اور کیا کہا جاتا ہے"...... سلیمان نے کہا۔

"اوہ۔ تو اسی لئے تمہارا موڈ یکلخت بدل گیا تھا۔ تو تمہارا خیال ہے کہ میں آوارہ گردی کرتا رہا ہوں۔ نہیں سلیمان۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی مجھ پر خاص رحمت ہے کہ اس نے تم جیسا ساتھی مجھے دے دیا ہے اس لئے میں کیسے آوارہ گردی کر سکتا ہوں۔ میں تمہیں بتانا نہیں چاہتا تھا کیونکہ تم پریشان ہو جاتے۔ میں ساری رات ہسپتال میں رہا ہوں"...... عمران نے کہا تو سلیمان بے اختیار اچھل پڑا۔

"ہسپتال میں۔ کیوں"...... سلیمان نے اور زیادہ پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"رات میں واپس آ رہا تھا کہ سڑک پر ایک عورت ایک چھوٹے سے بچے کے ساتھ کھڑی کاروں کو ہاتھ اٹھا اٹھا کر روکنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن کوئی کار رک ہی نہ رہی تھی اور اس عورت کے چہرے پر شدید پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے اس لئے میں نے کار روک دی تو اس عورت نے بتایا کہ ساتھ ہی فلیٹ میں اس کے خاوند کو ہارٹ اٹیک ہوا ہے اور اس کے پاس اسے ہسپتال لے

جانے کی رقم بھی نہیں ہے اور نہ ہی کوئی سواری ہے جس پر میں اس کے فلیٹ پر گیا تو واقعی وہاں ایک ادھیڑ عمر آدمی کی حالت بے حد خراب تھی۔ میں نے اسے اٹھا کر کار میں ڈالا۔ اس عورت اور بچے کو ساتھ لیا اور سیدھا ہسپتال پہنچ گیا۔ ڈاکٹر صدیقی نے اسے چیک کیا تو اس نے مایوسی کا اظہار کر دیا لیکن بہرحال اس نے کوشش جاری رکھی اور پھر تقریباً پچھلی رات جا کر اس آدمی کی حالت خطرے سے باہر ہوئی تو مجھے تسلی ہوئی۔ میں نے ڈاکٹر صدیقی کو ہدایات دیں اور پھر اس عورت اور بچے کو تسلی دے کر میں نے انہیں کار میں بٹھایا اور واپس ان کے فلیٹ پر چھوڑا اور انہیں تھوڑی سی رقم بھی دے آیا ہوں۔ اب میں سوچ رہا تھا کہ ناشتے کے بعد دوبارہ ہسپتال جاؤں گا"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو سلیمان کے چہرے پر یکلخت انتہائی شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے۔

"اللہ تعالیٰ مجھے معاف کرے۔ آپ نے رات نیک کام میں گزاری جبکہ میں نے آپ پر الزام لگا دیا۔ میں معذرت خواہ ہوں۔ آپ مجھے اس فلیٹ کا پتہ بتا دیں میں اب جا کر ان کی دیکھ بھال کروں گا"...... سلیمان نے انتہائی شرمندہ سے لہجے میں کہا تو عمران نے اسے پتہ بتا دیا اور سلیمان نے چابیاں اٹھائیں اور واپس مڑ گیا۔

"ایک بات یاد رکھنا کہ تم تمام واجبات چھوڑ چکے ہو"۔ عمران نے کہا۔

"واجب صرف عذر کی وجہ سے چھوڑا جا سکتا ہے جب عذر ختم ہو

گیا تو واجب تو بہرحال واجب ہی ہے"...... سلیمان نے جواب دیا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ کیا کہہ رہے ہو"...... عمران نے حیران ہو کر کہا۔

"اسی لئے تو کہا جاتا ہے کہ واجب فرض کے قریب ہوتا ہے لیکن فرض عذر کے باوجود نہیں چھوڑا جا سکتا جبکہ واجب عذر کی وجہ سے چھوڑا جا سکتا ہے ورنہ آدمی گنہگار ہو جاتا ہے۔ جیسے نماز فرض ہے وہ عذر کے باوجود نہیں چھوڑی جا سکتی۔ کھڑے نہیں ہو سکتے تو بیٹھ کر پڑھیں۔ بیٹھ نہیں سکتے تو لیٹ کر پڑھیں۔ اشاروں سے پڑھیں۔ پڑھنا پڑے گی کیونکہ وہ فرض ہے جبکہ قربانی واجب ہے۔ اگر انسان صاحب نصاب نہ ہو تو قربانی نہ کرے۔ انسان گنہگار نہیں ہوتا"۔ سلیمان نے باقاعدہ تقریر کر دی۔

"ارے۔ ارے۔ تو تم اس دینی واجب کی بات کر رہے تھے۔ میں تو تمہارے واجبات کی بات کر رہا تھا"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"واجبات واجب کی طرح ہیں اور بس۔ اس وقت چونکہ آپ آوارہ گرد تھے اس لئے واجبات چھوڑ دیئے تھے۔ اب آپ نے بتایا ہے کہ ایسا نہیں ہے تو اب واجب بہرحال واجب ہے"...... سلیمان نے کہا اور واپس مڑ گیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"ویسے اسلامی فقہ پر تمہاری پر مغز تقریر سن کر میں حیران رہ گیا ہوں۔ تم تو علامہ بن چکے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے

کہا۔

"پچھلے جمعہ مولوی صاحب نے اس موضوع پر خطبہ دیا تھا"۔ سلیمان نے کہا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

"تو واجبات دوبارہ واجب ہو گئے ہیں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"طاہر بول رہا ہوں عمران صاحب"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔

"ارے کہیں تم نے تو پچھلے جمعہ مولانا صاحب کا خطبہ نہیں سن لیا"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"پچھلے جمعہ مولانا صاحب کا خطبہ۔ کیا مطلب"...... طاہر نے حیران ہو کر کہا تو عمران نے اسے سلیمان سے ہونے والی بات چیت کے بارے میں بتا دیا تو بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"اگر وہ اس طرح خطبے سنتا اور یاد کرتا رہا تو اسے علامہ سلیمان کہنا پڑے گا آپ کو"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"علامہ تو وہ اب بھی ہے۔ البتہ وہ اپنے آپ کو ظاہر نہیں کرتا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو ایک بار پھر بے اختیار ہنس پڑا۔

"عمران صاحب۔ میں نے آپ کو اس لئے فون کیا ہے کہ کل رات صفدر نے مجھے فون کر کے بتایا تھا کہ اس نے ہوٹل شیراز میں دو غیر ملکیوں کے درمیان ہونے والی گفتگو اتفاق سے سن لی اور گفتگو میں ریڈ لیبارٹری کا ذکر کیا گیا تھا اور چونکہ صفدر کو معلوم ہے کہ ریڈ لیبارٹری ٹاپ سیکرٹ ہے اس لئے وہ چونک پڑا تھا اور اس نے توجہ سے ان کی باتیں سننا شروع کر دیں تو اسے معلوم ہوا کہ وہ دونوں ریڈ لیبارٹری کے محل وقوع کے بارے میں بات کر رہے تھے اور ان کے مطابق یہ لیبارٹری فتح گڑھ میں ہے۔ صفدر نے ان کو چیک کیا ہے۔ یہ دونوں ہوٹل شیراز میں ہی رہائش پذیر ہیں۔ دوسری منزل کے کمرہ نمبر دو سو دس اور دو سو گیارہ میں۔ ان میں سے ایک کا نام کاغذات کے مطابق ہنری ہے جبکہ دوسرے کا نام مارٹن ہے اور دونوں کا تعلق گریٹ لینڈ سے ہے اور کاغذات کی رو سے وہ دونوں سیاح ہیں۔ میں نے صفدر کو کہہ دیا کہ وہ ان کی باقاعدہ نگرانی کرے اور ان کے فون بھی ٹیپ کئے جائیں۔ کل رات میں نے دو تین بار آپ کے فلیٹ پر فون کیا لیکن آپ سے بات نہ ہو سکی اس لئے میں نے اب فون کیا ہے"...... بلیک زیرو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ریڈ لیبارٹری میں تو مواصلاتی اور موسمی خلائی سیاروں کے سلسلے میں کام ہو رہا ہے۔ ان سے ان غیر ملکیوں کا کیا تعلق ہو سکتا ہے"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کوئی نہ کوئی سلسلہ تو بہر حال ہے"....... بلیک زیرو نے کہا۔

"لیکن وہ واقعی احمق ہی لگتے ہیں کیونکہ ایجنٹ اس طرح کی حماقت نہیں کر سکتے کہ عام پبلک جگہ پر وہ اس طرح کی باتیں کریں۔ اب صفدر کہاں ہے"....... عمران نے کہا۔

"ابھی ہوٹل شیراز میں ہی ہے اور وہ دونوں دوسری منزل کے کمروں میں ہی رہ رہے ہیں۔ صفدر نے ساتھ والا کمرہ لے کر وہاں ان کی گفتگو ٹیپ کرنے اور فون چیک کرنے کا بندوبست کیا ہوا ہے لیکن ابھی تک کوئی خاص بات سامنے نہیں آئی۔ ویسے وہ دونوں اپنے کمروں تک ہی محدود ہیں"....... بلیک زیرو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں خود وہاں جا رہا ہوں"....... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار ہوٹل شیراز کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ہوٹل شیراز کی پارکنگ میں کار روک کر عمران نیچے اترا۔ اس نے پارکنگ بوائے سے کارڈ لیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ مین گیٹ کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ بے اختیار ٹھٹھک کر رک گیا کیونکہ اسے مین گیٹ سے صفدر نکل کر تیز تیز قدم اٹھاتا پارکنگ کی طرف آتا دکھائی دیا تھا۔ اس نے تیزی سے ادھر ادھر نظریں گھمائیں۔ وہاں ہوٹل کے مین گیٹ سے لوگ آ جا رہے تھے لیکن ان میں سے کوئی غیر ملکی نہ تھا۔

"اوہ عمران صاحب آپ"....... صفدر نے قریب پہنچ کر چونکتے ہوئے کہا۔

"تمہارے اس نقاب پوش باس نے کہا ہے کہ صفدر نے تمہارے لئے ایک چھوٹے سے چیک کا بندوبست کر دیا ہے۔ میں نے سوچا کہ آج کل سخت کڑکی ہے چلو صفدر کا شکریہ ادا کر دوں اور اس سے چیک بھی لے آؤں"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مطلب ہے کہ آپ بھی اس کیس میں کود پڑے ہیں۔ ٹھیک ہے۔ آئیے میرے ساتھ"....... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ یہ کیس میں کودنے کا کیا مطلب۔ کودنا تو بلندیوں سے ہوا کرتا ہے۔ کہیں کیس کسی مینار کا تو نام نہیں ہے"....... عمران نے کہا۔

"جلدی آئیے۔ باتیں راستے میں ہو جائیں گی"....... صفدر نے کہا اور تیزی سے ایک سائیڈ پر کھڑی اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے اپنی کار وہیں چھوڑ کر صفدر کے ساتھ جانے کا فیصلہ کیا تھا۔

"آخر ہوا کیا ہے۔ کیا ہوٹل میں بم رکھ دیا گیا ہے"....... عمران نے کار کے ہوٹل سے باہر آتے ہی کہا۔

"ابھی تو کچھ بھی نہیں ہوا۔ آگے آگے دیکھیں کیا ہوتا ہے۔ کچھ ہوتا بھی ہے یا نہیں"....... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہیں ہونا چاہئے۔ چاہے کتنے ہی سال کیوں نہ گزر جائیں۔ رحمت سالوں کی محتاج نہیں"....... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں آپ کی بات"....... صفدر نے کہا۔

"اگر تم باتوں کا مطلب سمجھنے کے قابل ہو جاتے تو اب تک کچھ نہ کچھ ضرور ہو چکا ہوتا"....... عمران نے جواب دیا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"مجھے چیف نے ٹرانسمیٹر پر اطلاع دے دی ہے کہ آپ میرے پاس پہنچ رہے ہیں اس لئے مجھے معلوم ہے کہ آپ کس چیک کی بات کر رہے ہیں۔ بہرحال وہ دونوں غیر ملکی اس وقت فورٹ نگر گئے ہیں کسی سارجنٹ سے ملنے جو کہ فورٹ نگر کا کوئی بڑا بدمعاش ہے"....... صفدر نے کہا۔

"کیا ہوا میں اڑتے ہوئے گئے ہیں وہ"....... عمران نے کہا تو صفدر ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"وہ دونوں ٹیکسی میں گئے ہیں۔ چونکہ مجھے معلوم تھا کہ وہ کہاں جا رہے ہیں اس لئے میں نے ان کا تعاقب کرنے کی بجائے ان کی عدم موجودگی میں ان دونوں کے کمروں کی تلاشی لینا زیادہ مناسب سمجھی اور اب میں فورٹ نگر جا رہا تھا کہ آپ سے ملاقات ہو گئی"....... صفدر نے کہا۔

"اس کے باوجود کہہ رہے ہو کہ ابھی کچھ نہیں ہوا"....... عمران نے کہا۔

"آخر آپ کس پیرائے میں یہ بات کر رہے ہیں"....... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کچھ ہونا نہ ہونا لیڈی ڈاکٹر کا کیس ہوتا ہے۔ تمہارا نہیں"۔ عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"اوہ۔ تو آپ اس پیرائے میں بات کر رہے تھے۔ اس لئے کہہ رہے تھے کہ چاہے جتنے بھی سال گزر جائیں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہیں ہونا چاہئے۔ مطلب ہے کہ اولاد ہو جائے گی"۔ صفدر نے کہا۔

"تو کیا میں نے غلط بات کی ہے۔ کیا اولاد اللہ تعالیٰ کی رحمت نہیں ہوتی"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو صفدر ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"عمران صاحب۔ سوائے ان باتوں کے جو انہوں نے وہاں ہال میں کی تھیں اس کے علاوہ ان دونوں کے درمیان اس بارے میں کوئی بات نہیں ہوئی اور نہ ہی انہیں کوئی فون آیا۔ اب تو میں سوچ رہا تھا کہ ہو سکتا ہے کہ انہوں نے کہیں سے ریڈ لیبارٹری اور فتح گڑھ کا نام سن لیا ہو گا اور چونکہ وہ سیاح ہیں اس لئے تجسس کی بنا پر وہ وہاں جانا چاہتے ہوں گے"....... صفدر نے ایسے انداز میں کہا جیسے وہ عمران کو رپورٹ دے رہا ہو۔

"دو ہی باتیں ہو سکتی ہیں کہ یا تو وہ واقعی سیاح ہیں کیونکہ اگر وہ ایجنٹ ہوتے تو کبھی اس طرح کی باتیں اوپن جگہ پر نہ کرتے یا اگر وہ ایجنٹ ہیں تو پھر وہ تمہیں پہچانتے ہیں اور دونوں نے خصوصی طور پر تمہیں سنانے کے لئے باتیں کی ہوں"....... عمران نے کہا۔

"وہ مجھے تو بہرحال نہیں پہچانتے ورنہ مجھے دیکھ کر ان کے چہروں پر تاثرات ضرور ابھرتے"....... صفدر نے جواب دیا۔

"لیکن اب فورٹ نگر اس بدمعاش سارجنٹ سے ملنے کیوں گئے ہیں۔ کیا کوئی فون کال آئی تھی"....... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ کوئی فون کال نہیں آئی۔ ہنری اچانک اپنے کمرے سے نکلا اور مارٹن کے کمرے میں پہنچ گیا۔ اس کے بعد ان دونوں کے درمیان سارجنٹ کے بارے میں باتیں ہوتی رہیں کہ وہ کس طرح کا بدمعاش ہے اور پھر دونوں نے ہی اس کے پاس جانے کا فیصلہ کر لیا"....... صفدر نے جواب دیا۔

"چلو جا کر دیکھ لیتے ہیں۔ لیکن تمہیں ماسک میک اپ کر لینا چاہئے ورنہ وہ تمہیں وہاں دیکھ کر یقیناً چونک پڑیں گے"....... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں دارالحکومت کے نواحی علاقے فورٹ نگر میں داخل ہوئے تو صفدر نے ایک سائیڈ پر کار روک دی اور جیب سے ماسک میک اپ باکس نکال کر اس نے ایک ماسک نکالا۔ اسے سر اور چہرے پر چڑھا کر اس نے دونوں ہاتھوں سے تھپتھپانا شروع کر دیا اور ساتھ ساتھ وہ بیک مرر میں دیکھتا بھی جاتا تھا جبکہ عمران خاموش بیٹھا ہوا باہر اس انداز میں دیکھ رہا تھا جیسے کوئی بچہ پہلی بار کسی نئی جگہ پر آ کر اسے حیرت بھرے انداز میں دیکھتا ہے۔ چند لمحوں بعد صفدر نے کار آگے بڑھا دی۔

"کچھ نظر آیا عمران صاحب"....... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں۔ میں تو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہا تھا لیکن یہ فورٹ نگر کوئی بنجر علاقہ ہی لگتا ہے۔ نہ حسن، نہ جوانی، نہ سرسبزی نہ شادابی"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار ایک چھوٹے سے ہوٹل کے باہر جا کر رک گئی۔ ہوٹل پر فورٹ ہوٹل کا بورڈ موجود تھا۔

"عمران صاحب۔ یہ سارجنٹ کا ہوٹل ہے۔ وہ اس کا مالک اور مینجر بھی"....... صفدر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں اندر داخل ہوئے تو ہال میں منشیات کا غلیظ دھواں اور انتہائی سستی شراب کی تیز بو ہر طرف پھیلی ہوئی تھی لیکن وہ یہ دیکھ کر چونک پڑے کہ ہال میں زیادہ تعداد غیر ملکیوں کی تھی۔ شاید یہاں کوئی خصوصی تفریح مہیا کی جاتی تھی۔

"وہ تمہارے سیاح صاحبان کہاں ہیں"....... عمران نے اندر داخل ہو کر ناک سکیڑتے ہوئے کہا۔

"آخری ٹیبل سے دو ٹیبل پہلے"....... صفدر نے کہا اور اسی طرف کو بڑھ گیا کیونکہ ساتھ والی ٹیبل خالی تھی۔ ٹیبل پر دو غیر ملکی موجود تھے اور دونوں اپنے چہرے مہرے سے گریٹ لینڈ کے باشندے ہی دکھائی دیتے تھے۔ وہ دونوں بھی کوئی سستی شراب پینے میں مصروف تھے۔ عمران اور صفدر ان کے ساتھ والی خالی ٹیبل پر جا کر بیٹھ گئے۔

اسی لمحے ایک ویٹر ان کے سر پر سوار ہو گیا۔

" ابھی جاؤ۔ ہمارے ساتھی آنے والے ہیں پھر آرڈر دیں گے "۔ عمران نے کہا تو ویٹر برا سا منہ بنا کر واپس چلا گیا۔

" میرا خیال ہے کہ اب تک سارجنٹ آ چکا ہو گا۔ اس سے مل لیں "...... ایک غیر ملکی نے دوسرے سے کہا۔

" میں نے کاؤنٹر پر بتا دیا ہے۔ جیسے ہی وہ آئے گا ہمیں اطلاع مل جائے گی "...... دوسرے غیر ملکی نے کہا تو پہلے والے نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ہی ایک ویٹر تیز تیز قدم اٹھاتا ان غیر ملکیوں کے پاس پہنچ گیا۔

" باس آ گیا ہے۔ تم ان سے مل سکتے ہو "...... ویٹر نے ان دونوں غیر ملکیوں سے کہا تو وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے جیب میں ہاتھ ڈالا اور دوسرے لمحے وہ بھی ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اسی لمحے ایک غیر ملکی اس کے قریب سے گزرا تو عمران نے کسی شرارتی بچے کی طرح پیر آگے کر دیا اور وہ غیر ملکی اچھل کر چیختا ہوا نیچے گرنے لگا تھا کہ عمران نے اسے سنبھال لیا۔

" ارے۔ ارے۔ کیا ہوا جناب "...... عمران نے کہا تو وہ تیزی سے سائیڈ پر ہو گیا۔

" کیا تم نے پیر آگے کیا تھا "...... غیر ملکی نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" ظاہر ہے جناب۔ میں نے باہر جانا ہے تو پیر آگے کر کے ہی جا

سکتا ہوں "...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

" چلو مارٹن۔ وقت ضائع نہ کرو "...... دوسرے نے کہا اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے کاؤنٹر کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

" آؤ اب باہر چلیں "...... یہاں کا ماحول صحت کے لئے اچھا نہیں ہے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ہوٹل سے باہر نکل کر سائیڈ پر موجود بند گلی میں داخل ہو گئے۔ یہاں کوڑے کے بڑے بڑے ڈرم موجود تھے۔ وہ دونوں ان کے پیچھے اوٹ میں ہو گئے تاکہ سڑک سے بھی انہیں چیک نہ کیا جا سکے۔

" آپ نے ڈکٹا فون تو لگا دیا لیکن اس کی رینج اتنی ہے کہ یہاں اتنے فاصلے پر کام کر سکے "...... صفدر نے کہا۔

" ہاں۔ سپر ڈکٹا فون ہے "...... عمران نے کہا اور پھر کوٹ کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈال کر اس نے ایک ڈبہ باہر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

" تو آپ کا تعلق زیفا سے ہے "...... ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔ لہجہ کرخت تھا۔

" ہاں۔ یہ دیکھو کارڈ۔ یہ خصوصی طور پر تمہارے لئے ہے "۔ ایک اور آواز سنائی دی اور عمران سمجھ گیا کہ بولنے والا ہمزی ہے۔

" ٹھیک ہے۔ کرسٹی کا کارڈ میں پہچانتا ہوں۔ اب آپ کھل کر بات کریں "...... پہلی آواز سنائی دی جو یقیناً سارجنٹ کی تھی۔

" فتح گڑھ میں ایک لیبارٹری ہے جسے ریڈ لیبارٹری کہا جاتا ہے۔ اس کے انچارج سائنسدان ڈاکٹر عالم کی سیکرٹری جوزفین سے ہم نے ملنا ہے اور کرسٹی نے بتایا تھا کہ جوزفین کا تم سے براہ راست تعلق ہے "....... ہنری نے کہا۔

" ہاں ہے۔ لیکن تم نے اس سے کیا بات کرنی ہے "۔ سارجنٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" آئندہ ہفتے ڈاکٹر عالم نے گریٹ لینڈ میں ایک بین الاقوامی کانفرنس میں شرکت کرنی ہے۔ ہم نے صرف یہ معلوم کرنا ہے کہ اسے حکومت کی طرف سے کیا ہدایات دی گئی ہیں۔ اس کانفرنس کے سلسلے میں "....... ہنری نے جواب دیا۔

" سرکاری ہدایات۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں "....... سارجنٹ نے کہا۔

" تمہارے سمجھنے کی بات بھی نہیں ہے۔ تم صرف ہماری ملاقات جوزفین سے کرا دو۔ تمہیں تمہارا معاوضہ مل جائے گا اور جوزفین کو اس کا "....... ہنری نے جواب دیا۔

" اوکے۔ کب ملاقات کرنا چاہتے ہو تم "....... سارجنٹ نے کہا۔

" جس قدر جلد ممکن ہو سکے "....... ہنری نے جواب دیا۔

" کتنا معاوضہ دو گے "....... سارجنٹ نے پوچھا۔

" دس ہزار ڈالر "....... ہنری نے جواب دیا۔

" اوہ گڈ۔ معقول معاوضہ ہے۔ ٹھیک ہے۔ میں ابھی تمہاری

ملاقات جوزفین سے کرا دیتا ہوں۔ جوزفین ان دنوں چھٹی پر ہے اور میرے پاس ہے "....... سارجنٹ نے کہا۔

" کہاں ہو گی ملاقات "....... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ہنری نے کہا۔

" یہیں میرے ہوٹل میں۔ میں تمہیں کمرہ نمبر بارہ میں پہنچا دیتا ہوں جوزفین دس منٹ بعد وہاں پہنچ جائے گی "....... سارجنٹ نے کہا۔

" ٹھیک ہے "....... ہنری نے جواب دیا اور پھر کرسیاں کھسکنے کی آوازیں سنائی دیں تو عمران نے آلہ آف کر دیا۔

" عمران صاحب۔ یہ جوزفین سے کیا پوچھنا چاہتے ہوں گے "۔ صفدر نے کہا۔

" دیکھو ابھی معلوم ہو جائے گا۔ ویسے معاملہ مجھے عجیب سا محسوس ہو رہا ہے۔ یہ لوگ احمقوں کی طرح سب کچھ بتاتے چلے جا رہے ہیں "....... عمران نے کہا۔

" عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ یہ دونوں ایجنٹ نہیں ہیں۔ واقعی عام سے سیاح ہیں اور شاید اس لئے اس معاملے میں انہیں ڈالا گیا ہے کہ ان پر کسی کو شک نہیں پڑے گا "....... صفدر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً پندرہ منٹ بعد عمران نے دوبارہ آلے کا بٹن آن کر دیا۔

" جوزفین تمہارے لئے بیس ہزار ڈالر ہماری جیبوں میں

ہیں"...... ہنری کی آواز سنائی دی۔

"مجھے سارجنٹ نے بتایا ہے کہ تم نے اسے دس ہزار ڈالر دیئے ہیں لیکن تم پوچھنا کیا چاہتے ہو"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"عام سی معلومات ہیں۔ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے"...... ہنری نے جواب دیا۔ مارٹن خاموش تھا۔ اس نے نہ ہی سارجنٹ سے کوئی بات کی تھی اور نہ ہی اب وہ بول رہا تھا۔

"یہ لو بیس ہزار ڈالر۔ یہ تمہارے ہو گئے"...... ہنری نے کہا۔

"شکریہ"...... جوزفین کی مسرت بھری آواز سنائی دی۔

"جوزفین۔ ڈاکٹر عالم آئندہ ہفتے گریٹ لینڈ میں ایک بین الاقوامی کانفرنس میں پاکیشیا کی طرف سے شریک ہو رہے ہیں۔ اس کانفرنس میں فضا میں چھوڑے جانے والے خصوصی مواصلاتی اور موسمی سیاروں کے بین الاقوامی کنٹرول کے سلسلے میں بات ہونی ہے۔ بے شمار ملک اس کنٹرول کے حق میں ہیں اور بے شمار ملک اس کے خلاف ہیں۔ تم یہ بتاؤ کہ حکومت پاکیشیا نے ڈاکٹر عالم کو کیا ہدایات دی ہیں کہ وہ حق میں ووٹ دے یا خلاف"...... ہنری نے کہا۔

"حکومت نے خلاف ووٹ دینے کی ہدایت کی ہے"...... جوزفین نے کہا۔

"کیا تم نے وہ ساری ہدایات دیکھی ہیں"...... ہنری نے پوچھا۔

"ہاں۔ سیکرٹری مواصلات کی طرف سے باقاعدہ ایک ٹاپ

سیکرٹ لیٹر ڈاکٹر عالم کو بھجوایا گیا تھا۔ میں نے اسے خود پڑھا ہے کیونکہ میری ویسے بھی عادت ہے کہ میں ایسے ٹاپ سیکرٹ لیٹرز خود پڑھتی ہوں"...... جوزفین نے جواب دیا۔

"کیا تم ڈاکٹر عالم کے ساتھ اس کانفرنس میں شرکت کرو گی"۔ صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ میں اس کی پرسنل سیکرٹری نہیں ہوں۔ آفس سیکرٹری ہوں۔ ویسے چار افراد کا وفد جا رہا ہے جس میں ڈاکٹر عالم کے ساتھ ان کی پرسنل سیکرٹری مس شہابہ اور دو ان کے اسسٹنٹ ہیں"۔ جوزفین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ مس شہابہ کہاں رہتی ہیں۔ اس کے بارے میں تفصیل بتاؤ"...... ہنری نے کہا۔

"وہ دارالحکومت کے ٹاور پلازہ میں اپنی بوڑھی ماں کے ساتھ رہتی ہے۔ فلیٹ نمبر تین سو بارہ تیسری منزل۔ روزانہ سٹاف کار میں آتی ہے اور واپس چلی جاتی ہے"...... جوزفین نے جواب دیا۔

"اوکے۔ بس یہی معلوم کرنا تھا۔ بے حد شکریہ۔ البتہ یہ بات کہنے کی تو ضرورت نہیں کہ ہماری اس ملاقات کو اوپن نہیں ہونا چاہئے"...... ہنری کی آواز سنائی دی اور پھر کرسیاں کھسکنے کی آوازیں سنائی دیں۔

"میں سمجھتی ہوں۔ آپ بے فکر رہیں"...... جوزفین نے کہا تو عمران نے آلے کو آف کر کے جیب میں ڈال لیا۔

"آپ نے واقعی درست کام دکھایا ہے عمران صاحب۔ اگر آپ یہ سپر ڈکٹا فون نہ لگاتے تو واقعی بڑا مسئلہ بن جاتا"....... صفدر نے کہا۔

"اب ہمیں ٹاور پلازہ جانا ہو گا کیونکہ اب یہ وہاں پہنچیں گے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے سڑک کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

کمرے کا دروازہ کھلا تو بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے بیٹھا ہوا لمبے قد اور ورزشی جسم کا آدمی بے اختیار چونک پڑا۔ اس کی نظریں دروازے کی طرف اٹھ گئیں۔ دروازے سے ایک درمیانے قد کا نوجوان اندر داخل ہوا تھا۔

"آؤ ہائیڈ۔ میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا"....... میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے آدمی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے سامنے رکھی ہوئی فائل بند کر دی۔

"آپ نے بڑی ایمرجنسی کال دی تھی۔ باس"....... ہائیڈ نے کہا اور میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ہاں۔ ایک کام تم نے کرنا ہے اور اس کام میں وقت اب بے حد کم رہ گیا ہے"....... باس نے کہا۔

"کون سا کام باس"....... ہائیڈ نے چونک کر کہا۔

"تین روز بعد گریٹ لینڈ میں مواصلاتی اور موسمی خلائی سیاروں کے سلسلے میں ایک بین الاقوامی کانفرنس ہو رہی ہے جس میں اس بات کا فیصلہ کیا جانا ہے کہ کیا ان موسمی اور مواصلاتی سیاروں کو بین الاقوامی کنٹرول میں ہونا چاہئے یا نہیں۔ اس کانفرنس میں پاکیشیا کا وفد بھی شریک ہو رہا ہے۔ اس وفد کا سربراہ وہاں کی ایک لیبارٹری کا انچارج ڈاکٹر عالم ہے۔ اس سے تم نے مل کر یہ معلوم کرنا ہے کہ ریڈ لیبارٹری سے عنقریب جو خلائی مواصلاتی سیارہ فضا میں بھیجا جا رہا ہے اس میں موجود مواصلاتی آلات کے ساتھ ساتھ کیا دوسرے ممالک کے ایٹمی مراکز کو چیک کرنے والے خصوصی آلات جنہیں کوڈ میں اے ایم آئی کہا جاتا ہے نصب کئے جا رہے ہیں یا نہیں اور اگر نصب کئے جا رہے ہیں تو ان کی رینج کیا ہے اور وہ کن نمبروں کے ہیں"...... باس نے کہا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ میں اسے باقاعدہ ٹرانس میں لے آؤں اور پھر معلوم کروں"...... ہائیڈ نے کہا۔

"ہاں۔ ویسے تو وہ اس قدر سخت آدمی ہے کہ چاہے اس کی بوٹیاں اڑا دو۔ وہ کچھ نہیں بتائے گا اور سائنس دانوں کے ذہن کو عام ہپناٹسٹ ٹرانس میں نہیں لا سکتا اس لئے تو تمہیں یہ مشن سونپا جا رہا ہے"...... باس نے کہا۔

"اس کی عمر کیا ہے باس"...... ہائیڈ نے پوچھا۔

"وہ تقریباً ساٹھ سال کا ہے"...... باس نے جواب دیا۔

"ساٹھ سال کی عمر کا سائنس دان۔ پھر تو مجھے پہلے اسے فرومائی کی ڈوز دینی پڑے گی۔ اس کے بغیر تو وہ کسی صورت بھی ٹرانس میں نہیں آئے گا"...... ہائیڈ نے کہا۔

"مجھے معلوم تھا کہ اس کی عمر زیادہ ہے اور وہ انتہائی خشک طبیعت سائنس دان ہے اس لئے میں نے پہلے سے ایسا انتظام کر لیا تھا کہ تم مزید کچھ کرنا چاہو تو تمہیں آسانی ہو۔ وہ لوگ جیسے ہی یہاں پہنچیں گے اس کی پرسنل سیکرٹری شہابہ کی جگہ ہماری ایجنٹ لے لے گی اور پھر وہ آسانی سے نہ صرف تمہیں ایسا وقت دے دے گی جب ڈاکٹر عالم اکیلا ہو گا بلکہ سیکورٹی گارڈ بھی پیچھے چھوڑ دیئے جائیں گے اور پھر شہابہ کی جگہ لینے والی ہماری ایجنٹ تمہارے پہنچنے پر اسے فرومائی کی ڈوز دے کر بے ہوش کر دے گی۔ تم اسے ٹرانس میں لے آنا اور اس سے تمام معلومات حاصل کر کے پھر اسے بے ہوش کر دینا۔ اس کے بعد شہابہ ہماری ایجنٹ کی جگہ لے کر اسے خود ہی ہوش میں لے آئے گی"...... باس نے کہا۔

"لیکن اس شہابہ کو ہی کیوں نہ استعمال کیا جائے۔ وہ ہماری ایجنٹ کی جگہ زیادہ آسانی سے کام کر سکتی ہے"...... ہائیڈ نے کہا۔

"میں کسی قسم کا رسک نہیں لینا چاہتا۔ اگر عین موقع پر کوئی مسئلہ ہو گیا تو شہابہ جو اس کی پرسنل سیکرٹری ہے شاید اسے ٹریٹ نہ کر سکے جبکہ ہماری ایجنٹ تربیت یافتہ ہو گی"...... باس نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ آپ مجھے ان لوگوں کے بارے میں مزید

تفصیلات بتا دیں اور یہ بھی بتا دیں کہ یہ سب کارروائی کہاں اور کب ہو گی تاکہ میں پوری طرح تیاری کر سکوں "...... ہائیڈ نے کہا تو باس نے سامنے رکھی ہوئی فائل اٹھا کر ہائیڈ کی طرف بڑھا دی۔

" اس فائل میں تمام تفصیلات موجود ہیں اور یہ بات بھی سن لو کہ یہ سارا کام یہاں گریٹ لینڈ میں نہیں ہو گا بلکہ فن لینڈ میں ہونا ہے۔ پاکیشیائی وفد کل فن لینڈ پہنچ رہا ہے جہاں وہ ایک روز ٹھہرے گا کیونکہ فن لینڈ کی حکومت نے ان کے اعزاز میں سرکاری طور پر دعوت دینی ہے۔ وہاں ایک بڑے ہوٹل ایکاڈو میں ان کی رہائش کے انتظامات کئے گئے ہیں۔ تم فن لینڈ پہنچ جاؤ۔ ہماری ایجنٹ جو شہابہ کی جگہ لے گی وہ تم سے خود ہی رابطہ کرے گی اور باقی کام اس کے ذمے ہو گا۔ ہماری ایجنٹ کا نام مارگریٹ ہے لیکن کوڈ میں اسے ستار کہا جاتا ہے۔ تمہارا کوڈ نام رابرٹ ہو گا "...... باس نے کہا۔

" یس باس۔ آپ کا کام ہو جائے گا۔ بے فکر رہیں "...... ہائیڈ نے فائل اٹھا کر اسے تہہ کر کے جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

" کام ہوتے ہی تم نے فوری مجھے رپورٹ کرنی ہے "...... باس نے کہا۔

" ٹھیک ہے باس "...... ہائیڈ نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے باس کو سلام کیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا تو باس نے ایک طویل سانس لیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" فلارسن بول رہا ہوں "...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" جیک بول رہا ہوں فلارسن "...... باس نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

" اوہ آپ۔ فرمائیے "...... دوسری طرف سے کہا گیا لیکن لہجہ مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

" تم نے پاکیشیا میں ہونے والی کارروائی کے سلسلے میں جو رپورٹ بھیجی ہے اس میں یہ نہیں بتایا گیا کہ ان سیاحوں کو کس انداز میں ہلاک کیا گیا ہے "...... باس نے کہا۔

" کیا اس کی کوئی خصوصی اہمیت ہے "...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

" ہاں۔ کیونکہ سیاحوں کی اس طرح اچانک پراسرار موت سے وہاں کی انٹیلی جنس حرکت میں آ سکتی ہے اور ہو سکتا ہے کہ سارا پلان ہی لیک آؤٹ ہو جائے "...... باس نے کہا۔

" پراسرار موت کی صورت میں تو ایسا ہو سکتا ہے لیکن روڈ ایکسیڈنٹ سے ایسا نہیں ہو سکتا۔ ایکسیڈنٹ تو بہرحال ہوتے ہی رہتے ہیں "...... دوسری طرف سے فلارسن نے جواب دیا۔

" اوہ۔ لیکن کس طرح یہ روڈ ایکسیڈنٹ ہو گیا۔ تفصیل بتاؤ "۔ باس نے کہا۔

" انہوں نے وہاں ایک ٹیکسی کو مستقل طور پر ہائر کر رکھا تھا۔

رپورٹ مل جانے کے بعد میرے آدمیوں نے اس ٹیکسی کے انجن میں مخصوص گڑبڑ کر دی جس کے نتیجے میں اچانک اس کا سٹیئرنگ فری اور بریک فیل ہو گئے اور ٹیکسی انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی ایک ٹرک سے بھرپور انداز میں ٹکرائی اور نتیجہ یہ کہ ٹیکسی ڈرائیور اور یہ دونوں سیاح ہلاک ہو گئے۔ پولیس نے اسے روڈ ایکسیڈنٹ قرار دے دیا تھا"...... فلارسن نے جواب دیا۔

"اس ٹیکسی کو تو پولیس نے چیک نہیں کیا ہو گا"...... باس نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ اول تو وہاں کی پولیس اس انداز میں کام ہی نہیں کرتی۔ دوسری بات یہ کہ ٹیکسی اور اس کا انجن مکمل طور پر تباہ ہو گیا تھا اس لئے اسے کسی صورت چیک ہی نہیں کیا جا سکتا تھا"۔ فلارسن نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اب مجھے اطمینان ہو گیا ہے۔ شکریہ"...... باس نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ ابھی اس نے رسیور رکھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ جیک بول رہا ہوں"...... باس نے کہا۔

"گورڈن بول رہا ہوں جیک"...... دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"اوہ تم۔ کیسے فون کیا ہے"...... باس نے چونک کر کہا۔

"کافرستان سے بار بار مجھے کال آ رہی ہے کہ معاملات کو فول

پروف انداز میں نمٹایا جائے۔ انہیں خطرہ ہے کہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس بارے میں معلوم ہو گیا تو پھر سب کچھ ختم ہو جائے گا"...... گورڈن نے کہا۔

"ارے نہیں۔ انہیں تسلی دو کہ کام اطمینان بخش طریقے سے ہو جائے گا۔ ہم نے پہلے ہی ان پہلوؤں کو سامنے رکھ کر کام کیا ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس تو ایک طرف وہاں کی انٹیلی جنس اور پولیس کو بھی اس کی کانوں کان خبر نہیں ہو سکی اور کل ویسے بھی یہ کام مکمل ہو جائے گا اور کسی کو کبھی اس بارے میں علم ہی نہ ہو سکے گا"...... باس نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ شکریہ"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو باس نے بھی رسیور رکھ دیا۔

"ہونہہ۔ نانسنس۔ انہیں معلوم ہی نہیں ہے کہ ہم کس انداز میں کام کرتے ہیں"...... باس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور دراز سے ایک فائل نکال کر اس نے سامنے رکھی اور پھر اسے کھول کر وہ اس پر جھک گیا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو حسب عادت احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

" بیٹھو "...... رسمی دعا سلام کے بعد عمران نے کہا اور اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

" عمران صاحب۔ وہ دونوں سیاح جن کی نگرانی صفدر کر رہا تھا روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گئے ہیں "...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" اوہ۔ کب۔ کیسے "...... عمران نے چونک کر کہا تو بلیک زیرو نے اسے صفدر کی دی ہوئی رپورٹ کی تفصیل بتا دی۔

" کیا یہ ایکسیڈنٹ صفدر کے سامنے ہوا ہے "...... عمران نے کہا۔

" ہاں۔ اس نے رپورٹ دی ہے کہ وہ ان کی ٹیکسی کے عقب

میں چار گاڑیاں چھوڑ کر جا رہا تھا کہ اچانک ان کی ٹیکسی تیزی سے مڑی اور پھر ایک ہیوی لوڈر ٹرک کے ساتھ انتہائی بھرپور انداز میں ٹکرا گئی۔ حادثہ اس قدر ہولناک تھا کہ پوری گاڑی تباہ ہو گئی۔ ڈرائیور بھی ہلاک ہو گیا اور دونوں سیاح بھی۔ ان کی لاشیں ٹیکسی کو کاٹ کر نکالی گئیں "...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

" وجوہات کیا بتائی گئی ہیں۔ کیا اس ٹیکسی میں کوئی گڑبڑ تھی "...... عمران نے کہا۔

" یہ تو پتہ نہیں چل سکا اور نہ ہی چل سکتا تھا کیونکہ ٹیکسی مکمل طور پر تباہ ہو گئی ہے "...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

" اس کا مطلب ہے کہ انہیں ان کی نگرانی کا علم ہو گیا تھا "۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" اگر اسے ایکسیڈنٹ نہ سمجھا جائے تب تو یہ نتیجہ نکلتا ہے لیکن سازش کیا تھی۔ میری سمجھ میں تو یہ بات نہیں آئی "...... بلیک زیرو نے کہا۔

" تمہیں صفدر نے کیا رپورٹ دی ہے "...... عمران نے کہا۔

" اس نے بتایا ہے کہ آپ نے سپر ڈکٹا فون اس ہنری کو لگا دیا جس کی وجہ سے اس ہنری اور سارجنٹ کے درمیان اور پھر اس ہنری اور جوزفین کے درمیان ہونے والی بات چیت سنی گئی۔ اس کے بعد یہ دونوں یہاں ٹاور پلازہ میں ڈاکٹر عالم کی پرسنل سیکرٹری مس شہابہ کے پاس پہنچے۔ انہوں نے وہاں مس شہابہ کو پچاس ہزار

ڈالر دیئے کہ ڈاکٹر عالم جب کانفرنس میں شرکت کے لئے گریٹ لی
پہنچے تو وہاں وہ انہیں صرف یہ اطلاع دے دے کہ حکومت پاکی
نے آخری لمحات میں اپنا فیصلہ تبدیل تو نہیں کیا اور مس شہابہ
اس کی حامی بھر لی۔ اس کے بعد وہ دونوں واپس ہوٹل شیراز پہنچ گ
پھر ہنری جس کے لباس پر ڈکٹا فون تھا اس نے کمرے سے گری
لینڈ فون کیا اور فلارسن کو بتایا کہ کام مکمل ہو گیا ہے اور تما
رپورٹ دی جو پہلے ڈکٹا فون کے ذریعے آپ اور صفدر معلوم کر چ
تھے۔ فلارسن نے ان کا شکریہ ادا کیا اور فون بند کر دیا۔ اس کے بع
وہ دونوں ٹیکسی میں بیٹھ کر مین مارکیٹ جا رہے تھے کہ راستے میں
ایکسیڈنٹ ہو گیا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" جس نمبر پر انہوں نے فلارسن سے بات کی ہے وہ نمبر معلوم ہ
گیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" نہیں۔ نمبر معلوم نہیں ہو سکا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" اگر یہ نمبر معلوم ہو جاتا تو معاملات زیادہ کھل کر سامنے
جاتے"...... عمران نے کہا۔

" لیکن یہ سب ہوا کیا ہے۔ میری سمجھ میں تو بات نہیں آ رہی ک
ووٹ دینے کے سلسلے میں اس انداز میں کام کیا جائے۔ اس سے عال
سطح پر کیا فرق پڑ جائے گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" میں نے ڈاکٹر عالم سے سرداور کے ذریعے ملاقات کی ہے۔ ڈاک
عالم سے میں نے یہ بات معلوم کرنے کی کوشش کی ہے۔ ڈاکٹر عا

بھی صرف اتنا بتا سکے ہیں کہ پاکیشیا کا ووٹ شاید کاسٹنگ ووٹ بن
جائے کیونکہ سیکرٹری مواصلات نے اپنے طور پر جو معلومات حاصل
کی ہیں ان کے مطابق دنیا کے وہ تمام ممالک جو خلائی سیاروں کی فیلڈ
میں ہیں تقریباً آدھے آدھے ہیں"...... عمران نے کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ وہاں کانفرنس میں ڈاکٹر عالم کے ساتھ
کوئی حرکت کی جائے گی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" ہاں ظاہر ہے اور میں نے اس سلسلے میں خصوصی انتظامات کر
لئے ہیں۔ میں نے گریٹ لینڈ میں فارن ایجنٹ فارک کو بھی الرٹ
کر دیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ٹائیگر کو بھی گریٹ لینڈ بھجوا دیا
ہے۔ وہ وہاں ڈاکٹر عالم کے نگران کے طور پر کام کرے گا"۔ عمران
نے کہا۔

"کانفرنس میں تو ابھی دو روز باقی ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" ہاں۔ لیکن وفد یہاں سے روانہ ہو چکا ہے۔ آج وہ فن لینڈ رہے
گا اور دو روز بعد گریٹ لینڈ پہنچے گا اور پھر کانفرنس منعقد ہو گی"۔
عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا لیکن ابھی انہیں
بیٹھے تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے
ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" فن لینڈ سے رابرٹ بول رہا ہوں چیف"...... دوسری طرف
سے فن لینڈ میں موجود فارن ایجنٹ کی آواز سنائی دی تو عمران کے

ساتھ ساتھ بلیک زیرو بھی چونک پڑا۔

"یس"....... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"آپ کے حکم پر میں نے یہاں وفد کی مکمل چیکنگ کی ہے۔ یہاں سب اوکے ہے"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا وفد ابھی تک فن لینڈ میں ہے"....... عمران نے پوچھا۔

"یس سر۔ وہ کل گریٹ لینڈ جائیں گے"....... دوسری طرف سے رابرٹ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ نگرانی جاری رکھنا"....... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"آپ نے تو مجھے بتائے بغیر سب انتظامات کر رکھے تھے"۔ بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"میں نے سوچا کہ میں بھی اپنے فلیٹ سے کچھ سرکاری کالیں کر لوں تاکہ پورے بل کو سرکاری بنا کر حکومت سے وصول کیا جا سکے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چند کالوں سے کیسے پورا بل سرکاری بن جائے گا"....... بلیک زیرو نے کہا۔

"تمہیں میں نے بتایا تو تھا کہ آغا سلیمان پاشا جمعہ کے خطبات سن سن کر اب فقیہہ بن چکا ہے اور اس نے مجھے واجب اور فرض کے درمیان فقہی فرق بتایا ہے"....... عمران نے کہا۔

"وہ تو میں نے سن لیا ہے لیکن آپ نے میرے سوال کا جواب

نہیں دیا کہ چند سرکاری کالوں سے پورا بل کیسے سرکاری بن سکتا ہے"....... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ بھی فقہی مسئلہ ہے کہ جو حرام ہے اس کا جزو بھی حرام ہے یعنی جزو کو بھی کل پر گردانا جائے گا جیسے شراب حرام ہے تو اس کی معمولی سی مقدار بھی حرام ہے چاہے اس سے نشہ ہوتا ہو یا نہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ جو جزو کی کیفیت ہے وہی کل کی سمجھی جائے گی۔ اسی فقہی اصول کے مطابق جزوی سرکاری کالیں پورے بل کو سرکاری بنا دیں گی"....... عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ نے فن لینڈ کے ایجنٹ کو نگرانی کے لئے کیوں کہا تھا۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ تھی"....... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد بلیک زیرو نے کہا۔

"بس ویسے ہی احتیاطاً کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ گریٹ لینڈ سے پہلے فن لینڈ میں شہابہ سے رابطہ کریں"....... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"عمران صاحب۔ کیا آپ کی چھٹی حس اس معاملے میں حرکت میں نہیں آئی"....... اچانک بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا مطلب۔ کس معاملے کی بات کر رہے ہو"....... عمران نے چونک کر کہا۔

"اسی معاملے کی۔ اس چھوٹی سی بات کو معلوم کرنے کے لئے باقاعدہ اتنی طویل پلاننگ بنائی گئی حالانکہ یہ بات وہاں گریٹ لینڈ میں وہ اس شہابہ کو کور کر کے آسانی سے معلوم کر سکتے تھے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ مسئلہ کوئی اور ہے اور ظاہر ایسا کیا جا رہا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ ہمیں باقاعدہ پلاننگ کے ساتھ دھوکا دیا جا رہا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"لیکن ڈاکٹر عالم سے وہ اور کیا معلوم کر سکتے ہیں۔ میں نے ڈاکٹر عالم سے اس موضوع پر بات کی تھی لیکن وہاں روٹین کے مطابق ہی کام ہو رہا تھا۔ وہی مواصلاتی اور موسمی سیاروں والا کام جو بہت سے ممالک میں ہو رہا ہے اور چونکہ کام لوکل سطح پر ہوتا ہے اس لئے کسی اور ملک کو اس میں کوئی دلچسپی نہیں ہو سکتی۔ کافرستان میں بھی ایسی لیبارٹریاں موجود ہیں۔ وہاں بھی مواصلاتی اور موسمی سیارے خلا میں کام کر رہے ہیں اور یہاں بھی"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہی ہو گا لیکن میرا خیال ہے کہ اصل معاملات کو چھپایا جا رہا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جولیا بول رہی ہوں باس"...... دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے کہا۔

"صفدر نے رپورٹ دی ہے کہ ان سیاحوں کی ٹیکسی کو ایکسیڈنٹ کے لئے باقاعدہ تیار کیا گیا تھا۔ اس کے انجن میں ایسی تکنیکی خرابی کی گئی تھی کہ جیسے ہی ٹیکسی کی رفتار ایک خاص حد سے اوپر جاتی اس کا سٹیئرنگ بھی فری ہو جاتا تھا اور بریکیں بھی اور ہوا بھی ایسے ہی اور ٹیکسی کا ایکسیڈنٹ ہو گیا"...... جولیا نے کہا۔

"پوری رپورٹ دو۔ کیسے پتہ چلا اس بات کا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"صفدر کو اس ایکسیڈنٹ پر شک تھا۔ اس نے پولیس کی تحویل میں اس تباہ شدہ ٹیکسی کے تباہ شدہ انجن کا چیک اپ ایک ماہر آٹو موبائل انجینئر سے کرایا۔ اس انجینئر نے چند ایسے شواہد تلاش کر لئے جس کی بنا پر یہ نتیجہ نکالا گیا ہے"...... جولیا نے جواب دیا۔

"گڈ شو۔ صفدر نے واقعی کام کیا ہے۔ لیکن اب یہ معاملہ ختم ہو گیا ہے اس لئے اب مزید اس پر کام کرنے کی ضرورت نہیں ہے"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"اس سے تو میری بات کی تائید ہوتی ہے ورنہ اتنی معمولی سی بات کے لئے اس انداز کی سازش کی جانے کی ضرورت نہ تھی"۔

بلیک زیرو نے کہا۔

" ہاں۔ اب واقعی معاملات مشکوک ہو گئے ہیں۔ اب مجھے اس سلسلے میں خود گریٹ لینڈ جانا ہو گا"...... عمران نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ بلیک زیرو بھی احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

" کیا آپ اکیلے جائیں گے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" ہاں۔ ٹائیگر وہاں پہلے سے موجود ہے"...... عمران نے جواب دیا اور مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

دروازے پر دستک کی آواز سن کر جیک نے سر اٹھایا۔

" یس کم ان"...... اس نے اونچی آواز میں کہا تو دروازہ کھلا اور ہائیڈ اندر داخل ہوا۔

" آؤ ہائیڈ۔ تم نے فون پر کہا تھا کہ تم کامیاب لوٹے ہو۔ مجھے بے حد مسرت ہوئی ہے"...... جیک نے کہا۔

" باس۔ آپ کی پلاننگ ہی اس قدر شاندار تھی کہ کسی قسم کی کوئی رکاوٹ پیدا ہی نہیں ہوئی اس لئے میں کامیاب بھی ہو گیا"...... ہائیڈ نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک مائیکرو ٹیپ نکال کر جیک کی طرف بڑھا دی۔

" اس میں وہ ساری گفتگو موجود ہے جو ڈاکٹر عالم کے ٹرانس میں آنے کے بعد ہوئی ہے"...... ہائیڈ نے کہا تو جیک نے میز پر رکھے ہوئے انٹر کام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے تین بٹن پریس کر

دیئے۔

" مائیکرو ٹیپ ریکارڈر لے آؤ"....... جیک نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں جدید ساخت کا مائیکرو ٹیپ ریکارڈر موجود تھا۔ اس نے سلام کیا اور پھر مؤدبانہ انداز میں ٹیپ ریکارڈر اس نے میز پر رکھ دیا اور مڑ کر واپس چلا گیا۔ اس کے جانے کے بعد جیک نے مائیکرو ٹیپ اٹھا کر اسے اس پروجیکٹر میں ایڈجسٹ کیا اور بٹن آن کر دیا۔ ہائیڈ اور ڈاکٹر عالم کے درمیان گفتگو کا آغاز ہو گیا۔ ڈاکٹر عالم کے لہجے سے ہی محسوس ہو رہا تھا کہ وہ ٹرانس میں بول رہا ہے۔ پھر یہ بات چیت آگے بڑھتی رہی اور جیک خاموشی سے یہ گفتگو سنتا رہا۔ جب ٹیپ ختم ہوا تو جیک نے ہاتھ بڑھا کر اسے آف کیا اور ٹیپ اس سے نکال لیا۔

" ویری گڈ ہائیڈ۔ تم نے انتہائی بہترین انداز میں کام کیا ہے۔ گڈ شو"....... جیک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹیپ کو اٹھا کر جیب میں ڈالا اور پھر اٹھ کر اس نے عقبی طرف موجود ایک الماری کھولی۔ اس میں سے ایک موٹا سا لفافہ نکال کر اس نے الماری بند کی اور لفافہ ہائیڈ کی طرف بڑھا دیا۔

" یہ تمہارا خصوصی انعام ہے"....... جیک نے کہا۔

" شکریہ باس۔ آپ واقعی قدر شناس ہیں"....... ہائیڈ نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ لفافے کی موٹائی بتا رہی تھی کہ اس

میں بھاری مالیت کے کرنسی نوٹ موجود ہیں۔

" اب مجھے اجازت"....... ہائیڈ نے کہا۔

" ہاں۔ اب تم جا سکتے ہو"....... جیک نے کہا تو ہائیڈ نے لفافہ اپنے کوٹ کی جیب میں ڈالا اور اٹھ کر واپس مڑ گیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے باہر جانے کے بعد دروازہ بند ہو گیا تو جیک نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" گورڈن بول رہا ہوں"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری آواز سنائی دی۔

" جیک بول رہا ہوں گورڈن"....... جیک نے کہا۔

" اوہ یس۔ کیا رہا"....... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

" وکٹری۔ ٹیپ میری جیب میں ہے"....... جیک نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" کیسی ٹیپ"....... گورڈن نے چونک کر پوچھا۔

" جس میں ڈاکٹر عالم نے وہ سب کچھ بتایا ہے جو تم معلوم کرنا چاہتے تھے"....... جیک نے جواب دیا۔

" گڈ شو۔ ویری گڈ۔ تم یہ ٹیپ مجھے بھجوا دو"....... گورڈن نے کہا۔

" بقیہ رقم تیار ہے"....... جیک نے کہا۔

" ہاں۔ تیار ہے"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوکے۔ میں خود آ رہا ہوں کیونکہ اس کیس کو میں نے سرکاری

طور پر نہیں بلکہ ذاتی طور پر بک کیا تھا اس لئے میں آفس کے کسی آدمی کو درمیان میں نہیں ڈالنا چاہتا"...... جیک نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آ جاؤ۔ میں کلب میں موجود ہوں"...... گورڈن نے کہا تو جیک نے بغیر کچھ کہے رسیور رکھا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ تقریباً بیس منٹ کی ڈرائیونگ کے بعد وہ ایک تین منزلہ بلڈنگ کے سامنے پہنچ گیا۔ اس نے کمپاؤنڈ گیٹ میں کار موڑی اور اسے پارکنگ میں لے جانے کی بجائے دائیں ہاتھ موڑ کر بلڈنگ کی دوسری سائیڈ پر لے جا کر اس نے کار روکی اور پھر نیچے اتر کر تیز تیز قدم اٹھاتا ایک طرف راہداری میں موجود ایک دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازہ لوہے کا بنا ہوا تھا اور بند تھا۔ جیک نے دروازے پر دستک دی تو دروازہ کھل گیا اور مشین گن سے مسلح ایک آدمی باہر آ گیا۔

"اوہ آپ۔ آئیے۔ باس آپ کے منتظر ہیں"...... اس مسلح آدمی نے باقاعدہ جیک کو سلام کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... جیک نے کہا اور دروازے سے داخل ہو کر وہ ایک چھوٹی سی راہداری میں پہنچ گیا جس کے اختتام پر ایک دروازہ تھا۔ جیک نے اس بند دروازے کو کھولا تو دوسری طرف لفٹ کی طرح کا کمرہ تھا۔ جیک نے اندر داخل ہو کر دروازہ بند کیا اور لفٹ کا بٹن آن کر دیا۔ دوسرے لمحے لفٹ تیزی سے نیچے اترتی چلی گئی۔

تھوڑی دیر بعد لفٹ رکی تو جیک نے دروازہ کھولا اور آگے راہداری میں بڑھ گیا۔ راہداری میں دو مسلح آدمی موجود تھے لیکن انہوں نے جیک کو دیکھ کر انتہائی مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔ جیک سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ سامنے دروازے پر دباؤ ڈالا تو دروازہ کھلتا چلا گیا اور جیک اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جسے آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ ایک بڑی سی میز کے پیچھے ایک گینڈے نما آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر براؤن رنگ کا سوٹ تھا۔ اس کا چہرہ بھی اس کے جسم کی طرح بڑا تھا اور سر پر سنہرے رنگ کے لچھے دار بال تھے۔

"آؤ جیک۔ خوش آمدید"...... اس آدمی نے کرسی سے اٹھ کر سائیڈ پر آ کر کہا۔

"کیا کھاتے ہو گورڈن۔ روز بروز پھیلتے ہی چلے جا رہے ہو"۔ جیک نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بڑے گرمجوشانہ انداز میں مصافحہ کیا۔

"کھانے کی بجائے پیتا ہوں۔ صرف شراب"...... گورڈن نے مسکراتے ہوئے کہا تو جیک بے اختیار ہنس پڑا۔ پھر وہ ایک سائیڈ پر موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔ گورڈن نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے شراب کی دو چھوٹی چھوٹی بوتلیں نکال کر اس نے ایک بوتل جیک کے سامنے رکھی اور دوسری کا ڈھکن ہٹا کر اس نے منہ سے لگا لی اور اس وقت اسے منہ سے علیحدہ کیا جب اس میں موجود شراب کا آخری

قطرہ تک اس کے حلق سے نیچے نہ اتر گیا۔ اس کے بعد اس نے خالی
بوتل ایک طرف موجود باسکٹ میں پھینک دی۔

"ہاں۔ اب دو کہاں ہے وہ ٹیپ"....... گورڈن نے کہا تو جیکب
نے جیب سے مائیکرو ٹیپ نکالی اور اسے گورڈن کے سامنے رکھ دیا۔

"کیا اسے میں چیک کر سکتا ہوں"....... گورڈن نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں نہیں۔ یہ تمہارا حق ہے"....... جیک نے کہا تو
گورڈن اٹھا اور ٹیپ اٹھا کر سائیڈ میں موجود دروازے کی طرف بڑھ
گیا جبکہ جیک خاموش بیٹھا آہستہ آہستہ شراب پیتا رہا۔ تھوڑی دیر بعد
گورڈن واپس آیا تو اس کے چہرے پر انتہائی اطمینان اور مسرت کے
تاثرات نمایاں تھے۔

"گڈ شو۔ تم نے واقعی کام کیا ہے"....... گورڈن نے کہا اور اس
کے ساتھ ہی اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک سیاہ
رنگ کا بیگ نکال کر اس نے جیک کے سامنے رکھ دیا۔

"چیک کر لو۔ رقم پوری ہو گی"....... گورڈن نے کہا۔

"دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے تم پر مکمل اعتماد ہے"۔
جیک نے کہا۔

"شکریہ"....... گورڈن نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی
بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو گورڈن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا
لیا۔

"یس"....... گورڈن نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ بات کراؤ"....... دوسری طرف سے بات سن کر اس
کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن پریس
یا۔

"ہیلو۔ کرشن بول رہا ہوں"....... چند لمحوں بعد ایک آواز سنائی
تو جیک بھی بے اختیار سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ لاؤڈر کی وجہ سے وہ
ری طرف سے آنے والی آواز بخوبی سن رہا تھا اور شاید کرشن کا نام
کر وہ چونک کر سیدھا ہوا تھا کیونکہ ظاہر ہے یہ نام کافرستانی تھا۔

"یس گورڈن بول رہا ہوں"....... گورڈن نے کہا۔

"مسٹر گورڈن۔ ہمارے کام کا کیا ہوا کیونکہ مجھے اطلاع ملی ہے
پاکیشیا سیکرٹ سروس کا سب سے خطرناک آدمی علی عمران
یٹ لینڈ میں دیکھا گیا ہے"....... دوسری طرف سے انتہائی پریشان
آواز سنائی دی۔

"تو پھر کیا ہوا۔ گریٹ لینڈ میں کوئی بھی آ سکتا ہے"۔ گورڈن
مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ انتہائی خطرناک آدمی ہے۔ اس کی یہاں موجودگی کا مطلب
کہ آپ کا مشن اس کے نوٹس میں آ چکا ہے اس لئے اب اس
ن کی تکمیل شاید ناممکن ہو جائے"....... کرشن نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں مسٹر کرشن۔ یہ آدمی آپ کے لئے خطرناک
گا ہمارے لئے نہیں۔ ویسے آپ کا مشن مکمل ہو چکا ہے۔ مائیکرو
پ میرے سامنے پڑی ہوئی ہے اور میں اسے چیک کر چکا ہوں۔

اس میں ڈاکٹر عالم کی وہ ساری گفتگو موجود ہے جو آپ معلوم کرنا چاہتے ہیں"....... گورڈن نے کہا۔

"اوہ۔ کیا واقعی"....... دوسری طرف سے ایسے لہجے میں کہا گیا جیسے اسے گورڈن کی بات کا یقین نہ آرہا ہو۔

"میں درست کہہ رہا ہوں۔ اب آپ بتائیں کہ یہ ٹیپ آپ تک کیسے بھجوائی جائے"....... گورڈن نے کہا۔

"آپ یہ ٹیپ کافرستانی سفارت خانے کے سیکنڈ سیکرٹری رامیش کو بھجوا دیں۔ وہ سفارتی بیگ میں اسے کافرستان بھجوا دے گا"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اسے کیا کہا جائے گا۔ کوئی کوڈ وغیرہ"....... گورڈن نے کہا۔

"کسی کوڈ کی ضرورت نہیں۔ آپ کا آدمی سیکنڈ سیکرٹری رامیش سے ملنے کا کہے گا اور ساتھ ہی حوالہ دے گا کہ اسے کرشن نے بھیجا ہے۔ اسے فوراً ملوا دیا جائے گا۔ وہ ٹیپ رمیش کو دے کر واپس جائے گا۔ باقی کام رمیش کا ہو گا"....... کرشن نے کہا۔

"لیکن رسید ہمیں کیسے ملے گی۔ آپ بعد میں کہہ دیں کہ ٹیپ نہیں ملا تو پھر"....... گورڈن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ رامیش آپ کے آدمی کو اپنے کارڈ کے پیچھے اد... لکھ کر دستخط کر دے گا اور یہی رسید ہو گی"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہماری بقیہ رقم"....... گورڈن نے کہا۔

"ٹیپ چیک ہونے کے بعد رقم خود بخود آپ کے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر ہو جائے گی"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ میں ابھی بھیجتا ہوں آدمی"....... گورڈن نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے تین نمبر پریس کر دیئے۔

"ہنری کو بھیجو میرے پاس"....... گورڈن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ کچھ دیر بعد اندرونی دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

"ہنری۔ تم نے ایک اہم کام کرنا ہے۔ یہ ٹیپ تم نے کافرستانی سفارت خانے کے سیکنڈ سیکرٹری رامیش تک پہنچانی ہے"۔ گورڈن نے ٹیپ ہنری کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے کوڈ، رسید وغیرہ کے بارے میں بتا دیا۔

"یس باس"....... ہنری نے ٹیپ لے کر جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"یہ انتہائی اہم چیز ہے۔ اس کی مکمل حفاظت کرنی ہے اور رسید لا کر مجھے دینی ہے تم نے"....... گورڈن نے کہا۔

"یس باس"....... ہنری نے جواب دیا اور مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"یہ علی عمران کون ہو سکتا ہے جس سے یہ لوگ اس قدر خوفزدہ ہیں"....... گورڈن نے سامنے بیٹھے ہوئے جیک سے مخاطب ہو کر

"وہ جو کچھ کہہ رہے ہیں درست کہہ رہے ہیں۔ اگر یہ مشن پاس نہ ہوتا تو کبھی کامیاب نہ ہو سکتا"...... جیک نے کہا تو گ
بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو"...... گورڈن نے کہا۔

"ہاں۔ عمران دنیا کا خطرناک ترین ایجنٹ سمجھا جاتا ہے او
کی یہاں موجودگی کا مطلب ہے کہ اسے واقعی شک پڑ گیا ہو گا۔
ہی وہ یہاں پہنچا ہے کیونکہ آج کانفرنس منعقد ہو رہی ہے اور
بات کو مدنظر رکھتے ہوئے میں نے ایسی پلاننگ کی تھی کہ کانف
سے پہلے یہ معاملات مکمل ہو جائیں ورنہ آج اگر اس سلسلے
کوشش کی جاتی تو کم از کم اس عمران کی موجودگی میں ایسا نا
تھا"...... جیک نے کہا۔

"تم نے کیا کیا تھا۔ کیا پاکیشیا سے یہ ٹیپ حاصل کی تھ
گورڈن نے کہا۔

"نہیں۔ وہاں سے ٹیپ حاصل نہیں کی گئی بلکہ وہاں سے سائنس دان ڈاکٹر عالم کی پرسنل سیکرٹری کو ہموار کیا گیا تھا۔ اس
بعد مجھے معلوم تھا کہ اس وفد نے فن لینڈ میں رکنا ہے اور پھر
سے یہاں آنا ہے۔ پاکیشیا میں میرے آدمیوں نے یہ ظاہر کیا ک
کارروائی ہو گی وہ گریٹ لینڈ میں ہی ہو گی اور کارروائی میں یہی
کیا گیا ہے کہ کانفرنس میں ووٹنگ ہونی ہے اور ہم یہ معلوم
چاہتے ہیں کہ پاکیشیا کا ووٹ کس طرف ہو گا تاکہ اگر کسی کو م

بھی ہو جائے تو اسے اس معاملے کا علم نہ ہو سکے۔ اس کے بعد فن لینڈ کارروائی کی گئی جس کے نتیجے میں یہ ٹیپ وجود میں آ گئی اور اس ڈاکٹر عالم کو بھی یہ علم نہیں ہو سکے گا کہ اس نے کیا بتایا ہے اس لئے یہ ٹیپ ہر لحاظ سے محفوظ ہے۔ اب عمران یہاں لاکھ ٹکریں مارتا پھرے اسے کچھ معلوم نہ ہو سکے گا اور نہ ہی کوئی کارروائی ہو گی"۔ جیک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ جیک۔ حکومت نے ایسے ہی تمہیں اس قدر اہم سرکاری ایجنسی سٹار ٹو کا چیف نہیں بنایا۔ تم واقعی اس کے حقدار بھی ہو"...... گورڈن نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"شکریہ"...... جیک نے کہا اور پھر وہ دونوں بیٹھے ادھر ادھر کی باتیں اور گپ شپ کرتے رہے اور پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد دروازہ کھلا اور ہنری اندر داخل ہوا تو وہ دونوں چونک پڑے۔

"کیا رہا"...... گورڈن نے چونک کر پوچھا۔

"حکم کی تعمیل ہو گئی ہے باس"...... ہنری نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک کارڈ نکال کر گورڈن کے سامنے رکھ دیا۔ گورڈن نے کارڈ اٹھا کر اسے غور سے دیکھا اور پھر اسے پلٹ کر دیکھا تو اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

"ٹھیک ہے۔ اب تم جا سکتے ہو"...... گورڈن نے کہا تو ہنری نے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور واپس مڑ گیا۔

"اب مجھے بھی اجازت دو گورڈن"...... جیک نے اٹھتے ہوئے کہا تو گورڈن بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ جیک نے اس سے مصافحہ کیا اور پھر رقم سے بھرا ہوا بیگ اٹھا کر وہ مڑا اور اس دروازے کی طرف بڑھ گیا جدھر سے وہ آیا تھا۔ اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

عمران گریٹ لینڈ کے ایئرپورٹ کے پبلک لاؤنج میں پہنچا تو ایک طرف سے ٹائیگر تیزی سے آیا اور اس نے عمران کو سلام کیا۔ عمران اصل شکل میں تھا اور ٹائیگر بھی اصل شکل میں ہی تھا۔

"کیا رہا ٹائیگر۔ کوئی بات"...... عمران نے کہا۔

"نہیں باس۔ وفد یہاں ہوٹل رنیڈو میں رہائش پذیر ہے اور سب اوکے ہے۔ کوئی مشکوک آدمی بھی ارد گرد نظر نہیں آیا۔ ویسے یہاں کی پولیس نے بھی ان کی حفاظت کا اچھا انتظام کیا ہوا ہے"۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔ وہ دونوں اب ٹیکسی سٹینڈ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"کب پہنچا ہے وفد یہاں"...... عمران نے پوچھا۔

"ابھی تین گھنٹے پہلے پہنچا ہے۔ میں ایئرپورٹ سے ان کے ساتھ رہا ہوں"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"وفد میں کتنے افراد شامل ہیں"...... عمران نے ٹیکسی سٹینڈ تک پہنچتے پہنچتے پوچھا۔

"ایک عورت اور تین مرد ہیں۔ عورت شاید ڈاکٹر عالم کی پرسنل سیکرٹری ہے۔ نوجوان عورت ہے اور دو مردان کے اسسٹنٹ ہیں۔ عورت کا نام شہابہ ہے جبکہ مردوں کے نام ڈاکٹر احسان اور ڈاکٹر خالد ہیں۔ یہ دونوں بھی نوجوان ہیں جبکہ ڈاکٹر عالم خاصے بوڑھے ہیں"...... ٹائیگر نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"چلو اس ہوٹل میں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ٹائیگر نے آگے بڑھ کر ایک ٹیکسی ڈرائیور کو ہوٹل رنیڈو چلنے کا کہا اور خود وہ سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا جبکہ عقبی سیٹ پر عمران موجود تھا۔ تھوڑی دیر بعد ٹیکسی ہوٹل رنیڈو کی اٹھارہ منزلہ عمارت کے سامنے پہنچ کر رک گئی تو ٹائیگر نے ڈرائیور کو کرایہ اور ٹپ دی اور پھر وہ دونوں ہی نیچے اتر کر ہوٹل کی عمارت کی طرف بڑھ گئے۔

"کس منزل پر ان کے کمرے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"تیسری اور چوتھی منزل وفود کے لئے ریزرو ہے۔ پاکیشیا کا وفد چوتھی منزل پر ہے اور ان منزلوں پر پولیس کا کنٹرول ہے۔ وہاں ویٹرز کو بھی نہیں جانے دیا جا رہا۔ پولیس کے آدمی ہی ویٹرز کے طور پر کام کر رہے ہیں"...... ٹائیگر نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ہال میں داخل ہو کر وہ ایک طرف بنے ہوئے بڑے سے کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئے جہاں چار نوجوان

لڑکیاں کام کر رہی تھیں۔

"چوتھی منزل پر پاکیشیا کا وفد ٹھہرا ہوا ہے۔ مجھے فون پر ڈاکٹر عالم سے بات کرنی ہے"...... عمران نے ایک لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سوری۔ سارجنٹ ریمنڈ کی اجازت کے بغیر بات بھی نہیں ہو سکتی۔ کاؤنٹر پر کھڑی لڑکی نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کہاں ہے سارجنٹ"...... عمران نے کہا۔

"وائیں ہاتھ پر راہداری میں ان کا آفس ہے"...... لڑکی نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا تو عمران سر ہلاتا ہوا اس راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ ٹائیگر بھی اس کے ساتھ تھا۔ گریٹ لینڈ کا پولیس سارجنٹ واقعی وہاں آفس بنا کر بیٹھا ہوا تھا۔

"میں نے پاکیشیائی وفد کے ڈاکٹر عالم سے ملاقات کرنی ہے۔ میرا تعلق پاکیشیا کی سپیشل پولیس سے ہے اور ڈاکٹر عالم میرے بارے میں جانتے ہیں"...... عمران نے جیب سے ایک کارڈ نکال کر سارجنٹ کے سامنے رکھتے ہوئے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

"میں ڈاکٹر صاحب سے بات کرتا ہوں جناب"...... سارجنٹ نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کر دیئے۔

"یس"...... دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"پاکیشیائی وفد کے سربراہ ڈاکٹر عالم صاحب سے بات کرائیں"۔ سارجنٹ نے کہا۔

"ہیلو سر۔ میں سارجنٹ ریمنڈ بول رہا ہوں۔ سکیورٹی چیف۔ پاکیشیا کی سپیشل پولیس کے چیف آفیسر جناب علی عمران صاحب آپ سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ آپ سے پہلے بھی مل چکے ہیں اور آپ انہیں جانتے ہیں"...... سارجنٹ نے کہا۔

"ٹھیک ہے سر۔ بات کریں"...... دوسری طرف سے بات سن کر سارجنٹ نے کہا اور رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ ڈاکٹر صاحب۔ میں علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔ ایک انتہائی اہم سلسلے میں آپ سے بات کرنے کے لئے مجھے پاکیشیا سے گریٹ لینڈ آنا پڑا ہے"...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا تو سارجنٹ کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ شاید وہ عمران کی ڈگریاں سن کر حیران رہ گیا تھا۔

"آپ کے سلام اور ڈگریوں کی وجہ سے مجھے یاد آگیا ہے۔ ٹھیک ہے۔ آپ آجائیں۔ رسیور سارجنٹ کو دیں"...... دوسری طرف سے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا گیا تو عمران نے رسیور سارجنٹ کی طرف بڑھا دیا لیکن اس کی پیشانی پر سلوٹیں نمودار ہو گئی تھیں جیسے وہ کسی بات پر غور کر رہا ہو۔

"یس، سر۔ میں کارڈ اشو کر دیتا ہوں"...... سارجنٹ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"آپ اکیلے جائیں گے یا دوسرے صاحب بھی آپ کے ساتھ

جائیں گے"...... سارجنٹ نے ٹائیگر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ میں اکیلا جاؤں گا"...... عمران نے کہا تو سارجنٹ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک کارڈ نکال کر اس نے اس پر مہر لگا کر دستخط کئے اور کارڈ عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"تم ہال میں بیٹھو میں ڈاکٹر صاحب سے مل کر آتا ہوں"۔ عمران نے کارڈ لے کر اٹھتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ عمران اور ٹائیگر دونوں آفس سے باہر آگئے اور پھر عمران تو لفٹ پر سوار ہو کر چوتھی منزل پر چلا گیا جبکہ ٹائیگر ہال کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران ڈاکٹر عالم کے کمرے میں داخل ہو رہا تھا۔ کمرے میں ڈاکٹر عالم کی پرسنل سیکرٹری اور دو اسسٹنٹ بھی موجود تھے۔ چونکہ عمران کے اندر داخل ہونے پر ڈاکٹر عالم اٹھ کھڑے ہوئے تھے اس لئے ان کی پرسنل سیکرٹری مس شہابہ اور دونوں اسسٹنٹ ڈاکٹر بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"تشریف رکھیں"...... عمران نے دعا سلام اور مصافحہ کے بعد کہا اور پھر خود بھی وہ ڈاکٹر عالم کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔

"آپ صاحبان ہمیں تھوڑی دیر کے لئے اکیلا چھوڑ دیں۔ میں نے ڈاکٹر صاحب سے انتہائی ضروری بات کرنی ہے"...... عمران نے پرسنل سیکرٹری اور دونوں اسسٹنٹ ڈاکٹروں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو یہ تینوں اٹھے اور خاموشی سے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ ان

کے باہر جانے کے بعد عمران اٹھا اور اس نے دروازے کو اندر سے لاک کر دیا اور پھر واپس آکر ڈاکٹر عالم کے سامنے بیٹھ گیا۔

"ڈاکٹر صاحب کیا آپ شراب پیتے ہیں"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو ڈاکٹر عالم بے اختیار اچھل پڑے ۔ ان کے چہرے پر غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ میں اس خباثت سے پاک ہوں"...... ڈاکٹر عالم نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"فرومائی کا استعمال تو نہیں کرتے"...... عمران نے کہا۔

"فرومائی۔ وہ کیا ہوتی ہے"...... ڈاکٹر عالم نے جس انداز میں چونک کر کہا اس سے ہی عمران سمجھ گیا تھا کہ ڈاکٹر عالم اس چیز سے ناآشنا تھے۔

"تو پھر آپ کے ساتھ ایسا کس نے کیا ہے۔ آپ کو یقیناً فرومائی پلوائی گئی ہے اور پھر آپ کو ٹرانس میں لایا گیا ہے۔ آپ کی آنکھوں میں فرومائی کی مخصوص نشانیاں موجود ہیں اور آپ نے جس لہجے میں مجھ سے فون پر بات کی تھی اس لہجے کی وجہ سے میں چونک پڑا تھا کیونکہ آپ کا لہجہ بتا رہا تھا کہ آپ ابھی تک ٹرانس کے مکمل اثر سے باہر نہیں آئے حالانکہ آپ بزرگ آدمی ہیں اور پھر سائنس دان ہیں۔ آپ کو ٹرانس میں لانا اچھے خاصے ماہر پیشہ ور ہپناٹسٹ کے لئے بھی تقریباً ناممکن ہے اور یقیناً آپ کو فرومائی اسی لئے استعمال کرائی گئی ہے۔ صرف یہی طریقہ ایسا ہے جس سے آپ کو ٹرانس میں لایا جا سکتا

ہے"...... عمران کے لہجے میں بے پناہ سنجیدگی تھی۔

"یہ آخر آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ ٹرانس سے کیا مطلب۔ یہ سب کچھ کیا کہہ رہے ہیں آپ"...... ڈاکٹر عالم نے قدرے برافروختہ لہجے میں کہا۔

"میری طرف دیکھیں"...... عمران کا لہجہ یکلخت انتہائی تحکمانہ ہو گا تو ڈاکٹر عالم نے چونک کر عمران کی طرف دیکھا اور پھر ان کی آنکھیں ساکت ہو گئیں۔ وہ پلک بھی نہ جھپک رہے تھے۔ کافی دیر تک عمران بھی آنکھیں جھپکائے بغیر ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے دیکھتا رہا۔ پھر اس نے یکلخت ایک جھٹکے سے اپنا چہرہ ایک طرف کر لیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ ڈاکٹر عالم نے بھی جھٹکا کھایا اور ان کی آنکھیں بھی بند ہوتی چلی گئیں۔

"یہ ۔ یہ کیا ہوا تھا۔ تمہاری آنکھیں کیوں پھیل گئی تھیں۔ کیا ہوا تھا"...... ڈاکٹر عالم نے دونوں ہاتھوں سے اپنی آنکھیں مسلتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر عالم۔ یہ بتائیں کہ پاکیشیا آپ کی سرکردگی میں جو مواصلاتی سیارہ اب خلا میں چھوڑ رہا ہے کیا اس میں ایٹمی مراکز کو چیک کرنے کے لئے خصوصی آلات بھی نصب کئے جا رہے ہیں۔ اٹیمک مانیٹرنگ آئی یا اے ایم آئی"...... عمران نے چہرہ ان کی طرف کرتے ہوئے آنکھیں کھول کر کہا۔ اس کی آنکھوں میں سرخی تیرنے لگی تھی۔

"یہ۔ یہ کیا مطلب۔ اس بات کا تمہیں کیسے علم ہے۔ یہ تو ٹاپ سیکرٹ ہے۔ اوہ۔ اوہ۔ کیا مطلب"....... ڈاکٹر عالم کی حالت دیکھنے والی ہو گئی تھی۔

"ڈاکٹر عالم۔ یہ راز آپ کے لاشعور سے حاصل کر لیا گیا ہے اور یقیناً یہ کام فن لینڈ میں ہوا ہے۔ آپ اپنی پرسنل سیکرٹری کو بلوائیں"....... عمران نے کہا۔

"یہ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ نہیں۔ میں نے اس راز کو تو اپنے آپ سے بھی خفیہ رکھا ہے۔ میری پرسنل سیکرٹری کو کیسے اس کا علم ہو سکتا ہے اور تمہیں کیسے علم ہو گیا۔ تم بتاؤ۔ کیسے علم ہوا۔ تم نے تو مجھے پاگل کر دیا ہے"....... ڈاکٹر عالم کی حالت دیکھنے والی ہو گئی تھی۔

"مس شہابہ کو واقعی معلوم نہیں ہو گا لیکن میں اس سے کچھ اور پوچھنا چاہتا ہوں۔ آپ اسے بلوائیں پلیز"....... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو ڈاکٹر عالم نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور چند نمبر پریس کر دیئے۔

"مس شہابہ میرے کمرے میں آئیں"....... ڈاکٹر عالم نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور نوجوان مس شہابہ اندر داخل ہوئی۔

"یس سر"....... شہابہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ یہاں میرے سامنے تشریف رکھیں۔ میں نے آپ سے چند

باتیں معلوم کرنی ہیں"....... عمران نے کہا تو شہابہ ڈاکٹر عالم کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی۔

"مجھ سے۔ کیا مطلب۔ کیا باتیں"....... شہابہ نے چونک کر کہا۔

"آپ سے ٹاور پلازہ میں آپ کے رہائشی فلیٹ پر دو غیر ملکی سیاح ہنری اور مارٹن ملے تھے۔ انہوں نے آپ کو بھاری رقم دی تھی۔ یہ تو مجھے معلوم ہے کیونکہ آپ کے اور ان کے درمیان جو بات چیت ہوئی تھی اس کا ٹیپ میری جیب میں موجود ہے لیکن آپ یہ بتائیں کہ فن لینڈ میں آپ سے کس نے ملاقات کی تھی اور کیا بات ہوئی تھی"....... عمران نے کہا۔

"یہ سب آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ میری تو نہ پاکیشیا میں کسی سے ملاقات ہوئی ہے اور نہ ہی فن لینڈ میں۔ آپ بے شک ڈاکٹر عالم صاحب سے پوچھ لیں۔ میں تو ان کے ساتھ رہی ہوں"....... شہابہ نے کہا لیکن اس کے چہرے کا رنگ یکلخت اڑ گیا تھا۔

"مس شہابہ میں آخری وارننگ دے رہا ہوں آپ کو۔ سب کچھ سچ سچ بتا دیں ورنہ آپ کو ملک سے غداری کے الزام میں گولی بھی ماری جا سکتی ہے اور اگر آپ سچ بتا دیں گی تو آپ کو زندہ بھی چھوڑا جا سکتا ہے"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔

"یہ۔ یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔ یہ"....... ڈاکٹر عالم مشین پسٹل دیکھتے ہی بری طرح گھبرا گئے جبکہ شہابہ کی حالت ایسی ہو گئی تھی

جیسے وہ ابھی بے ہوش ہو کر گر پڑے گی۔

"آپ خاموش رہیں ڈاکٹر صاحب"...... عمران نے انتہائی خشک لہجے میں کہا۔

"یہ۔یہ"...... شہابہ نے بری طرح ہکلاتے ہوئے کہا۔

"بتاؤ ورنہ"...... عمران کا لہجہ اس قدر سرد تھا کہ شہابہ کا جسم بے اختیار کانپنے لگ گیا۔

"وہ۔وہ۔مجھے کمرے میں بند کر دیا گیا تھا۔میری جگہ ایک اور عورت نے لے لی تھی۔پھر دو گھنٹے بعد مجھے چھوڑ دیا گیا تھا اور مجھے پچاس ہزار ڈالر دیئے گئے تھے"...... شہابہ نے رک رک کر بولنا شروع کر دیا۔اس کی حالت واقعی بے حد خراب ہو گئی تھی جبکہ اس کے بات کرتے ہی ڈاکٹر عالم بے اختیار اچھل پڑے۔

"یہ تم کیا کہہ رہی ہو۔تمہاری جگہ دوسری عورت۔یہ کیسے ممکن ہے"...... ڈاکٹر عالم نے حیرت کی شدت سے تقریباً چیختے ہوئے کہا۔

"کیا وہ عورت ڈاکٹر عالم سے ملی تھی"...... عمران نے پوچھا۔

"ظاہر ہے وہ میرے روپ میں تھی۔اس نے میرا لباس بھی لیا تھا اور مجھ سے میرے بارے میں بھی اور ڈاکٹر عالم کے بارے میں بھی پوری تفصیل معلوم کی تھی"...... شہابہ نے جواب دیا۔اس کا لہجہ پہلے کی نسبت کافی سنبھلا ہوا تھا۔

"یہ کس وقت ہوا تھا۔وقت بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"دوپہر کے کھانے کے فوراً بعد جب میں اور ڈاکٹر عالم ہوٹل کے ڈائننگ ہال سے اٹھ کر واپس آئے تو وہ عورت پہلے سے میرے کمرے میں موجود تھی۔اس کے ساتھ دو مرد بھی تھے۔میں حیران ہوئی تو انہوں نے مجھ سے پاکیشیا میں ملاقات کا حوالہ دیا اور کہا کہ اگر میں ان سے تعاون کروں گی تو کسی کو معلوم بھی نہ ہو سکے گا اور اگر میں تعاون نہیں کروں گی تو وہ مجھے ہلاک کر دیں گے اور اپنا کام بہرحال کر لیں گے۔میں خوفزدہ ہو گئی اور میں نے ان کی بات مان لی۔پھر کھانے کے ایک گھنٹے بعد وہ عورت میرے روپ میں ڈاکٹر عالم کے کمرے میں درمیانی دروازہ کھول کر چلی گئی۔اس کے بعد تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ واپس آئی اور اس نے ایک آدمی کو اشارے سے بلایا۔وہ بھی ڈاکٹر عالم کے کمرے میں چلا گیا جبکہ دوسرا آدمی مشین پسٹل ہاتھ میں پکڑے میرے سامنے رہا۔اس کا انداز ایسا تھا جیسے اگر میں نے ہلکی سی آواز بھی نکالی تو وہ مجھے گولی مار دے گا۔اس کے پسٹل پر سائیلنسر چڑھا ہوا تھا۔اس کا چہرہ بے حد درشت اور سفاک تھا اس لئے میں خوفزدہ ہو کر خاموش بیٹھی رہی۔پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ دونوں عورت اور مرد واپس آ گئے۔اس کے بعد اس عورت نے میرا لباس اتار کر اپنا لباس پہنا اور باتھ روم میں چلی گئی۔جب وہ باہر آئی تو اپنے اصل چہرے میں تھی۔

"پھر انہوں نے مجھے رقم دی اور خاموش رہنے کا کہہ کر وہ کمرے سے باہر چلے گئے۔میں ڈاکٹر عالم کے کمرے میں گئی تو ڈاکٹر عالم بیڈ

پر سو رہے تھے۔ میں واپس آ گئی۔ پھر تقریباً دو گھنٹے بعد ڈاکٹر عالم
مجھے کال کیا تو میں دوبارہ ان کے کمرے میں گئی لیکن ڈاکٹر
نارمل تھے۔ انہوں نے مجھ سے اس سلسلے میں کوئی بات نہیں کی
لئے میں خاموش ہو رہی"...... اس بار شہابہ نے پوری تف
بتاتے ہوئے کہا۔

" یہ تم کیا کہہ رہی ہو۔ یہ سب کیسے ممکن ہے"...... ڈاکٹر
کی حالت دیکھنے والی ہو گئی تھی۔

" آپ نے کھانا کھانے کے بعد کوئی مشروب پیا تھا
عالم"...... عمران نے اس بار ڈاکٹر عالم سے مخاطب ہو کر کہا۔

" مشروب۔ اوہ ہاں۔ مجھے یاد آ رہا ہے۔ شہابہ نے میرے
سپیشل ٹانک تیار کیا تھا۔ میں اکثر شہابہ کا تیار کردہ ٹانک پیتا
ہوں کیونکہ مجھے آفس ورک مسلسل کرنا پڑتا ہے اس لئے
میری مجبوری ہے"...... ڈاکٹر عالم نے کہا۔

" کیا آپ کو اس کے ذائقے میں کوئی فرق محسوس ہوا تھا"۔
نے پوچھا۔

" ہاں۔ ہلکی سی کھٹاس محسوس ہوئی تھی لیکن میں نے خیال
کیا۔ اب مجھے یاد آ رہا ہے لیکن ایسا ہوا کیا ہے"...... ڈاکٹر عا
جواب دیا۔

" شہابہ۔ تم یہ بتاؤ کہ جو مرد اس عورت کے ساتھ ڈاکٹر
کمرے میں آیا تھا اس کا قدوقامت کیا تھا اور اس کا حلیہ کیا

مران نے کہا تو شہابہ نے قدوقامت اور حلیہ بتا دیا۔

" ٹھیک ہے۔ گو تم نے ملک سے غداری کی ہے لیکن چونکہ
ہیں موت کا خوف تھا اس لئے تم نے یہ سب کچھ کیا ہے اس لئے
ں فوری طور پر تمہارے خلاف کوئی ایکشن نہیں لے رہا۔ تم اپنے
ے میں جا سکتی ہو"...... عمران نے کہا تو شہابہ نے اس کا شکریہ
کیا اور اٹھ کر کمرے سے چلی گئی۔

" ڈاکٹر عالم۔ اب آپ بات سمجھ گئے ہوں گے کہ آپ کے ساتھ
ہوا ہے۔ شہابہ کی جگہ دوسری عورت نے لے لی اور اس نے آپ
فرومائی کی طاقتور ڈوز مشروب میں ملا کر پلا دی اور یہ اس قدر
تور ڈوز تھی کہ اس کے اثرات اب بھی آپ کی آنکھوں میں موجود
۔ اس کے بعد اس آدمی نے آپ کو آسانی سے ہپناٹائز کر کے آپ
ے اے ایم آئی کے بارے میں تمام تفصیلات معلوم کر لیں اور آپ
اس کا علم تک نہ ہو سکا"...... عمران نے کہا۔

" لیکن یہ کیسے ممکن ہے۔ کیا یہ واقعی ممکن ہے"...... ڈاکٹر عالم
، انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اسی بات پر آپ کو سمجھ جانا چاہئے کہ مجھے خود اس بارے میں
نہ تھا لیکن میں نے آپ کو ہپناٹائز کر لیا کیونکہ ابھی تک آپ
مائی کے زیر اثر ٹرانس سے مکمل طور پر باہر نہ تھے اس لئے آپ
ی سے ٹرانس میں آ گئے اور میں نے آپ کے لاشعور سے معلوم کر
لہ آپ نے کیا بتایا ہے ورنہ ظاہر ہے مجھے الہام تو نہیں ہو

سکتا"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر عالم نے بے اختیار ایک
سانس لیا۔

" اب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ ٹھیک ہے۔ ایسا ہی ہو گا"۔
عالم نے قدرے بے بسی کے عالم میں کہا۔

" آپ مجھے بتائیں کہ اے ایم آئی کی کیا پوزیشن ہے۔ کیا
آپ کی ایجاد ہے یا دوسرے ممالک بھی اسے استعمال کر
ہیں"...... عمران نے کہا۔

" اے ایم آئی تو میری ایجاد نہیں ہے۔ یہ تو ایکریمیا کی ا
لیکن اسے مواصلاتی سیارے میں اس انداز میں نصب کرنے ک
کی وہاں موجودگی کا کسی صورت علم نہ ہو سکے اور یہ باقاعدہ سگنلز
مہیا کرتا رہے۔ یہ خالصتاً میری ایجاد ہے۔ میں نے پندرہ سال ا
محنت کی۔ اس کے بعد میں اس قابل ہوا کہ اسے استعمال کر سک
اس لڑکی شہابہ نے میری ساری محنت ضائع کر دی"...... ڈاک
نے کہا۔

" اس بارے میں آپ کے علاوہ اور کسے معلوم ہے"......
نے پوچھا۔

" اس بارے میں پاکیشیا کے اعلیٰ حکام، صدر مملکت او
علاوہ اور کسی کو علم نہیں ہے"...... ڈاکٹر عالم نے جواب دیا

" اعلیٰ حکام سے آپ کا اشارہ کس کی طرف ہے"...... عم
کہا۔

" سیکرٹری وزارت مواصلات رشید احمد اور سیکرٹری وزارت
سائنس ڈاکٹر خورشید کیونکہ ان کی اجازت کے بغیر یہ منصوبہ کامیاب
نہ ہو سکتا تھا۔ صدر مملکت نے البتہ مجھے بلا کر مجھ سے اس سلسلے میں
تفصیلی بات کی تھی۔ اصل میں اس کے ذریعے پاکیشیا کافرستان کے
یٹمی مراکز کی نگرانی کرنا چاہتا تھا"...... ڈاکٹر عالم نے کہا۔

" لیکن اس ہپناٹسٹ نے آپ سے یہ تو معلوم نہیں کیا کہ آپ
ے کس انداز میں نصب کریں گے۔ اس نے تو صرف اتنا معلوم کیا
ہے کہ آپ اسے نصب کر رہے ہیں یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

" اب وہ آسانی سے اس کے سگنل کو مواصلاتی سیارے سے
موصول کر لیں گے اور پھر اس کا اینٹی تیار کر کے وہ اس کو بیکار کر
دیں گے"...... ڈاکٹر عالم نے کہا۔

" کیا اینٹی پراسیس ہو گا اے ایم آئی کا"...... عمران نے کہا۔

" اے ایم آئی کے بارے میں تمہیں یقیناً علم ہو گا کیونکہ یہ کوئی
کی چھپی بات نہیں ہے۔ اصل میں سگنلز کو پراسیس کرنے کی
ہے کیونکہ مواصلاتی سیارے میں بے شمار مختلف رینج کی
شیزی ہوتی ہے اور اس میں سے اے ایم آئی کے سگنل علیحدہ کئے
نہیں جا سکتے لیکن میں نے ایسا فارمولا تیار کر لیا ہے کہ جس سے
سگنلز کو نہ صرف علیحدہ کیا جا سکتا ہے بلکہ ان سے مطلب کی
لومات بھی حاصل کی جا سکتی ہیں۔ میں نے اس پراسیس کا نام برج
ڈ سسٹم رکھا ہے تاکہ اس نام سے کسی کو اس بارے میں کوئی

آئیڈیا نہ ہو سکے"...... ڈاکٹر عالم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"لیکن وہ کیسے اس پراسیس کو معلوم کر سکتے ہیں۔ کیا وہ اس
سگنلز کو چیک کر لیں گے"...... عمران نے کہا۔
"ہاں۔ چونکہ انہیں معلوم ہو گا کہ اس مواصلاتی سیارے میں
نصب ہے چنانچہ وہ اس کے سگنلز کو ٹریس کر لیں گے اور پھر
سگنلز کی مدد سے وہ اصل مشین تک پہنچیں گے اور اس کے بعد ا
کی ماہیت اور پراسیس کا انہیں آسانی سے علم ہو جائے گا اور وہ اس
اینٹی تیار کر کے نہ صرف اسے بیکار کر دیں گے بلکہ اپنے سیاروں
اسے استعمال کر کے وہ ہمارے ایٹمی مراکز کی نگرانی بھی آسانی
کر لیں گے"۔ ڈاکٹر عالم نے کہا۔
"تو آپ اگر اسے مواصلاتی سیارے میں نصب نہ کریں تو پھر
ہو گا"...... عمران نے کہا۔
"پھر ہو سکتا ہے کہ وہ مجھ سے اسے براہ راست معلوم کرنے
کوشش کریں اور کیا ہو سکتا ہے"...... ڈاکٹر عالم نے جواب دیا۔
"کیا آپ اس کو اس انداز میں تبدیل نہیں کر سکتے کہ اس
سگنلز ٹریس ہی نہ ہو سکیں"...... عمران نے کہا۔
"ویسے تو خلا میں سینکڑوں ہزاروں مواصلاتی سیارے کا
رہے ہیں اور ان سب کو باری باری چیک کرنے کے لئے سینک
سال چاہئیں جبکہ اگر انہیں مخصوص سیارے کا علم ہو جائے
آسانی سے کام کر سکتے ہیں اور پھر اب اسے نصب کرنا پاکیش

مجبوری ہے کیونکہ یہ اطلاع مل چکی ہے کہ کافرستان نے اپنے ایٹمی
مراکز میں سی مورس فضائی ہتھیار تیار کرنے شروع کر دیئے ہیں اور
انہیں اے ایم آئی کے بغیر چیک نہیں کیا جا سکتا"...... ڈاکٹر عالم
نے کہا۔
"اسے چیک بھی کر لیں تب بھی پاکیشیا کو اس کا کیا فائدہ ہو گا۔
صرف چیکنگ سے کیا ہو گا"...... عمران نے کہا۔
"اس کا مطلب ہے کہ اب تمہیں اصل بات بتانا پڑے گی"۔
ڈاکٹر عالم نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا تو عمران بے اختیار
چونک پڑا۔
"اصل بات۔ کیا مطلب۔ کیا اب تک آپ نے جو کچھ کہا ہے وہ
غلط تھا"...... عمران کے لہجے میں حیرت تھی کیونکہ اسے یقین تھا کہ
وہ سچ اور جھوٹ کو پہچان سکتا ہے۔
"ہاں۔ میں تمہیں اصل بات نہیں بتانا چاہتا تھا لیکن تم نے
اپنے سوالات سے مجھے اس پوزیشن پر لا کھڑا کیا ہے کہ اب اصل بات
بتائے بغیر تم مطمئن نہیں ہو سکتے اس لئے تمہیں پہلے گارنٹی دینا ہو
گی کہ تم اس قابل ہو کہ تمہیں پاکیشیا کا سب سے بڑا اور اہم راز بتایا
جا سکتا ہے ورنہ تم زیادہ سے زیادہ مجھے ہلاک کر دو گے لیکن میں
پاکیشیا سے غداری نہیں کر سکتا"...... ڈاکٹر عالم نے کہا۔
"اگر ایسی کوئی بات تھی تو وہ لامحالہ آپ کے لاشعور میں موجود
ہو گی اور وہ آدمی آپ کو ٹرانس میں لا کر آپ کی لاعلمی میں حاصل کر

چکا ہو گا"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر عالم بے اختیار ہنس پڑے۔

"جب مجھے اس بارے میں معلوم ہی نہیں تو کوئی کیا معلوم کر سکتا ہے"...... ڈاکٹر عالم نے کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کے ذہن میں ڈاکٹر کی بات سن کر یہی خیال آیا تھا کہ ڈاکٹر عالم اسے احمق بنا رہے ہیں۔

"تو پھر آپ بتائیں گے کیسے"...... عمران نے اپنے آپ پر قابو پاتے ہوئے کہا۔

"میں تمہاری بات ایک سائنس دان سے کرا دوں گا اور وہ تمہیں مطمئن کر دے گا"...... ڈاکٹر عالم نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"آپ کس کی ضمانت چاہتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اعلیٰ حکام میں سے کسی کی"...... ڈاکٹر عالم نے کہا۔

"سیکرٹری وزارتی خارجہ سر سلطان کی ضمانت دلا دوں یا سرداور کی۔ جس کی بھی آپ کہیں"...... عمران نے کہا۔

"سیکرٹری وزارت خارجہ کو تو میں جانتا ہی نہیں اور نہ میرا کبھی ان سے رابطہ ہوا ہے۔ البتہ سرداور ہمارے سینئر ہیں۔ وہ تمہارے بارے میں کہہ دیں کہ تمہیں سپر ٹاپ سیکرٹ بتایا جا سکتا ہے تو میں بتا دوں گا"...... ڈاکٹر عالم نے کہا تو عمران نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ اسے چونکہ گریٹ لینڈ سے پاکیشیا کا رابطہ نمبر معلوم تھا اس لئے اسے انکوائری سے اس بارے

میں معلوم کرنے کی ضرورت نہ پڑی تھی۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"داور بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی سرداور کی آواز سنائی دی۔

"میں علی عمران بول رہا ہوں گریٹ لینڈ سے۔ میرے ساتھ ریڈ لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر عالم موجود ہیں۔ یہ مجھے پاکیشیا کا کوئی سپر ٹاپ سیکرٹ بتانا چاہتے ہیں لیکن ان کا کہنا ہے کہ سرداور میری گارنٹی دیں تو یہ سپر ٹاپ سیکرٹ مجھے بتایا جا سکتا ہے ورنہ نہیں اس لئے آپ کو فون کیا ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیسا سیکرٹ"...... سرداور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے انہیں مختصر طور پر ساری بات بتا دی۔

"اوہ۔ اوہ۔ اس قدر گہری سازش۔ ویری سیڈ۔ رسیور ڈاکٹر عالم کو دو"...... دوسری طرف سے پریشان سے لہجے میں کہا گیا تو عمران نے رسیور ڈاکٹر عالم کی طرف بڑھا دیا۔

"یس۔ ڈاکٹر عالم بول رہا ہوں سرداور"...... ڈاکٹر عالم کا لہجہ قدرے مؤدبانہ تھا۔

"ڈاکٹر عالم۔ علی عمران پاکیشیا کا سب سے بڑا محسن ہے۔ اس کی وجہ سے نجانے پاکیشیا کے کتنے ٹاپ سیکرٹ دشمنوں تک پہنچنے سے رک گئے ہیں۔ آپ انہیں سب کچھ کھل کر بتا دیں تاکہ یہ پاکیشیا کے خلاف ہونے والی سازش کا خاتمہ کر سکے۔ ویسے یہ بھی آپ کو بتا

دوں کہ عمران پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو کا خصوصی
نمائندہ ہے اور مجھے یقین ہے کہ آپ ایکسٹو کے اختیارات سے اچھی
طرح واقف ہوں گے"...... سرداور نے کہا۔

" ٹھیک ہے سر۔ اب مجھے یقین آ گیا ہے۔ تھینک یو سر"۔ ڈاکٹر
عالم نے جواب دیا اور رسیور رکھ دیا۔

" عمران صاحب اصل بات یہ ہے کہ اے ایم آئی ایکریمیا کی ہی
ایجاد ہے اور ایکریمیا نے اس میں ورسائی ریز استعمال کی ہیں اور انہی
ریز کو ہی اے ایم آئی میں استعمال کیا جاتا ہے اور دوسروں کے ایٹمی
مراکز کی نگرانی کے لئے اسے علیحدہ خلائی سیاروں میں استعمال کیا
جاتا ہے۔ ایسے سیارے جن میں صرف اے ایم آئی ہی نصب ہوتا ہے
لیکن اب ہر ملک نے جس کے پاس ایٹمی مراکز ہیں اس کا توڑ نکال لیا
ہے۔ وہ رسائی ریز سے بچنے کے لئے ورجل ایس وی ریز کا استعمال
اس انداز میں کرتے ہیں کہ خلا میں موجود تمام خلائی سیاروں کے
سگنلز ان ریز سے ٹکرا کر بلاک ہو جاتے ہیں۔ چونکہ خلائی سیاروں
کے مدار کا انہیں علم ہوتا ہے اس لئے یہ طریقہ استعمال کیا جاتا ہے
اس لئے میں نے اس کو مواصلاتی سیارے میں نصب کرنے کا سوچا۔
مواصلاتی سیارے میں جیسا کہ میں نے پہلے بتایا ہے کہ مختلف رینج
کی مشینری موجود ہوتی ہے اس لئے اس میں نصب ہونے سے سگنلز
اس انداز میں آپس میں مل جاتے ہیں کہ انہیں علیحدہ کرنا اور چیک
کرنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ پہلے بھی بے شمار سائنس دانوں نے اس

ٹاپک پر کام کیا لیکن وہ سب ناکام رہے لیکن میں کامیاب ہو گیا۔ مگر
یہ بات بھی میرے سامنے تھی کہ کافرستان ہمارے مواصلاتی سیارے
کو بھی چیک کر سکتا ہے یا اس کے خلاف ورجل ریز استعمال کر سکتا
ہے اس طرح ہم باوجود کامیابی کے ناکام ہو سکتے ہیں اس لئے یہ سوچا
گیا کہ ورسائی ریز کی جگہ ایسی ریز استعمال کی جائیں جنہیں ورجل ریز
سے بلاک نہ کیا جا سکتا ہو اور ریڈ لیبارٹری کے ڈاکٹر شبیر نے اس پر
کام کیا۔ گو وہ کوئی دوسری ریز کے استعمال کو تو ممکن نہ بنا سکے لیکن
انہوں نے ورسائی ریز کو مخصوص پراسیس سے اس قدر طاقتور کر دیا
کہ اسے ورجل ریز سے بلاک نہ کیا جا سکے۔ یہ کیا پراسیس ہے اس کا
علم ڈاکٹر شبیر کو ہی ہے مجھے نہیں کیونکہ میرا کام صرف اے ایم آئی
کو مواصلاتی سیارے میں نصب کرنے کے پراسیس تک محدود ہے۔
اس طرح دو فائدے ہو گئے تھے۔ ایک تو یہ کہ مواصلاتی سیارے کی
طرف کسی کا دھیان ہی نہ جا سکتا تھا اور دوسرا یہ کہ ورجل ریز کو اگر
مواصلاتی سیارے پر فوکس بھی کر دیا جائے تب بھی نگرانی ہو سکتی
ہے"...... ڈاکٹر عالم نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" تو پھر تو یہ کام اب بھی ہو سکتا ہے۔ انہوں نے صرف اتنا ہی
معلوم کیا ہے کہ کیا آپ اے ایم آئی کو مواصلاتی سیارے میں نصب
کر رہے ہیں یا نہیں۔ انہیں یہ تو معلوم نہیں کہ اس کے باوجود آپ
نگرانی میں کامیاب رہیں گے ڈاکٹر شبیر اس کا بندوبست کر چکے
ہیں"...... عمران نے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے لیکن جیسے ہی وہ اس کے سگنلز کو ٹریس کریں گے وہ اصل بات سمجھ جائیں گے۔ اس طرح ساری محنت ختم ہو جائے گی اور اسے مواصلاتی سیارے میں نصب کرنے کی اور ورجل ریز سے بچنے کی بھی۔ یہ سب کچھ اوپن ہو جائے گا"۔ ڈاکٹر عالم نے کہا۔

"تو پھر ایسا ہے کہ آپ اسے مواصلاتی سیارے میں نصب ہی نہ کریں۔ کچھ عرصہ بعد ایسا کر لیں"...... عمران نے کہا۔

"ایسا ہو بھی چکا ہے۔ وہ مواصلاتی سیارہ خلا میں نہ صرف پہنچ چکا ہے بلکہ کام بھی کر رہا ہے"...... ڈاکٹر عالم نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ میں سمجھ گیا کہ آپ نے ابھی اسے خلا میں بھیجا ہے۔ بہرحال اب اسے کیسے روکا جا سکتا ہے یہ بتائیں"...... عمران نے کہا۔

"کیسے"...... ڈاکٹر عالم نے چونک کر پوچھا۔

"ایسی کارروائی کہ وہ باوجود کوشش کے اس سارے پراسیس کو سمجھ ہی نہ سکیں اور وہ محفوظ رہے"...... عمران نے کہا۔

"ہے تو سہی ایک طریقہ۔ لیکن وہ ناممکن ہے"...... ڈاکٹر عالم نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"آپ بتائیں تو سہی"...... عمران نے کہا۔

"کافرستان میں ایک سائنس دان ہے ڈاکٹر ہریش چند۔ صرف

وہی اس قابل ہے کہ صرف سگنلز کی مدد سے ڈاکٹر شبیر کے پراسیس کو سمجھ جائے۔ اگر اسے کسی طرح روک دیا جائے تو پھر وہ چاہے لاکھ ٹکریں ماریں اسے سمجھ نہ سکیں گے اور ہمارا کام کامیابی سے ہوتا رہے گا"...... ڈاکٹر عالم نے کہا۔

"یہ سائنس دان کہاں کام کر رہا ہے۔ کیا آپ کو معلوم ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ وہ چونکہ ہماری ہی لائن کا سائنس دان ہے اس لئے ہمارا اس سے رابطہ رہتا ہے اس لئے مجھے صرف اس قدر معلوم ہے کہ اسے حکومت کافرستان نے ناپال کی سرحد کے قریب ایک علاقے سرگام میں کوئی خفیہ لیبارٹری بنا کر دی ہوئی ہے۔ ڈاکٹر ہریش چند اس لیبارٹری میں کام کرتا ہے"...... ڈاکٹر عالم نے کہا۔

"آپ کا رابطہ اس سے کس طرح رہتا ہے۔ کیا فون پر یا ٹرانسمیٹر پر"...... عمران نے کہا۔

"سیٹلائٹ فون کے ذریعے"...... ڈاکٹر عالم نے جواب دیا۔

"کیا یہ سیٹلائٹ پاکیشیائی ہے یا کافرستانی"...... عمران نے کہا۔

"کافرستانی سیٹلائٹ ہے"...... ڈاکٹر عالم نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ وہ جب چاہیں اس رابطے کو ختم کر سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں"...... ڈاکٹر عالم نے مختصر سا جواب دیا۔

"کیا آپ یہاں سے اس سے رابطہ کر سکتے ہیں"...... عمران نے

کہا۔

"نہیں۔ اس سیٹلائٹ کی رینج اس قدر نہیں ہے۔ صرف پاکیشیا اور کافرستان اور ارد گرد کے چھوٹے چھوٹے ممالک اس کی رینج میں آتے ہیں"...... ڈاکٹر عالم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نمبر تو آپ کو یاد ہوگا۔ وہ بتا دیں"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر عالم نے نمبر بتا دیا۔

"کیا آپ ڈاکٹر ہریش چند سے ملے بھی ہیں کبھی"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ میں ڈاکٹر شبیر اور ڈاکٹر ہریش چند تینوں کارمن لیبارٹری میں کئی سال تک اکٹھے کام کرتے رہے ہیں۔ اس کے بعد وہ کافرستان چلے گئے اور ہم پاکیشیا"...... ڈاکٹر عالم نے جواب دیا۔

"تو ان کا حلیہ اور قد وقامت اور عمر کے بارے میں تفصیل بتا دیں"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر عالم نے تمام باتیں تفصیل سے بتا دیں۔

"او کے۔ ٹھیک ہے۔ آپ بے فکر رہیں۔ پاکیشیا کا مفاد بہرحال محفوظ رہے گا۔ آپ اپنا کام کریں۔ اب میں خود سب کچھ کر لوں گا"...... عمران نے کہا اور اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

کافرستان کے صدر اپنے مخصوص آفس میں بیٹھے کام میں مصروف تھے کہ پاس پڑے ہوئے فون کی مترنم گھنٹی بج اٹھی اور انہوں نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... صدر نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سر۔ پرائم منسٹر صاحب میٹنگ روم میں پہنچ چکے ہیں"۔ دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"او کے۔ میں آ رہا ہوں"...... صدر نے کہا اور رسیور رکھ کر انہوں نے سامنے پڑی ہوئی فائل کے ایک کاغذ پر قلم سے دستخط کئے اور پھر فائل بند کر کے انہوں نے اسے دراز میں رکھا اور اٹھ کھڑے ہوئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں داخل ہوئے تو وہاں موجود کافرستان کے پرائم منسٹر ان کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

"تشریف رکھیں" ...... صدر نے کہا اور خود بھی اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گئے۔

"جناب ایک اہم معاملہ آپ کے نوٹس میں لانا تھا اس لئے مجھے خود یہاں آنا پڑا" ...... پرائم منسٹر نے قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو صدر بے اختیار چونک پڑے۔

"اوہ اچھا۔ کیا معاملہ ہے کہ آپ اسے فون پر نہیں بتا سکتے تھے" ...... صدر نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سر۔ ڈاکٹر ہریش چند جو سرگام لیبارٹری کے انچارج ہیں انہوں نے دو ہفتے قبل مجھ سے خصوصی طور پر ملاقات کی اور انہوں نے مجھے بتایا کہ پاکیشیا کے دو سائنس دان ڈاکٹر عالم اور ڈاکٹر شبیر جو پاکیشیائی ریڈ لیبارٹری میں مواصلاتی اور خلائی سیاروں پر کام کرتے ہیں ایسا پراسیس ایجاد کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں جن کی مدد سے وہ کافرستان کے ایٹمی مراکز کی نگرانی آسانی سے کر سکتے ہیں۔ میں اس اطلاع پر چونک پڑا کیونکہ اگر یہ بات درست ہے تو اس کا مطلب ہے کہ ہمارے ایٹمی مراکز کی تمام تفصیلات پاکیشیا تک پہنچ جائیں گی اور ہمارا دفاع یکسر ناکام ہو کر رہ جائے گا اس لئے جب ان سے تفصیلی بات ہوئی تو انہوں نے جو کچھ بتایا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک سسٹم ہوتا ہے جسے اے ایم آئی کہا جاتا ہے۔ یہ ایکریمیا کی ایجاد ہے اور اس سسٹم سے ایٹمی مراکز کی نگرانی کی جا سکتی ہے۔ اس سسٹم کو مخصوص خلائی سیاروں میں نصب کیا جا سکتا ہے اور اس کے لئے پوری دنیا کے ایٹمی مراکز کے حامل ممالک کے اپنے اپنے ہیڈ کوارٹرز میں ایک مخصوص سسٹم جسے ورجل ریز کہا جاتا ہے نصب کیا گیا ہے اور اس کا ٹارگٹ خلائی سیاروں کو بنایا جاتا ہے۔ اس طرح خلائی سیاروں میں نصب اے ایم آئی سسٹم بلاک ہو جاتا ہے اور ایٹمی مراکز کی نگرانی نہیں کی جا سکتی۔ کافرستان کے ایٹمی مراکز میں بھی یہ ورجل سسٹم نصب ہے اور خلا میں تمام خلائی سیاروں کو اس نے ٹارگٹ بنایا گیا ہے۔ اس طرح کافرستان کے ایٹمی مراکز محفوظ ہیں اور یہی کام پاکیشیا والوں نے بھی کیا ہوا ہے لیکن اب اس ڈاکٹر عالم نے ایسا پراسیس ایجاد کر لیا ہے کہ اے ایم آئی کو عام خلائی سیارے کی بجائے مواصلاتی سیارے میں بھی نصب کیا جا سکتا ہے۔ پہلے ایسا ناممکن سمجھا جاتا تھا کیونکہ مواصلاتی سیارے میں ایسی مشینری موجود ہوتی ہے جس میں اے ایم آئی کے سگنلز مکسڈ ہو جاتے ہیں اس لئے انہیں علیحدہ نہیں کیا جا سکتا اور نہ اس سے ایٹمی مراکز کو چیک کیا جا سکتا ہے لیکن اس ڈاکٹر عالم نے ایسا پراسیس ایجاد کر لیا ہے جس سے ایسا ممکن ہو گیا ہے اور ڈاکٹر ہریش چند کا خیال تھا کہ پاکیشیا عنقریب جو نیا مواصلاتی سیارہ فضا میں بھیج رہا ہے اس میں اس سسٹم کو نصب کیا جائے گا اور اس طرح کافرستان کے ایٹمی مراکز پاکیشیا کے سامنے اوپن ہو جائیں گے" ...... پرائم منسٹر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"واقعی خاصی اہم بات ہے یہ" ...... صدر نے اپنے مخصوص لہجے

میں کہا۔

"اس کا آسان ساحل تو یہ تھا کہ ایٹمی مراکز میں موجود ورجل
کو اس مواصلاتی سیارے پر بھی کارگر کر دیا جائے ۔ اس طرح
اس میں اے ایم آئی سسٹم نصب بھی ہو گا تو وہ بلاک ہو جا۔
لیکن انہوں نے بتایا کہ انہیں معلوم ہوا ہے کہ ریڈ لیبارٹری
ڈاکٹر شبیر نے ایسا پراسیس لیجاد کر لیا ہے کہ اے ایم آئی کو ور
ریز سے بھی بلاک نہیں کیا جا سکتا اور وہ اس سسٹم کو بھی مواصلا
سیارے میں نصب کرنے والے ہیں ۔ یہ انتہائی اہم مسئلہ تھا۔ چنا
ڈاکٹر ہریش چند کو کہا گیا کہ وہ اس کا فوری طور پر کوئی حل نکال
جس پر انہوں نے بتایا کہ مجھے اگر یہ معلوم ہو جائے کہ واقعی ا
مواصلاتی سیارے میں یہ سسٹم نصب کیا جا رہا ہے تو وہ خصوص
طور پر ایسی مشینری کو اپنی لیبارٹری میں نصب کر سکتے ہیں جس ۔
ان کے سگنلز کو ٹریس کر کے چیک کیا جا سکتا ہے اور پھر ان سگنلز
کام کر کے وہ اس پراسیس کو چیک کر سکتے ہیں اور اس کا اینٹی بھ
تیار کیا جا سکتا ہے اور اس پراسیس کو پاکیشیا کے خلاف بھی استعمال
کیا جا سکتا ہے ۔ میں نے انہیں کہا کہ وہ ایسا اس مواصلاتی سیارے
کو ٹارگٹ بنا کر نہیں کر سکتے ہیں تو انہوں نے بتایا کہ انہیں ایسی
مشینری نصب کرنا پڑے گی جس پر خاصا طویل عرصہ لگ سکتا ہے
اس لئے اگر یہ بات حتمی طور پر معلوم ہو جائے تو پھر اس مشینری کو
نصب کئے بغیر اس مواصلاتی سیارے کے سگنلز کو ٹریس کر کے اسے

چیک کیا جا سکتا ہے ۔ اس پر میں نے سپیشل ایجنسی کے چیف کرنل
راٹھور کو کال کیا اور ان سے یہ سارا معاملہ ڈسکس کیا تو انہوں نے
حامی بھر لی کہ وہ اس سلسلے میں کام کریں گے ۔ میں نے انہیں کہا کہ
وہ اس انداز میں کام کریں کہ اس سلسلے میں کسی کو معلوم نہ ہو سکے
ورنہ پاکیشیا وقتی طور پر یہ پراسیس نصب نہیں کرے گا اور بعد میں
کسی بھی وقت نصب کر دے گا جس کا ہمیں علم ہی نہ ہو سکے گا۔
کرنل راٹھور نے اس پر کام شروع کر دیا اور گریٹ لینڈ کی ایک خفیہ
ایجنسی کو یہ کام دے دیا گیا تا کہ کافرستان کسی صورت سامنے نہ آ
سکے اور انہوں نے بڑی رازداری سے یہ کام کر دیا اور ڈاکٹر عالم کی
گفتگو کی ٹیپ مجھ تک پہنچ گئی جس سے معلوم ہوا کہ اے ایم آئی نئے
مواصلاتی سیارے میں نصب کیا جا رہا ہے جس کی اطلاع ڈاکٹر ہریش
چند کو دے دی گئی اور ڈاکٹر ہریش چند نے اس پر کام کا آغاز کر دیا۔
انہوں نے وہ مشینری نصب کرنا شروع کر دی جس سے ان سگنلز کو
علیحدہ کر کے انہیں چیک کیا جا سکتا ہے اور پھر ان سگنلز کی مدد سے
اس پراسیس کو اوپن کیا جا سکتا ہے"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"ویری گڈ۔ آپ نے بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے"...... صدر
نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"شکریہ جناب۔ لیکن کرنل راٹھور کو اطلاع ملی ہے کہ گریٹ
لینڈ میں ڈاکٹر عالم سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے علی عمران نے
طویل ملاقات کی ہے تو وہ چونک پڑے اور پھر انہوں نے اس ملاقات

کو ٹریس کرنے کے لئے کام شروع کر دیا اور جو رزلٹ سامنے آیا
نے مجھے پریشان کر دیا اس لئے میں آپ کے پاس حاضر
ہوں"...... پرائم منسٹر نے کہا۔
"کیا ہوا ہے"...... صدر نے چونک کر پوچھا۔
"اس عمران نے نہ صرف ڈاکٹر عالم سے ساری بات معلوم کر
ہے بلکہ جو اہم اور خطرناک بات ہے وہ یہ کہ اسے ڈاکٹر ہریش چ
اور اس کی لیبارٹری کے بارے میں بھی معلوم ہو گیا ہے اور اس نے
اس کا سیٹلائٹ فون نمبر بھی معلوم کر لیا ہے اور اس نے ڈاکٹر عالم
کو کہا ہے کہ اب وہ اس ڈاکٹر ہریش چند کا خاتمہ کر دے گا تاکہ وہ
پاکیشیائی پراسیس کو اوپن نہ کر سکے۔ یہ بات درست ہے کہ اس
وقت نہ صرف کافرستان بلکہ پوری دنیا میں واحد ڈاکٹر ہریش چند ہیں
جو سگنلز کی مدد سے اسے اوپن کر سکتے ہیں کیونکہ ڈاکٹر ہریش چند
ڈاکٹر عالم اور ڈاکٹر شبیر تینوں کارمن میں اکٹھے کام کرتے رہے ہیں
اور ڈاکٹر ہریش چند ان سے سینئر سائنس دان ہیں اس لئے لامحالہ
اب پاکیشیا سیکرٹ سروس سرگام لیبارٹری پر ریڈ کر کے اسے تباہ
کرنے اور ڈاکٹر ہریش چند کو ہلاک کرنے کی کوشش کرے
گی"...... پرائم منسٹر نے کہا۔
"اوہ۔ ویری بیڈ۔ رئیلی ویری بیڈ۔ تو اب آپ کا کیا خیال ہے۔
کیا کیا جائے"...... صدر نے کہا۔
"میں نے اس پر سوچا بھی ہے اور ڈاکٹر ہریش چند سے اس بارے

میں تفصیلی گفتگو بھی ہوئی ہے۔ پاکیشیا نے وہ مواصلاتی سیارہ خلا
میں بھیج دیا ہے جس میں انہوں نے اے ایم آئی نصب کیا ہے اس
لئے سب سے پہلی بات تو ہم نے اپنے ایٹمی مراکز کو اوپن ہونے سے
بچانا ہے۔ ڈاکٹر ہریش چند نے بتایا کہ یہ سیارہ جب تک اپنے مدار
میں پورا چکر نہیں لگا لے گا اس وقت تک اس میں موجود مشینری
اوپن نہ ہو سکے گی اور اس کام میں اسے چار روز لگ جائیں گے اور
انہیں اس کے سگنلز وصول کرنے اور ان کے ذریعے اس پراسیس کو
اوپن کرنے میں دو ماہ لگ سکتے ہیں اس لئے ان دو ماہ تک کافرستان
کے ایٹمی مراکز کو پاکیشیائی اے ایم آئی سے بچانے کے لئے دو طریقے
ہیں۔ ایک تو یہ کہ ہم اپنے تمام ایٹمی مراکز کو کیموفلاج کر دیں۔ اس
کی صورت یہ ہے کہ اس میں موجود تمام مشینری کو بند کر کے اس پر
المونیم فوائل کی شیٹیں چڑھا دیں۔ دوسری صورت یہ بھی ہو سکتی
ہے کہ ہم اپنے مواصلاتی سیارے کو جو دوسرے مدار میں کام کر رہا
ہے زمین سے اس انداز میں آپریٹ کریں کہ وہ اپنا مدار چھوڑ کر اس
مدار میں پہنچ جائے جس میں پاکیشیائی سیارہ کام کر رہا ہے اور پھر ان
دونوں سیاروں کو آپس میں ٹکرا دیں۔ اس سے سیاروں کو تو کوئی
نقصان نہیں پہنچے گا البتہ پاکیشیائی سیارہ اپنے مخصوص مدار سے ہٹ
جائے گا اور اسے دوبارہ اپنے مدار میں واپس پہنچنے کے لئے کم از کم دو
ماہ سے زیادہ عرصہ لگ جائے گا اور گو یہ سب کچھ اقوام متحدہ کے
تحت جرم ہے لیکن اقوام متحدہ کو کچھ بھی کہا جا سکتا ہے۔ مشینری کی

خرابی، فنی خرابی اس طرح کچھ بھی کہا جا سکتا ہے لیکن اس طر
بہرحال ہمارے ایٹمی مراکز اس وقت تک محفوظ رہیں گے جب تک
یہ پاکیشیائی سیارہ دوبارہ مدار میں نہیں پہنچ جاتا۔ میرا خیال ہے ک
پہلے کی نسبت دوسرا طریقہ زیادہ بہتر ہے"...... پرائم منسٹر نے
تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا اس پاکیشیائی سیارے کو خلا میں تباہ نہیں کیا جا سکتا"۔
صدر نے کہا۔

"جی نہیں۔ ایسی کوئی ڈیوائس ہمارے پاس موجود نہیں ہے۔
ایسی مشینری یا ریز صرف سپر پاورز کے پاس ہیں اور اقوام متحدہ کی
طرف سے اس پر انتہائی سخت پابندیاں ہیں ورنہ کسی ملک کے
مواصلاتی موسمی اور دیگر خلائی سیارے خلا میں کام ہی نہ کر سکیں
گے"...... پرائم منسٹر نے جواب دیا۔

"پھر یہی تجویز درست ہے۔ میں اس کی منظوری دیتا ہوں۔ اس
پر فوری عمل کیا جائے لیکن اس سے ہمارا مواصلاتی سیارہ بھی تو مدار
میں جلد واپس نہیں آسکے گا"...... صدر نے کہا۔

"اسے بھی دو ماہ سے زیادہ عرصہ لگ جائے گا۔ گو اس سے
ہمارے مواصلاتی نظام میں شدید گڑبڑ پیدا ہو جائے گی لیکن ہمارے
ایٹمی مراکز بہرحال اوپن ہونے سے بچ جائیں گے اور یہی زیادہ اہم
بات ہے"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ واقعی درست کہہ رہے ہیں لیکن ایک اور کام

ھی تو ہو سکتا ہے کہ ان پاکیشیائی سائنس دانوں سے بھی تو اس
ارے میں تفصیلات حاصل کی جا سکتی ہیں"...... صدر نے کہا۔

"یس سر۔ اس بارے میں بھی ڈاکٹر ہریش چند سے بات ہوئی
ھی۔ انہوں نے بتایا کہ پاکیشیائی سائنس دان ڈاکٹر عالم اور ڈاکٹر
ہیر دونوں خاصے بوڑھے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ وہ مختلف ٹائپ
ی ایسی بیماریوں میں مبتلا ہیں کہ ان پر تشدد کرنے سے ان کی لازمی
دت واقع ہو جائے گی اور بغیر تشدد کے وہ کسی صورت بھی کچھ نہیں
تا سکتے۔ اس کے علاوہ انہوں نے یہ بھی بتایا ہے کہ یہ دونوں
ائنس دان شروع سے ہی فارمولے یا ریسرچ کو تحریر میں لانے کے
دی نہیں ہیں بلکہ ایسے نوٹس تیار کرتے ہیں جنہیں صرف یہ خود ہی
ھ سکتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ایک بار انہوں نے ایسے نوٹس
صل بھی کر لئے تھے لیکن باوجود کوشش کے ان نوٹس سے کچھ
صل نہ کر سکے تھے"...... پرائم منسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر تو ان کے پیچھے بھاگنا فضول ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ
یں ہلاک کر دیا جائے تاکہ یہ اس پراسیس کو مزید ڈویلپ نہ کر
لیں"...... صدر نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ آپ کی بات درست ہے۔ یہ اینگل تو میرے ذہن میں
نہ آیا تھا۔ ویسے یہ کام آسانی سے ہو جائے گا"...... پرائم منسٹر نے

"یہ سب کچھ تو ہو گا لیکن اب اصل بنیادی مسئلے کے بارے میں

سوچا جائے"...... صدر نے کہا۔

"یس سر۔ اصل بنیادی مسئلہ یہی ہے کہ ڈاکٹر ہریش چند کو ماوتک کیسے پاکیشیا سیکرٹ سروس سے بچایا جا سکتا ہے"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"کیا عمران تک سرگام لیبارٹری کے بارے میں معلومات پہنچ گئی ہیں"...... صدر نے کہا۔

"یس سر"...... پرائم منسٹر نے جواب دیا۔

"کیسے معلوم ہوا۔ تفصیل بتائیں"...... صدر نے کہا۔

"سر۔ جس تنظیم نے اس بارے میں ڈاکٹر عالم سے معلو[مات] حاصل کرنے کا مشن مکمل کیا تھا اس نے اس سلسلے میں انوکھا کیا ہے۔ ڈاکٹر عالم کو کوئی مخصوص دوا پلا کر ان کو ہپناٹائز کیا اور اس کے لاشعور سے اصل معلومات حاصل کی ہیں اور اس گفتگو ٹیپ کر لیا گیا ہے اور یہی ٹیپ مجھ تک پہنچی۔ پھر جب گریٹ میں ہمارے فارن ایجنٹ نے اطلاع دی کہ عمران نے ڈاکٹر عالم طویل ملاقات کی ہے تو ہم چونک پڑے۔ اس نے اس تنظیم دوبارہ رابطہ کیا اور انہیں بھاری رقم دے کر کہا گیا کہ وہ کریں کہ عمران اور ڈاکٹر عالم کے درمیان کیا بات ہوئی ہے تو نے دوبارہ وہی پہلے والا حربہ استعمال کیا۔ ڈاکٹر عالم کو دوبارہ میں لایا گیا اور پھر ان سے وہ تمام گفتگو معلوم کر لی گئی جو عمران سے ہوئی تھی۔ اس گفتگو کا ٹیپ بھی ہمارے پاس

ہے۔ اس ٹیپ کے مطابق عمران کو سرگام لیبارٹری اور ڈاکٹر ہریش چند کے بارے میں تمام معلومات مل چکی ہیں حتیٰ کہ اس ڈاکٹر عالم نے اسے ڈاکٹر ہریش چند کا سیٹلائٹ فون نمبر بھی بتا دیا ہے جسے میں نے فوری طور پر تبدیل کرا دیا ہے لیکن بہرحال اب فوری طور پر اس لیبارٹری کو تو سرگام سے کہیں اور تبدیل نہیں کیا جا سکتا"۔ پرائم منسٹر نے کہا۔

"کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ڈاکٹر ہریش چند کو کافرستان کی کسی اور خفیہ لیبارٹری میں بھیج دیا جائے تاکہ جب تک پاکیشیا سیکرٹ سروس انہیں ٹریس کرے وہ اپنا کام مکمل کر لیں"...... صدر نے کہا۔

"اس پہلو پر ڈاکٹر ہریش چند سے بات ہوئی ہے۔ انہوں نے بتایا ہے کہ ان کی لیبارٹری عام لیبارٹریوں جیسی نہیں ہے۔ اس لیبارٹری میں مواصلاتی خلائی سیاروں کے سلسلے میں ریسرچ کرنے کے لئے خصوصی اور انتہائی نازک مشینری نصب ہے۔ اس مشینری کے بغیر وہ ریسرچ نہیں کر سکتے اور اس مشینری کو وہاں سے اٹھا کر کسی اور لیبارٹری میں نصب نہیں کیا جا سکتا کیونکہ یہ انتہائی نازک مشینری اکھاڑے جانے اور دوبارہ تنصیب کے بعد درست طور پر کام ہی نہ کر سکے گی اور اگر اس مشینری کو معمولی سا نقصان بھی پہنچ گیا تو پھر اس کی مرمت یا نئی مشینری کی خریداری اور تنصیب میں کئی ماہ لگ جائیں گے"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ ڈاکٹر ہریش چند اس لیبارٹری میں ہی کام کریں گے "...... صدر نے کہا۔

" یس سر "...... پرائم منسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن اب پاکیشیا سیکرٹ سروس تو ہر صورت میں ڈاکٹر ہریش چند کو ہلاک اور لیبارٹری کو تباہ کرنے کا مشن لے کر یہاں پہنچ جائے گی "...... صدر نے کہا۔

" یس سر۔ اسی لئے تو میں آپ کے پاس حاضر ہوا ہوں کہ اس سلسلے میں پہلے سے ہی فیصلہ کر لیا جائے "...... پرائم منسٹر نے کہا۔

" سرگام کی پوزیشن کیا ہے۔ میں تو کبھی وہاں نہیں گیا "۔ صدر نے کہا۔

" ناپال کی سرحد سے قریب مکمل طور پر انتہائی دشوار گزار پہاڑی علاقہ ہے۔ وہاں سرگام نامی پہاڑی کے قریب انڈر گراؤنڈ لیبارٹری ہے۔ وہاں پہنچنے یا آنے جانے کے لئے باقاعدہ کوئی راستہ نہیں ہے۔ صرف خصوصی ہیلی کاپٹروں کے ذریعے وہاں آمد و رفت رہتی ہے۔ سرگام نام کا بڑا قبیلہ نیچے رہتا ہے اور ادھر ادھر چھوٹی چھوٹی کئی دوسری بستیاں ہیں۔ البتہ سرگام سے تقریباً بیس کلومیٹر کے فاصلے پر کافرستان کی ایک فوجی چھاؤنی اور ایئر فورس کا اڈا موجود ہے جسے ریڈ الیون کہا جاتا ہے "...... پرائم منسٹر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" کیا آپ وہاں گئے ہوئے ہیں جو اس قدر تفصیل جانتے ہیں "...... صدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" نہیں جناب۔ میں نے یہاں آنے سے پہلے تمام تفصیلات معلوم کی ہیں "...... پرائم منسٹر نے جواب دیا۔

" گڈ۔ آپ کی ذہانت واقعی قابل داد ہے۔ بہرحال اب یہی ہو سکتا ہے کہ ہماری ایجنسیاں وہاں حصار قائم کریں اور جب پاکیشیا سیکرٹ سروس وہاں کام کرے تو انہیں ٹریس کر کے ختم کریں جبکہ دو ماہ کے لئے اس لیبارٹری کو مکمل طور پر سیلڈ کر دیا جائے۔ ضرورت کی ہر چیز وہاں اس طرح سٹور کر دی جائے کہ انتہائی ایمرجنسی کے بغیر اسے اوپن نہ کیا جا سکے "...... صدر نے کہا۔

" جناب۔ میں نے اس پر بہت سوچا ہے۔ اب تک جو ریکارڈ موجود ہے اس کے تحت کافرستان سیکرٹ سروس، پاور ایجنسی اور ملٹری انٹیلی جنس سب ایجنسیاں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابلے میں ناکام رہی ہیں اس لئے میرا خیال ہے کہ اس بار ہم سپیشل ایجنسی کو آزمائیں۔ میں نے سپیشل ایجنسی کو اس سلسلے میں خصوصی تربیت دلائی ہے اور سپیشل ایجنسی اس وقت کافرستان کی سب سے ٹاپ ایجنسی بن چکی ہے۔ کرنل راٹھور کی تربیت کرنل فریدی نے کی تھی اور بعد میں اسے ملٹری انٹیلی جنس میں شفٹ کر دیا گیا تھا اور کرنل راٹھور اس عمران سے بھی کئی بار کرنل فریدی کے زمانے میں ٹکرا چکا ہے اور اب سپیشل ایجنسی کا چیف کرنل راٹھور ہے اور وہ پہلے سے اس مشن پر کام کر رہا ہے اور اب تک اس نے کامیاب ایکشن کئے ہیں "...... پرائم منسٹر نے بڑے جوش سے

سپیشل ایجنسی کی وکالت کرتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ آپ اگر اسے مناسب سمجھتے ہیں تو میں اس کی منظوری دیتا ہوں لیکن اگر کافرستان سیکرٹ سروس کو یہاں الرٹ کر دیا جائے کہ وہ اسے یہاں دارالحکومت میں شکار کر لیں۔ پھر"۔ صدر نے کہا۔

" جناب۔ میں نے چیک کیا ہے کہ چیف شاگل یا مادام ریکھا یہ دونوں سروسز کریڈٹ لینے کے لئے آپس میں ہی الجھ جاتی ہیں جس سے پاکیشیا سیکرٹ سروس فائدہ اٹھاتی ہے اور جہاں تک میں نے خود غور کیا ہے اس بار پاکیشیا سیکرٹ سروس ناپال سے سرگام پہنچے گی یہاں نہیں آئے گی کیونکہ اس طرح وہ جلد از جلد وہاں پہنچ سکتی ہے جبکہ دوسری طرف اسے پورا کافرستان کراس کر کے سرگام پہنچنا پڑے گا اس لئے دوسری ایجنسیوں کو سامنے لے آنے کا کوئی فائدہ نہیں اور اگر انہیں وہاں ناپال کی سرحد پر بھجوا دیا جائے تو وہاں کھچڑی سی پک جائے گی اور معاملات خراب ہو جائیں گے"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

" آپ کی بات درست ہے لیکن یہ بھی آپ مدنظر رکھیں کہ سپیشل ایجنسی پاکیشیا سیکرٹ سروس کی کارکردگی سے پوری طرح واقف نہیں ہے۔ اس کا ٹکراؤ پہلی بار ہو گا اس لئے ایسا ہے کہ یہاں سرحد پر، دارالحکومت میں اور ناپال کی سرحد پر شاگل کی سروس کو مشن دیا جائے لیکن سرگام پہاڑی علاقے میں وہ کسی صورت مداخلت

نہ کریں اور وہاں سپیشل ایجنسی کام کرے"...... صدر نے کہا۔

" آپ مجھ سے زیادہ بہتر سمجھ سکتے ہیں۔ جیسے آپ کہیں"۔ پرائم منسٹر نے کہا۔

" اوکے۔ ٹھیک ہے۔ آپ سپیشل ایجنسی کو یہ مشن دے دیں اور آپ اسے کنٹرول کریں جبکہ شاگل کو میں خود کنٹرول کروں گا۔ اس کے علاوہ آپ لیبارٹری کو مکمل طور پر سیلڈ کر دیں"۔ صدر نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

" یس سر"...... پرائم منسٹر نے اٹھتے ہوئے کہا تو صدر بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

" گڈ لک فار کافرستان"...... صدر نے کہا اور پھر پرائم منسٹر تیز تیز قدم اٹھاتے دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

عمران صاحب مواصلاتی سیارے کے ذریعے ایٹمی مراکز کی نگ
واقعی بڑی عجیب سی بات لگتی ہے لیکن اب جبکہ کافرستان کو
بارے میں معلومات مل چکی ہیں اب تو وہ لامحالہ ہمارے مواہ
سیارے کے خلاف کام کرے گا"...... بلیک زیرو نے سامنے
ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ عمران نے گریٹ لینڈ
واپسی پر اسے ساری تفصیل بتا دی تھی۔

" میں نے اس سلسلے میں وہاں گریٹ لینڈ میں بھی چند خ
سائنس دانوں سے بات کی اور یہاں آکر بھی میں نے ڈاکٹر شبیر
سرداور کے ذریعے تفصیلی بات کی ہے۔ مواصلاتی سیارے کو
کرنے کے آلات سپر پاورز کے پاس ہیں۔ کافرستان یا پاکیشیا۔
پاس نہیں ہیں۔ ویسے بھی اقوام متحدہ کے تحت اس پر سخت پابندیا
ہیں۔ ہمیں اصل خطرہ یہ تھا کہ اس مواصلاتی سیارے کو مدار ؟

پہنچنے سے پہلے ریڈ لیبارٹری میں ہی تباہ نہ کر دیا جائے لیکن جب ڈاکٹر
عالم نے بتایا کہ وہ اسے مدار میں بھیج کر ہی گریٹ لینڈ آئے ہیں تو
میں مطمئن ہو گیا کہ اب کافرستان اس سلسلے میں کوئی ایسی
کارروائی نہ کر سکے گا جس سے مواصلاتی سیارے کو خطرہ ہو۔ زیادہ
سے زیادہ وہ ڈاکٹر عالم اور ڈاکٹر شبیر کے خلاف کارروائی کرے گا تو
ریڈ لیبارٹری کے حفاظتی انتظامات میں نے چیک کر لئے ہیں۔ وہاں
ایسی کوئی کارروائی نہیں ہو سکتی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے
جواب دیا۔

"آپ نے ان لوگوں کو ٹریس نہیں کیا جنہوں نے ڈاکٹر عالم سے
یہ معلومات اس حیرت انگیز انداز میں حاصل کی ہیں"...... بلیک
زیرو نے کہا۔

"ٹائیگر وہیں ہے۔ میں نے اس کے ذمے یہ کام لگا دیا تھا۔ وہ یقیناً
اس سلسلے میں کچھ نہ کچھ کر کے ہی آئے گا"...... عمران نے کہا تو
بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی
بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلیمان بول رہا ہوں۔ صاحب ہیں یہاں"...... دوسری طرف
سے سلیمان کی آواز سنائی دی تو عمران چونک پڑا کیونکہ سلیمان بغیر
کسی ایمرجنسی کے یہاں کال نہیں کیا کرتا تھا۔

"عمران بول رہا ہوں سلیمان۔ کیا بات ہے"...... عمران نے

اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

" سرداور کا فون آیا تھا صاحب۔ وہ آپ سے کوئی انتہائی ضروری اور اہم بات کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے انہیں کہا ہے کہ میں آپ کو ٹریس کر کے اطلاع دے دیتا ہوں"...... دوسری طرف سے سلیمان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میں فون کر لیتا ہوں انہیں"...... عمران نے کہا اور ساتھ ہی کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنا شروع کر دیئے۔

" داور بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سرداور کی آواز سنائی دی۔

" علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں جناب"...... عمران نے کہا۔

" ریڈ لیبارٹری سے ڈاکٹر شبیر کی کال آئی تھی کیونکہ تمہارا ان سے رابطہ میرے ذریعے سے ہوا تھا اس لئے اب انہوں نے تم سے بات کرنے کے لئے مجھ سے رابطہ کیا ہے۔ ڈاکٹر شبیر تم سے مواصلاتی سیارے کے سلسلے میں کوئی اہم بات کرنا چاہتے ہیں اور فوری طور پر۔ میں تمہیں ان کا فون نمبر بتا دیتا ہوں۔ تم ان سے بات کر لو۔ میرا خیال ہے کہ کوئی ایمرجنسی ہو گی"...... سرداور نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور ساتھ ہی نمبر بتا دیا۔

" اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ شکریہ"...... عمران نے بھی سنجیدہ لہجے

کہا اور کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر
ل کرنے شروع کر دیئے۔

" ریڈ لیبارٹری"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" میں علی عمران بول رہا ہوں۔ ڈاکٹر شبیر صاحب سے بات
ئیں"...... عمران نے کہا۔

" ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو۔ میں ڈاکٹر شبیر بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بلغم
کھڑکھڑاتی ہوئی آواز سنائی دی۔ چونکہ عمران پہلے ڈاکٹر شبیر سے
چکا تھا اس لئے وہ فوراً پہچان گیا کہ بولنے والا ڈاکٹر شبیر ہے۔

" علی عمران بول رہا ہوں ڈاکٹر صاحب۔ آپ نے سرداور کو فون
ما۔ کیا مسئلہ پیش آ گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

" عمران صاحب۔ انتہائی حیرت انگیز صورت حال سامنے آ رہی
ہے۔ کافرستان اپنے ایک مواصلاتی سیارے کو مدار سے ہٹا کر
ارے مواصلاتی سیارے کے مدار میں لا رہا ہے۔ میں نے کافرستان
ت کی تو انہوں نے کہا کہ ان کے سیارے کی کنٹرولنگ مشینری
اچانک خرابی پیدا ہو گئی ہے اس لئے سیارہ آؤٹ آف کنٹرول ہو
ہے لیکن میں جو کچھ اپنی مشینری میں دیکھ رہا ہوں اس سے معلوم
ہے کہ ایسا دانستہ کافرستان کے مواصلاتی کنٹرول روم سے کیا جا
ہے"...... ڈاکٹر شبیر نے کہا۔

" اس سے کیا ہو گا ڈاکٹر صاحب"....... عمران نے حیرت ؛
لہجے میں کہا کیونکہ اسے واقعی سمجھ نہیں آئی تھی کہ اگر کافرستا
کوئی مواصلاتی سیارہ مدار سے نکل جائے تو اس سے پاکیشیا پر کیا
سکتا ہے۔

" عمران صاحب۔ ابھی چونکہ ہمارے مواصلاتی سیارے نے
مدار میں چکر پورا نہیں کیا اس لئے اس میں نصب مشینری ابھی
نہیں کر سکی اس لئے ابھی وہ کام شروع ہی نہیں ہو سکا جس
بارے میں آپ سے بات چیت ہوئی تھی اور اب اچانک کافر
کے مواصلاتی سیارے کا اپنے مدار سے نکل کر ہمارے سیارے
مدار میں پہنچنے کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ دونوں سیاروں
آپس میں ٹکرا کر ہمارے مواصلاتی سیارے کو اس کے مدار سے ؟
دینا چاہتے ہیں۔ اس طرح یہ مشینری بھی اس وقت تک اوپن
ہو سکے گی جب تک سیارہ دوبارہ اپنے مدار میں پہنچ کر ایک چکر پ
کر لے گا اور اس میں دو ماہ بھی لگ سکتے ہیں اور چھ ماہ بھی"۔
شبیر نے کہا۔

" اس نتیجے کے نکلنے میں کتنا وقت مزید لگے گا"....... عمران
کہا۔

" میرا خیال ہے کہ زیادہ سے زیادہ چار گھنٹے "....... ڈاکٹر شبیر
کہا۔

" کیا آپ اس ٹکراؤ کو کسی طرح روک سکتے ہیں"....... عم

کہا۔
" نہیں عمران صاحب۔ ہم اپنے سیارے کو کنٹرول کر سکتے ہیں
، کافرستانی سیارہ تو ہمارے کنٹرول میں نہیں ہے "....... ڈاکٹر شبیر
کہا۔
" ٹھیک ہے۔ میں چار گھنٹوں بعد آپ سے دوبارہ بات کروں
پ چیکنگ کرتے رہیں"....... عمران نے کہا اور اس نے رسیور
دیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی سنجیدگی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔
یہ عجیب بات ہے عمران صاحب کہ مواصلاتی سیاروں کا ٹکراؤ
ں ہو جائے "....... بلیک زیرو نے کہا۔
انتہائی ذہانت سے پلاننگ کی گئی ہے۔ اپنے اہم مراکز کو
ا سے فوری طور پر بچانے کے لئے یہی ہو سکتا تھا۔ اس دوران وہ
ایسی کارروائی کر سکتے ہیں کہ جس سے ڈاکٹر عالم اور ڈاکٹر شبیر کا
بیکار ہو جائے "....... عمران نے کہا۔
تو پھر کیا آپ ایسا ہوتا دیکھتے رہیں گے"....... بلیک زیرو نے

میں کیا کر سکتا ہوں۔ اب مواصلاتی سیاروں پر تو میرا کنٹرول
ا ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
میرا خیال ہے کہ یہ ساری کارروائی اس ڈاکٹر ہریش چند کی ہو
ہے۔ اسے تو ختم کیا جا سکتا ہے"....... بلیک زیرو نے کہا۔
چار گھنٹوں میں تو ایسا نہیں ہو سکتا"....... عمران نے کہا تو

بلیک زیرو نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ پھر چار کی بجائے
ساڑھے چار گھنٹوں بعد عمران نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل
شروع کر دیئے۔

" ریڈ لیبارٹری "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آوا
دی۔

" ڈاکٹر شبیر سے بات کرائیں۔ میں علی عمران بو
ہوں "...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" ہولڈ کریں "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو۔ ڈاکٹر شبیر بول رہا ہوں "...... چند لمحوں بعد ڈاکٹر
مخصوص بلغم زدہ آواز سنائی دی۔

" کیا رپورٹ ہے ڈاکٹر شبیر صاحب "...... عمران نے کہا۔

" میرا شک درست نکلا ہے عمران صاحب۔ دونوں سیار
کر مدار سے باہر نکل گئے ہیں اور اب کم از کم دو ماہ تک
مواصلاتی سیارہ واپس اپنے مدار میں نہیں آ سکتا "...... ڈاکٹر
جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اور جب تک سیارہ مدار میں نہیں آئے گا تب تک وہ ا
آئی کام نہ کر سکے گی "...... عمران نے کہا۔

" جی ہاں "...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

" اچھا یہ بتائیں کہ کیا کافرستانی سائنس دان ڈاکٹر ہریش
دو ماہ میں کوئی ایسا کام کر سکتا ہے جس سے اے ایم آئی کو ہ

لئے بیکار کیا جا سکے "...... عمران نے کہا۔

" میں نے بھی اس پہلو پر سوچا ہے کیونکہ اس طرح دونوں
سیاروں کا خلا میں ٹکراؤ پہلی بار دیکھنے میں آیا ہے اور یہ ٹکراؤ اتفاقیہ
بھی نہیں ہے بلکہ دانستہ کیا گیا ہے۔ اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ
وہ دو تین ماہ کی مہلت چاہتے تھے تاکہ ان کے ایٹمی مراکز چیک نہ
کئے جا سکیں۔ ان دو تین ماہ میں وہ لوگ کوئی ایسی مشینری نصب کر
لیں گے جس کے ذریعے وہ ہمارے اے ایم آئی کے سگنلز کو وصول
کر کے اس پراسیس کو اوپن بھی کر لیں اور اس کا اینٹی بھی تیار کر
لیں "...... ڈاکٹر شبیر نے کہا۔

" کیا مدار میں نہ ہونے کے باوجود آلات سگنلز دیں گے "۔ عمران
نے کہا۔

" جی ہاں۔ سگنلز تو ایتھر میں بنتے رہیں گے لیکن ٹارگٹ نہ ہو
سکیں گے بلکہ پھیل جائیں گے۔ سگنلز کو بہرحال چیک تو کیا جا سکتا
ہے اور جہاں تک میرا خیال ہے کہ ڈاکٹر ہریش چند اس پر کام کر
سکتے ہیں کیونکہ وہ طویل عرصے تک ہمارے ساتھ کام کرتے رہے
ہیں اس لئے لامحالہ یہ ساری کارروائی ان کے کہنے پر ہوئی ہے اور اب
وہ نہ صرف اپنی سرگام والی لیبارٹری میں مشینری نصب کر لیں گے
بلکہ سگنلز کو چیک کر کے ہماری ساری محنت کو بھی چیک کر لیں
گے اور پھر اس کا اینٹی بھی تیار کر لیں گے۔ اس طرح ہماری ساری
محنت نہ صرف ضائع ہو جائے گی بلکہ پاکیشیا کے مفادات بھی اب

پورے نہ ہو سکیں گے"...... ڈاکٹر شبیر نے بڑے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"آپ نے ڈاکٹر ہریش چند سے فون پر بات کی ہے تاکہ آپ کی بات چیک ہو سکے"...... عمران نے کہا۔

"میں نے کوشش کی ہے لیکن اس کا فون نمبر تبدیل کر دیا گیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ ڈاکٹر عالم کہاں ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ڈاکٹر عالم آج واپس پہنچ جائیں گے"...... ڈاکٹر شبیر نے کہا۔

"آپ مایوس نہ ہوں ڈاکٹر شبیر۔ پاکیشیا کے مفادات کو نقصان نہیں پہنچنے دیا جائے گا۔ اب دو ماہ کے اندر اندر سرگام لیبارٹری اور ڈاکٹر ہریش چند کا خاتمہ ہماری ذمہ داری ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ ابھی اس نے رسیور رکھا ہی تھا کہ پاس پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی۔ عمران نے چونک کر ٹرانسمیٹر کو قریب کیا اور پھر اس کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ ٹائیگر کالنگ۔ اوور"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ عمران اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ چونکہ اس ٹرانسمیٹر پر عمران کی فریکونسی ایڈجسٹ تھی اس

لئے اس نے اپنے اصل نام اور لہجے میں بات کی تھی۔ عمران نے یہ فریکونسی اس لئے پہلے سے ایڈجسٹ کر رکھی تھی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ٹائیگر کسی بھی لمحے اسے کال کر کے رپورٹ دے سکتا ہے۔

"باس۔ آپ کی ملاقات کے دوسرے روز ڈاکٹر عالم کو اچانک اغوا کر لیا گیا اور پھر چار گھنٹوں بعد ڈاکٹر عالم ایک پارک میں بے ہوش پڑے ہوئے پولیس کو مل گئے۔ ڈاکٹر عالم کو ہوش میں لایا گیا تو میں نے ان سے ملاقات کی تو مجھے معلوم ہو گیا کہ انہیں دوبارہ ہپناٹائز کیا گیا ہے۔ میں نے اس سلسلے میں کام شروع کر دیا اور میں نے ایک ماہر ہپناٹسٹ ہائیڈ کا سراغ لگا لیا۔ اس ہائیڈ کا تعلق گریٹ لینڈ کی ایک سرکاری ایجنسی سے ہے وہ اس کے لئے کام کرتا ہے۔ میں نے ہائیڈ کو گھیر لیا اور پھر اس نے آخرکار زبان کھول دی۔ اس نے بتایا کہ پہلے بھی فن لینڈ میں اسی نے ڈاکٹر عالم کو ہپناٹائز کر کے ان سے معلومات حاصل کی تھیں جو اس نے سرکاری ایجنسی کے چیف کو پہنچا دیں۔ اس کے بعد چیف نے ایک بار پھر اسے کال کیا اور اسے بتایا کہ آپ نے ڈاکٹر عالم سے طویل ملاقات کی ہے اور اسے مشن دیا گیا کہ ڈاکٹر عالم کے ساتھ آپ کی ملاقات کی تفصیلات معلوم کی جائیں۔ چنانچہ اس نے ڈاکٹر عالم کو کانفرنس کے بعد اغوا کر لیا اور ایک مکان میں ہائیڈ نے ان سے وہ تمام معلومات حاصل کر لیں جو وہ جاننا چاہتا تھا اور پھر اس نے یہ معلومات چیف جنیک کو ٹیپ کی صورت میں پہنچا دیں اور ڈاکٹر عالم کو بے ہوش کر کے

پارک میں ڈال دیا گیا جبکہ اس کی پرسنل سیکرٹری شہابہ جس کی مدد سے ڈاکٹر عالم کو اغوا کیا گیا تھا ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اوور"۔ ٹائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہائیڈ کا کیا ہوا۔ اوور"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اسے ہلاک کرنا پڑا تھا۔ اوور"۔۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب تم واپس آ جاؤ۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اس کا مطلب ہے عمران صاحب کہ آپ اب اس لیبارٹری کے خلاف کام کریں گے"۔۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے فون نمبر تبدیل ہونے پر شک تو پڑا تھا لیکن اب ٹائیگر نے تفصیل بتا کر اس بات کو کنفرم کر دیا ہے اور اب یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ یہ ساری کارروائی ڈاکٹر ہریش چند نے کرائی ہے اور وہ اس طرح مہلت چاہتے تھے تاکہ اس دوران وہ اپنی کارروائی مکمل کر کے پاکیشیا کے اس حربے کو ناکام بنا سکیں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"۔۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"۔۔۔۔۔۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا

گیا۔

"صفدر، کیپٹن شکیل، تنویر اور صالحہ کو اطلاع کر دو کہ تم سمیت انہوں نے عمران کی سربراہی میں کافرستان ایک انتہائی اہم مشن پر جانا ہے۔ تفصیلات عمران تمہیں بتا دے گا"۔۔۔۔۔۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"عمران صاحب۔ کافرستانی یقیناً آپ کے استقبال کے لئے پوری طرح تیار ہوں گے کیونکہ انہیں علم ہے کہ آپ ضرور اس معاملے میں کودیں گے"۔۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب کیا کروں۔ پیٹ کی خاطر نجانے کیا کچھ کرنا پڑتا ہے۔ کبھی مصنوعی جل پری بن کر پانی میں تیرنا پڑتا ہے اور کبھی اسی فٹ کی بلندی سے آگ کے تالاب میں کودنا پڑتا ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ میں سمجھا نہیں"۔۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"طالب علمی کے زمانے میں ایک نمائش لگتی تھی۔ وہ میں نے دیکھی تھی۔ اس میں ایک جل پری کے بارے میں بتایا گیا تھا کہ ایک جل پری پکڑی گئی ہے اور زندہ موجود ہے اور اس جل پری کو دیکھنے کے لئے ٹکٹ لگایا گیا تھا۔ میں نے بھی ٹکٹ خرید کر اس جل پری کو دیکھا جو پانی سے بھرے ہوئے شیشے کے ایک بڑے سے کیبن

میں بڑے اطمینان سے تیر رہی تھی۔ اس کا اوپر کا جسم عورت کا اور نچلا دھڑ مچھلی کا تھا۔ میں بڑا حیران ہوا کیونکہ کہانیوں میں تو جل پریوں کے بارے میں پڑھا تھا لیکن زندہ جل پری میں نے کبھی نہ دیکھی تھی۔ بہرحال بعد میں پتہ چلا کہ وہ کوئی عام سی عورت تھی جس نے نچلے دھڑ پر مچھلی جیسا لباس پہنا ہوا تھا۔ اس طرح پیٹ پالنے کے لئے یہ محنت کی جا رہی تھی اور پھر اس نمائش میں ایک آدمی اسی فٹ کی بلندی پر چڑھ کر نیچے تالاب میں پانی پر پیٹرول چھڑک کر آگ لگائی جاتی تھی اور پھر وہ اوپر سے نیچے تالاب میں کود پڑتا تھا۔ یہ بھی انتہائی حیرت انگیز آئیڈیا تھا اور لوگ اسے بڑی دلچسپی سے دیکھتے تھے اور کودنے والے کو انعام بھی دیا کرتے تھے۔ اب تم نے بھی کہا ہے کہ میں معاملے میں کود پڑوں گا تو بھائی کیا کروں۔ پیٹ کی خاطر کودنا پڑتا ہے"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

شاگل اپنے آفس میں بیٹھا ہوا تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... شاگل نے بڑے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ سے بات کریں"...... دوسری طرف سے اس کے پی اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کراؤ بات"...... شاگل نے اسی طرح اکڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہیلو۔ میں ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد رسیور سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"شاگل بول رہا ہوں۔ چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس"۔ شاگل نے اسی طرح اکڑے ہوئے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی خصوصی طور پر پورا تعارف بھی کرا دیا حالانکہ اسے بھی معلوم تھا کہ ملٹری

سیکرٹری اسے اچھی طرح جانتا ہے۔

" جناب۔ صدر صاحب نے آپ کو فوری کال کیا ہے۔ جس قدر جلد ممکن ہو سکے پہنچ جائیں"...... دوسری طرف سے سخت لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا گیا۔

" ہونہہ ۔ نانسنس ۔ اس کا خیال ہے کہ کافرستان سیکرٹ سروس کا چیف فارغ بیٹھا رہتا ہے۔ نانسنس"...... شاگل نے غصیلے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک فائل نکال کر سامنے رکھی اور اس پر اس طرح جھک گیا جیسے وہ بڑے غور سے فائل کا مطالعہ کر رہا ہو اور پھر آدھے گھنٹے بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس"...... شاگل نے حلق کے بل بولتے ہوئے کہا۔

" جناب۔ پریذیڈنٹ صاحب سے بات کریں"...... دوسری طرف سے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا تو شاگل بھی بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے تصور میں بھی نہ تھا کہ صدر صاحب بغیر کسی پروٹوکول کا خیال رکھے اس طرح براہ راست اسے کال کر لیں گے۔

" یس سر۔ میں شاگل بول رہا ہوں"...... شاگل کا لہجہ یکلخت بھیک مانگنے والوں جیسا ہو گیا تھا۔

" کیا آپ کو میرے ملٹری سیکرٹری نے فون کیا تھا"...... دوسری

طرف سے انتہائی سخت لہجے میں کہا گیا۔

" یس سر۔ میں اٹھنے ہی والا تھا سر۔ ایک انتہائی اہم ترین فائل میرے سامنے تھی جناب۔ اسے ادھورا چھوڑ دیتا جناب تو کافرستان کے مفاد کو ضرب لگ سکتی تھی جناب"...... شاگل نے رو دینے والے لہجے میں کہا کیونکہ اسے اب سمجھ آ گئی تھی کہ صدر صاحب کو اس بات پر غصہ آیا ہے کہ ان کی کال کے باوجود شاگل نہیں پہنچا اور ظاہر ہے وہ اپنی جگہ حق بجانب تھے۔

" کس معاملے کی فائل تھی"...... صدر صاحب شاید غصے کی وجہ سے باقاعدہ انکوائری پر اتر آئے تھے۔

" جناب۔ ناپال کی سرحد پر مشکوک افراد کو چیک کیا گیا ہے۔ وہ غیر ملکی ایجنٹ تھے جناب۔ ان کے بارے میں فائل تھی"...... شاگل نے معاملے کو اپنی طرف سے انتہائی اہم بنانے کے لئے کہہ دیا حالانکہ ایسی کوئی بات نہ تھی اور جو فائل اس کے سامنے تھی وہ ایک عام سی انتظامی فائل تھی۔

" اوہ۔ اوہ۔ یہ تو انتہائی اہم مسئلہ ہے۔ اسی مسئلے پر میں نے تمہیں کال کیا ہے۔ بہرحال فوراً پہنچو۔ پھر تفصیلی بات ہو گی"۔ صدر صاحب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو شاگل نے اس طرح طویل سانس لیا جیسے اس کے سر سے ٹنوں بوجھ اتر گیا ہو۔ اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ اس نے اپنی ذہانت کے بروقت استعمال سے صدر صاحب

کو بھی لاجواب کر دیا تھا۔ رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے پریذیڈنٹ ہاؤس کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ شاگل کار کی عقبی سیٹ پر اس طرح اکڑا ہوا بیٹھا تھا جیسے زندہ انسان کی بجائے کوئی مجسمہ کار کی عقبی سیٹ پر رکھ دیا گیا ہو۔ پریذیڈنٹ ہاؤس وہ جیسے ہی پہنچا اسے فوری طور پر سپیشل آفس میں لے جایا گیا اور تھوڑی دیر بعد صدر مملکت اندر داخل ہوئے تو شاگل نے اٹھ کر انہیں مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"بیٹھیں"...... صدر نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"آپ نے ناپال کی سرحد پر غیر ملکی ایجنٹوں کی بات کر کے مجھے پریشان کر دیا ہے۔ کیا اس قدر جلد بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کارروائی کر سکتی ہے"...... صدر نے کہا تو اس بار چونکنے کی باری شاگل کی تھی۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے الفاظ نے اسے چونکنے پر مجبور کر دیا تھا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس اور کارروائی جناب"...... شاگل نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پہلے آپ بتائیں کہ کیا آپ وہ فائل ساتھ لائے ہیں جس کے بارے میں آپ نے بات کی تھی"...... صدر نے کہا۔

"جناب۔ وہ تو اسلحے کے اسمگلر تھے جو گرفتار کر لئے گئے تھے۔ میں تو سوچ رہا تھا کہ ان کے پیچھے جو تنظیم ہو اس کے خاتمے کے لئے سیکرٹ سروس کی ٹیم بھیجی جائے یا نہیں۔ اس کا پاکیشیا سیکرٹ

سروس سے کوئی تعلق نہیں اور پھر پاکیشیا سیکرٹ سروس نے ناپال کی سرحد پر کیا کرنا ہے جناب"...... شاگل نے اپنی جان چھڑاتے ہوئے کہا۔

"ایک انتہائی اہم معاملہ سامنے آیا ہے"...... صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے مختصر طور پر مواصلاتی سیاروں سے ایٹمی مراکز کی نگرانی اور سرگام میں مواصلاتی سیاروں کی انڈر گراؤنڈ لیبارٹری اور ڈاکٹر ہریش چند کے بارے میں بتا دیا۔

"یس سر"...... شاگل نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مجھے سو فیصد یقین ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ڈاکٹر ہریش چند کو ہلاک کرنے اور سرگام کی لیبارٹری تباہ کرنے آئے گی تاکہ وہ انہیں اس کا اینٹی نظام تیار کرنے سے روک سکیں اور اطمینان سے کافرستان کے ایٹمی مراکز کی نگرانی کر کے کافرستان کے دفاع کا مکمل طور پر خاتمہ کیا جا سکے اور چونکہ سرگام پہاڑی علاقہ ناپال کی سرحد کے قریب ہے اس لئے مجھے اور پرائم منسٹر صاحب کو مکمل یقین ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس پورا کافرستان کراس کر کے سرگام پہنچنے کی بجائے ناپال کی سرحد سے وہاں پہنچے گی اس لئے جب آپ نے ناپال کی سرحد پر غیر ملکی ایجنٹوں کی بات کی تو میں پریشان ہو گیا تھا۔ بہرحال پرائم منسٹر صاحب کے مشورے پر ہم نے اس بارے میں خود ہی فیصلے کئے ہیں اور اس فیصلے کے مطابق اس لیبارٹری کی حفاظت کی ڈیوٹی سپیشل ایجنسی کے کرنل راٹھور کے ذمے لگائی گئی

ہے اور آپ نے ناپال کی سرحد پر پکٹنگ کرنی ہے اور اپ
رپورٹ دینے کے پابند ہوں گے جبکہ سپیشل ایجنسی کے انچارج
راست پرائم منسٹر صاحب ہوں گے اور اہم بات یہ ہے کہ آپ
سروس اور سپیشل ایجنسی کے درمیان کوئی رابطہ نہیں ہو گا۔ آ
نے سرگام علاقے میں قطعی کسی قسم کی کوئی مداخلت نہیں کرنی
اسی طرح سپیشل ایجنسی سرگام سے باہر آپ کے کام میں مداخلت
نہیں کرے گی اور یہ بات سن لیں کہ میری خواہش ہے کہ آپ اس
بار عمران اور اس کے ساتھیوں کا لازماً خاتمہ کر دیں ورنہ اگر یہ کا
سپیشل ایجنسی کے ہاتھوں ہوا تو مجھے بے حد رنج پہنچے گا اور پھر میرا
وعدہ کہ اگر آپ کامیاب رہے تو نہ صرف سپیشل ایجنسی بلکہ پا
ایجنسی سمیت تمام ایجنسیاں ختم کر کے سب کو سیکرٹ سروس میں
ضم کر دیا جائے گا اور آپ اس کے انچارج ہوں گے۔ آپ کو ریڈ سٹار
بھی عطا کر دیا جائے گا جس کے بعد آپ میرے اور پرائم منسٹر کے بع
کافرستان کے سب سے بااختیار پرسن ہوں گے"...... صدر نے کہا
شاگل کا چہرہ یکلخت چمک اٹھا۔

" سر۔ سر میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس بار عمران اور اس
کے ساتھی کسی صورت بھی زندہ بچ کر نہ جا سکیں گے۔ میں ناپال کی
سرحد اور پاکیشیا کی سرحد دونوں پر پکٹنگ کر دیتا ہوں۔ عمران
شیطانی ذہن کا مالک ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ یہ بات پہلے سے سوچ
لے کہ ہم ناپال کی سرحد کی طرف توجہ دیں گے جبکہ وہ دوسری

رف سے وہاں پہنچ جائے"...... شاگل نے مسرت بھرے لہجے میں
ہا۔

" ٹھیک ہے۔ جیسے آپ مناسب سمجھیں کریں۔ پورا کافرستان
پ کی فیلڈ میں ہے سوائے سرگام پہاڑی علاقے کے اور اگر مجھے کسی
طح پر بھی رپورٹ ملی کہ آپ نے وہاں معمولی سی مداخلت بھی کی ہے
آپ کا کورٹ مارشل کر دیا جائے گا"...... صدر نے کہا۔

" سر آپ بے فکر رہیں۔ میں آپ کی عزت اور آپ کے وقار کا ہر
رح سے خیال رکھوں گا"...... شاگل نے کہا۔

" اوکے۔ اب آپ جا سکتے ہیں اور کوشش کریں کہ جلد از جلد
ھے کامیابی کی رپورٹ دے سکیں۔ آفس آرڈر آپ تک پہنچ جائیں
گے"...... صدر نے کہا تو شاگل اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے ایک بار پھر
تہائی مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اپنے
فس میں پہنچ کر اس نے تیزی سے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد
دیگرے تین بٹن پریس کر دیئے۔

" راجیش بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے آفس انچارج کی
اواز سنائی دی۔

" راجندر کہاں ہے۔ اسے میرے پاس بھیجو"...... شاگل نے
تحکمانہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ راجندر اس کا کچھ عرصہ سے نمبر
ٹو تھا اور شاگل کے خیال کے مطابق وہ انتہائی ذہین، فعال اور تیز
ادمی تھا۔ پھر اس کا تعلق ناپال کے ایک سرحدی علاقے اور قبیلے سے

تھا اس لئے شاگل نے اسے کال کیا تھا تاکہ اس سے اس سلسلے میں
مزید معلومات حاصل کر کے کوئی ایسا پلان بنائے کہ عمران اور اس
کے ساتھی واقعی اس بار ہلاک ہو سکیں۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا
اور ایک لمبے قد اور دبلے پتلے جسم کا نوجوان اندر داخل ہوا۔ وہ سر
سے گنجا تھا۔ البتہ اس کی آنکھیں بتا رہی تھیں کہ وہ انتہائی عیار اور
تیز ذہن کا مالک ہے۔ چہرے کے خدوخال سے وہ خوشامدی اور موقع
شناس دکھائی دے رہا تھا۔

" سر۔ خادم حاضر ہے سر"...... راجندر نے اندر داخل ہو کر
انتہائی مؤدبانہ انداز میں سلام کرتے ہوئے کہا۔

" بیٹھو "...... شاگل نے خشک لہجے میں کہا اور راجندر میز کی
دوسری طرف کرسی پر اس طرح بیٹھ گیا جیسے کوئی مجرم موت کی سزا
پانے کے لئے موت کی کرسی پر بیٹھتا ہے۔

" اطمینان سے بیٹھو۔ یہ کس طرح بیٹھے ہوئے ہو نانسنس"۔
شاگل نے اس کے بیٹھنے کا انداز دیکھ کر غصیلے لہجے میں کہا۔

" یس سر۔ یس سر"...... راجندر نے جلدی سے پیچھے ہٹ کر کرسی
کی پشت سے کمر لگاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ چیختا ہوا الٹ
کر فرش پر جا گرا۔ شاید بوکھلاہٹ میں کرسی کی عقبی طرف زیادہ دباؤ
پڑ گیا تھا۔ شاگل کی حالت دیکھنے والی ہو گئی تھی۔

" گٹ آؤٹ ورنہ ابھی گولی مار دوں گا۔ نانسنس۔ گٹ
آؤٹ"...... شاگل نے اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے حلق پھاڑ کر

چیختے ہوئے کہا تو راجندر اس طرح اٹھ کر دروازے کی طرف دوڑا کہ
اسے کمر بھی سیدھی کرنے کی مہلت نہ مل سکی تھی۔ شاگل اس طرح
دھڑام سے واپس کرسی پر بیٹھا جیسے پیدل دور سے دوڑتا ہوا آیا ہو۔
اس کا چہرہ غصے کی شدت سے بری طرح بگڑ گیا تھا اور پھر اس سے پہلے
کہ وہ کچھ کرتا اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور راجندر تیزی سے اندر
داخل ہوا اور اس نے فرش پر گری ہوئی کرسی اٹھا کر سیدھی طرح
رکھی اور اسی طرح تیزی سے واپس مڑ گیا۔

" ٹھہرو۔ رک جاؤ"...... شاگل نے غراتے ہوئے کہا تو راجندر
اس طرح رک گیا کہ اس کا منہ دروازے کی طرف اور پشت شاگل
کی طرف تھی۔

" اباؤٹ ٹرن"...... شاگل نے چیختے ہوئے کہا تو راجندر تیزی سے
مڑ گیا۔

" بیٹھو"...... شاگل نے کہا تو راجندر ایک بار پھر اسی کرسی پر
بیٹھ گیا جسے اس نے ابھی سیدھا کیا تھا۔

" تمہارا تعلق کس قبیلے سے ہے"...... شاگل نے کہا تو راجندر
بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے خوف کے ستے ہوئے چہرے پر یکلخت
حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" ناکاٹی قبیلے سے جناب۔ میں ناکاٹی قبیلے کے سردار کا بیٹا
ہوں"...... راجندر نے فوراً ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس کی
آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی تھی۔

"تمہارا قبیلہ کہاں آباد ہے"...... شاگل نے پوچھا۔

"جناب۔ ناپال کی سرحد سے لے کر سرگام پہاڑی سلسلے
درمیان ہمارا قبیلہ آباد ہے۔ ہمارا قبیلہ اس علاقے کا سب سے
قبیلہ ہے جناب"...... راجندر نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"جاؤ اور نقشہ لے آؤ اور مجھے دکھاؤ"...... شاگل نے کہا تو را
تیزی سے اٹھا اور مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بع
واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک رول شدہ نقشہ تھا۔ اس نے
شاگل کے سامنے میز پر بچھا دیا۔

"کہاں رہتا ہے تمہارا قبیلہ اور کہاں ہے سرگام پہاڑی سلسلہ
شاگل نے نقشے پر جھکتے ہوئے کہا تو راجندر نے جیب سے مارکر
اور پھر نقشے پر جھک کر اس نے پہلے ایک چھوٹا سا دائرہ بنایا او
ایک بڑا سا دائرہ بنا دیا۔

"یہ چھوٹا دائرہ جناب۔ یہ سرگام پہاڑی سلسلہ ہے اور بڑا د
ہمارے قبیلے کا ہے"...... راجندر نے کہا۔

"سنو۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس ناپال کی سرحد سے سرگام پہا
علاقے میں پہنچنے والی ہے اور ہم نے اسے ہر صورت میں سرگام پہا
سلسلے تک پہنچنے سے پہلے ہلاک کرنا ہے"...... شاگل نے کہا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے جناب۔ پھر تو یہ لوگ لازماً بھاگل پور
کافرستان میں داخل ہوں گے کیونکہ بھاگل پور کے علاوہ اور کوئی
شہر سرحد پر موجود نہیں ہے اور بھاگل پور سے سرگام پہاڑی سلسلہ

سب سے نزدیک ہے"...... راجندر نے کہا۔

"تم ان شیطانوں کو نہیں جانتے۔ وہ ایسا راستہ اختیار کریں گے
جس کے بارے میں کوئی سوچ بھی نہ سکتا ہو"...... شاگل نے کہا۔

"اوہ۔ اگر ایسی بات ہے تو پھر یہ لوگ لامحالہ بھاگل پور سے
دشینو پہنچیں گے اور دشینو سے وہ جنگل میں داخل ہو کر سیدھے
سرگام پہاڑی تک پہنچ جائیں گے۔ دوسری طرف سے باقاعدہ لوگوں کا
انا جانا ہے جبکہ یہ وہ علاقہ ہے جہاں آمدورفت نہیں ہے"۔ راجندر
نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ انہیں ہر صورت میں بھاگل پور آنا ہو گا"۔
شاگل نے کہا۔

"یس سر۔ بھاگل پور آئے بغیر وہ کسی طرح بھی سرگام نہیں پہنچ
سکتے"...... راجندر نے کہا۔

"بھاگل پور میں اجنبی تو فوراً ہی پہچانے جا سکتے ہیں"۔ شاگل نے
کہا۔

"جناب۔ بھاگل پور سے پچاس کلومیٹر کے فاصلے پر رانا پور کا علاقہ
ہے۔ وہاں مہاتما بدھ کا اسٹوپا ہے اور اس اسٹوپا کو دیکھنے کے لئے
پوری دنیا سے سیاح آتے جاتے رہتے ہیں۔ اس اسٹوپا کو بین الاقوامی
شہرت حاصل ہے"...... راجندر نے جواب دیا۔

"کہاں ہے رانا پور۔ نقشے میں دکھاؤ"...... شاگل نے کہا تو
راجندر نے جھک کر نقشے کو دیکھا اور پھر ایک جگہ پر اس نے مارکر

سے دائرہ لگا دیا۔

" یہ ہے جناب رانا پور۔ چھوٹی سی بستی ہے"...... راجندر جواب دیا۔

" راستہ کس طرح کا ہے"...... شاگل نے پوچھا۔

" باقاعدہ سڑک بنی ہوئی ہے حکومت کی طرف سے۔ البتہ دو طرف جھاڑیوں بھرے میدان ہیں"...... راجندر نے کہا۔

" اور رانا پور سے سرگام کیسے پہنچا جا سکتا ہے"...... شاگل کہا۔

" اوہ نہیں جناب۔ اس راستے سے سرگام کوئی نہیں پہنچ کیونکہ راستے میں انتہائی گہری کھائیاں اور چند خوفناک دلدلیں ہیں یہ سارا علاقہ دلدلی ہے اور یہی کیا جناب سوائے وشینو اور آگے جنگ کی پٹی یا بھاگل پور سے سیدھا سرگام پہاڑی سلسلے تک کے علاقے باقی ارد گرد کا سارا علاقہ دلدلی ہے اور اسے کسی صورت پیدل نہیں کیا جا سکتا"...... راجندر نے کہا۔

" اوہ۔ پھر تو واقعی اس بار ہم کامیاب رہیں گے"...... شاگل مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" باس آپ حکم دیں میں ان ایجنٹوں کو کسی صورت بھی بھا پور سے آگے نہیں بڑھنے دوں گا۔ بھاگل پور میں چار ہوٹل ہیں ا چاروں ہوٹل بھاگل پور کے سب سے معروف غنڈے ماسٹر کر کے ہیں اور ماسٹر کرشن کا پورے بھاگل پور پر مکمل ہولڈ ہے۔

کے آدمی وہاں ہر جگہ موجود ہیں اس لئے کوئی اجنبی کسی صورت بھی ان ہوٹلوں کے علاوہ اور کسی جگہ نہیں رہ سکتا۔ یہ کرشن کا حکم ہے اس لئے لامحالہ یہ ایجنٹ کسی نہ کسی ہوٹل میں ٹھہریں گے اور اس طرح ان کا خاتمہ آسانی سے ہو سکے گا"...... راجندر نے کہا۔

" تم وہاں انتظامات کرو۔ وہاں ہم نے فوری طور پر اپنا ہیڈ کوارٹر بنانا ہے۔ سپیشل سیکشن ہمارے ساتھ ہو گا اور تم سپیشل سیکشن کے انچارج ہو گے۔ اور سنو۔ جیسے ہی تمہیں کسی اجنبی پر شک ہو کہ ں کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے تو تم نے فوراً مجھے اطلاع ینی ہے۔ خود کوئی اقدام نہیں کرنا۔ سمجھے۔ میں خصوصی ہیلی کاپٹر پہنچ جاؤں گا اور مشکوک افراد کو خود اپنی نگرانی میں ہلاک کروں ۔ جاؤ اور جا کر تمام انتظامات کرو۔ جاؤ"...... شاگل نے کہا تو اجندر تیزی سے اٹھا اور مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

" باس۔ سرگام پہاڑی سلسلہ تو تمام غیر آباد ہے۔ وہاں صرف
جنگلات ہیں"...... ایک نوجوان نے سامنے بیٹھے ہوئے چوڑے
چہرے والے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔ یہ چوڑے چہرے والا کرنل
راٹھور تھا۔ کافرستان کی نئی سپیشل ایجنسی کا انچارج۔ یہ پہلے کرنل
فریدی کے ساتھ کام کرتا رہا تھا۔ جب کرنل فریدی اسلامی سیکورٹی
کونسل میں چلا گیا تو راٹھور نے ملٹری انٹیلی جنس جائن کر لی
وہاں وہ کرنل کے عہدے پر پہنچ گیا۔ اس کے بعد پرائم منسٹر نے
جب نئی ایجنسی بنائی تو اسے اس ایجنسی کا چیف بنا دیا گیا کیونکہ
ملٹری انٹیلی جنس میں اس کا ریکارڈ بے حد شاندار تھا اور اب وہ پرائم
منسٹر سے ملاقات کر کے واپس اپنے ہیڈ کوارٹر آیا تھا۔ سامنے بیٹھا
نوجوان اس کا نمبر ٹو تھا۔ اس کا نام کیپٹن شیام تھا اور وہ بھی کرنل
راٹھور کے ساتھ ہی ملٹری انٹیلی جنس سے سپیشل ایجنسی میں

ہوا تھا۔
" نہیں۔ سرگام نامی ایک چھوٹا سا قصبہ ہے اور ارد گرد دیگر
چھوٹی چھوٹی بستیاں بھی ہیں۔ ہمیں ایک مشن کے سلسلے میں وہاں
جانا پڑ رہا ہے۔ سارا علاقہ میرا دیکھا ہوا ہے"...... کرنل راٹھور نے
کہا۔
" باس۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس اگر ناپال کی طرف سے آئی تب
بھی اور اگر پاکیشیائی سرحد کی طرف سے وہاں پہنچی تب بھی سرگام
پہنچنے سے پہلے اس کا ٹکراؤ ہم سے پہلے کافرستان سیکرٹ سروس سے ہو
گا اس لئے وہ یہاں تک کیسے پہنچ سکتے ہیں"...... کیپٹن شیام نے کہا۔
" تم انہیں نہیں جانتے کیپٹن شیام جبکہ میں انہیں بہت اچھی
طرح جانتا ہوں۔ وہ شاگل یا اس کے احمق نمبر ٹو راجندر کے بس کے
نہیں ہیں۔ وہ ہر صورت میں سرگام پہنچیں گے اور وہاں ہم موجود
ہوں گے۔ تم بے فکر رہو۔ ان کی موت سپیشل ایجنسی کے حصے میں
لکھ دی گئی ہے"...... کرنل راٹھور نے مسکراتے ہوئے کہا۔
" یس باس۔ پھر کیا وہاں جا کر ہمیں اس پورے علاقے کی نگرانی
کرنا پڑے گی"...... کیپٹن شیام نے کہا۔
" میں نے وہاں سروس کو بھجوا دیا ہے۔ کیپٹن شیفل وہاں
انتظامات کر رہا ہے۔ اس کی کال آتے ہی ہم خصوصی ہیلی کاپٹر میں
وہاں کے لئے روانہ ہو جائیں گے"...... کرنل راٹھور نے کہا تو کیپٹن
شیام نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد پاس پڑے ہوئے

ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی تو وہ دونوں بے اختیار چونک پڑے۔ کرنل راٹھور نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

" ہیلو۔ ہیلو۔ کیپٹن شیفل کالنگ۔ اوور"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" یس۔ کرنل راٹھور فرام دس اینڈ۔ اوور"...... کرنل راٹھور نے بھاری آواز میں کہا۔

" جناب۔ آپ کی ہدایات کے مطابق تمام انتظامات مکمل کر لئے گئے ہیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" تفصیلات بتاؤ۔ اوور"...... کرنل راٹھور نے کہا۔

" سر۔ سرگام قصبے کے شمال میں ایک بڑا مکان ہم نے حاصل کر لیا ہے۔ اس مکان میں ہیلی کاپٹر بھی اتر سکتا ہے۔ یہاں ہم نے ہیڈ کوارٹر بنایا ہے۔ سرگام پہاڑی سلسلے کی چار چوٹیوں پر مناسب جگہوں پر ہم نے خفیہ طور پر پوسٹیں بنا دی ہیں جہاں سے اس پورے سرگام پہاڑی سلسلے کو آسانی سے چیک کیا جا سکتا ہے۔ ان چیک پوسٹوں سے ٹرانسمیٹر کے ذریعے رابطہ ہو گا جبکہ ہیلی کاپٹر کے ذریعے وہاں راؤنڈ کیا جائے گا اور جناب اس پورے علاقے میں سپیشل ایجنسی کے آدمی پھیلے ہوئے ہوں گے۔ ویسے سرگام قصبے میں ایک چھوٹا سا بدمعاش گروپ بھی موجود ہے۔ اس گروپ کا سرغنہ ایک بدمعاش سٹھانی ہے۔ سٹھانی ہوٹل اس کا خاص اڈا ہے۔ اس کا اس پورے علاقے پر ہولڈ ہے۔ میں نے اسے بھاری رقم دے کر یہ

معاہدہ کر لیا ہے کہ سرگام میں آنے والے تمام اجنبیوں کی اس کے آدمی نگرانی کریں گے اور وہ مجھے زیرو ٹرانسمیٹر پر اطلاع دے گا۔ خود کوئی اقدام نہیں کرے گا۔ اس کے علاوہ جناب بھاگل پور میں ایک گروپ موجود ہے ماسٹر کرشن کا۔ اس کے بھاگل پور میں ہوٹل ہیں اور اس کا گروپ اس قدر طاقتور ہے کہ اس کی مرضی کے بغیر بھاگل پور میں مکھی بھی نہیں اڑ سکتی۔ اس کا اسسٹنٹ موہن ہے۔ اصل میں عملی طور پر سارا کام موہن ہی کرتا ہے جبکہ نام ماسٹر کرشن کا ہے۔ موہن سے بھی میری بات ہو چکی ہے۔ وہ بھاگل پور میں نہ صرف پاکیشیا سیکرٹ سروس کو چیک کرتا رہے گا بلکہ کافرستان سیکرٹ سروس کے چیف شاگل اور اس کے اسسٹنٹ راجندر پر بھی نگاہ رکھے گا اور باس۔ موہن سے ہی مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس راجندر نے بھی ماسٹر کرشن سے رابطہ کیا ہے۔ اس طرح موہن کو آسانی ہو جائے گی اور ہمیں ساتھ ساتھ معلوم ہوتا رہے گا کہ وہاں کیا ہو رہا ہے۔ اوور"...... کیپٹن شیفل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" گڈ شو۔ ٹھیک ہے۔ میں اور کیپٹن شیام پہنچ رہے ہیں۔ اوور اینڈ آل"...... کرنل راٹھور نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ تھوڑی دیر بعد ہی وہ دونوں ایک تیز رفتار ہیلی کاپٹر میں سوار ہو کر دارالحکومت سے سرگام ناپال کی سرحد کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

" باس۔ آپ نے تمام تیاریاں یہ سوچ کر کی ہیں کہ پاکیشیا

سیکرٹ سروس لازماً ناپال کی طرف سے ہی آئے گی جبکہ کافرستان سیکرٹ سروس بھی یہی سوچ رہی ہے لیکن اگر یہ لوگ دوسری طرف سے آگئے تو ہماری ساری تیاریاں دھری کی دھری رہ جائیں گی"۔ کیپٹن شیام نے ساتھ بیٹھے ہوئے کرنل راٹھور سے کہا۔

"تم مجھے احمق سمجھتے ہو"...... کرنل راٹھور نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں باس۔ میرا یہ مقصد نہ تھا۔ میں تو ایک امکانی بات کر رہا تھا"...... کیپٹن شیام نے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سرگام کے پہاڑی سلسلے کے عقبی طرف سے اس سلسلے پر سوائے ہیلی کاپٹر کے کوئی نہیں پہنچ سکتا کیونکہ وہاں پہاڑیوں کی ساخت اس قسم کی ہے کہ نہ ہی ان پر کوئی چڑھ سکتا ہے اور نہ ہی کوئی راستہ ہے۔ وہ سلیٹ کی طرح سپاٹ اور تیر کی طرح سیدھی ہیں۔ البتہ اس طرف ایک کافی بڑا قصبہ ہے سنگھ پورہ۔ وہاں کیپٹن راجندر کو اس کے سیکشن سمیت پہلے ہی بھجوا دیا گیا ہے۔ اگر یہ لوگ وہاں آئے تو وہ مجھے ٹرانسمیٹر پر اطلاع دے دے گا۔ ویسے مجھے یقین ہے کہ یہ لوگ اتنا طویل سفر کر کے وہاں پہنچنے کی بجائے آباد علاقے کی طرف سے ہی آئیں گے"...... کرنل راٹھور نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ آپ واقعی ہر طرف کا خیال رکھتے ہیں"...... کیپٹن

شیام نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا تو کرنل راٹھور بے اختیار مسکرا دیا۔

"اس کے باوجود تم دیکھ لینا کہ عمران اور اس کے ساتھی سرگام پہاڑیوں پر پہنچ جائیں گے"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کرنل راٹھور نے کہا تو کیپٹن شیام ایک بار پھر اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"وہ کیسے باس۔ کیا وہ آسمان سے ٹپک پڑیں گے"...... کیپٹن شیام نے کہا تو کرنل راٹھور اس کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم ان لوگوں کو نہیں جانتے کیپٹن شیام۔ یہ جس انداز میں کام کرتے ہیں بظاہر یوں لگتا ہے کہ جیسے یہ مافوق الفطرت ہوں لیکن جب ان کی کارکردگی کا تجزیہ کیا جائے تو عام سی بات دکھائی دیتی ہے۔ کرنل فریدی بھی اسی ٹائپ کا ایجنٹ ہے۔ وہ بھی اسی طرح دوسروں کو حیران کر دیا کرتا تھا"...... کرنل راٹھور نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہمیں اور زیادہ محتاط اور چوکنا ہو جانا چاہئے"...... کیپٹن شیام نے کہا۔

"سب سے اہم بات یہ ہے کہ ہمیں خود معلوم نہیں ہے کہ لیبارٹری کہاں ہے اور لیبارٹری کو دو ماہ کے لئے مکمل طور پر سیلڈ کر دیا گیا ہے اس لئے اب ہم نے صرف نگرانی کرنی ہے اور دوسری بات یہ سن لو کہ جو مشکوک آدمی نظر آئے اس سے پوچھ گچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ اسے گولی سے اڑا دو۔ بعد میں تحقیقات ہوتی

رہیں گی"...... کرنل راٹھور نے کہا۔

"مگر صاحب۔ اس طرح معاملات بے حد خراب بھی ہو سکتے ہیں"...... کیپٹن شیام نے جھجکتے ہوئے انداز میں کہا۔

"کیا مطلب۔ کیوں"...... کرنل راٹھور نے چونک کر کہا۔

"جناب۔ سرگام میں ایک پہاڑی قبیلہ راگور رہتا ہے۔ وہ لوگ صدیوں سے یہاں آباد ہیں۔ ان کی دو چھوٹی چھوٹی بستیاں سرگام پہاڑی سلسلے میں صدیوں سے موجود ہیں۔ یہ لوگ پہاڑی جڑی بوٹیاں اکھاڑ کر انہیں خشک کر کے بھاگل پور جا کر فروخت کرتے ہیں اس لئے ان کی آمد و رفت جاری رہتی ہے اس لئے اگر ایک بھی راگو مشکوک سمجھ کر مارا گیا تو پھر یہاں بڑا مسئلہ پیدا ہو جائے گا اور ہو سکتا ہے کہ یہ قبائلی دیگر قبائلیوں سے مل کر ناپال کے ساتھ الحاق کا اعلان کر دیں کیونکہ یہ علاقہ آزاد ہے اور انہوں نے خود کافرستان سے الحاق کیا ہوا ہے"...... کیپٹن شیام نے کہا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ پھر تو عمران اور اس کے ساتھی آسانی سے ان لوگوں کے میک اپ میں یہاں گھومتے پھریں گے اور ہم بیٹھے ہی رہ جائیں گے"...... کرنل راٹھور نے کہا۔

"جناب یہ ہو سکتا ہے کہ جو لوگ سرگام سے باہر جائیں یا باہر سے اندر آئیں ان کی چیکنگ کر لی جائے"...... کیپٹن شیام نے کہا۔

"یہ پہاڑی علاقہ ہے۔ یہاں تو اندر آنے اور باہر جانے کے سینکڑوں راستے ہوں گے۔ کس کس راستے پر چیکنگ کر سکتے ہیں

ہم"...... کرنل راٹھور نے کہا۔

"تو پھر جناب جو آپ حکم کریں"...... کیپٹن شیام نے کہا۔

"یہاں کتنی تعداد ہو گی ان قبائلیوں کی"...... کرنل راٹھور نے پوچھا۔

"اندازہ ہے جناب کہ بارہ تیرہ سو کے قریب ہو گی جس میں عورتیں، مرد، بچے اور بوڑھے شامل ہیں"...... کیپٹن شیام نے کہا۔

"ان کا کوئی سردار تو ہو گا"...... کرنل راٹھور نے کہا۔

"جی ہاں۔ قبیلے کا بڑا سردار ہے جسے یہاں مکھیا کہا جاتا ہے۔ تمام قبیلے اس کے احکامات اس طرح مانتے ہیں جیسے دیوتاؤں کے مانے جاتے ہیں"...... کیپٹن شیام نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اسے بلا لینا۔ پھر اس سے بات چیت کے بعد کوئی لائحہ عمل طے کریں گے۔ اگر واقعی ان کی تعداد اتنی ہے جتنی تم بتا رہے ہو تو انہیں کمپیوٹرائزڈ کارڈ جاری کئے جا سکتے ہیں۔ اس طرح چیکنگ حتمی طور پر ہو جائے گی"...... کرنل راٹھور نے کہا۔

"کمپیوٹرائزڈ کارڈ۔ لیکن باس یہ کارڈ تو پاکیشیا سیکرٹ سروس والے بھی تو حاصل کر سکتے ہیں"...... کیپٹن شیام نے کہا۔

"نہیں۔ کمپیوٹرائزڈ کارڈ کا تعلق انسانی جسم کے اندر پہنچائے گئے خصوصی مادے سے ہوتا ہے۔ یہ مادہ اس آدمی کی کھال کے اندر انجکٹ کر دیا جاتا ہے اور اس کو کارڈ دے دیا جاتا ہے۔ اس مادہ کی خصوصی رینج ہوتی ہے۔ اگر کارڈ اس رینج سے باہر چلا جائے تو پھر وہ

کمپیوٹر پراو کے نہیں ہو سکتا اس لئے صرف اس آدمی کا کارڈ اوکے
سکے گا جس کا کارڈ ہو گا ورنہ نہیں"...... کرنل راٹھور نے کہا۔

" اوہ۔ گڈ جناب۔ یہ واقعی بہترین تجویز ہے لیکن اس کے لئے
وہاں باقاعدہ کارروائی کرنا پڑے گی"...... کیپٹن شیام نے کہا۔

" ہاں۔ ایسا تو ہو جائے گا لیکن اگر تعداد بہت زیادہ ہوئی تو
ایسا ہونا ناممکن ہے"...... کرنل راٹھور نے کہا تو کیپٹن شیام نے
اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران نے جیسے ہی کار جولیا کے فلیٹ کے قریب پارکنگ میں
لے جا کر روکی وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ اس نے وہاں تقریباً
پوری سیکرٹ سروس کی کاریں موجود دیکھیں۔

" یہ سب یہاں کیا کر رہے ہیں"...... عمران نے حیرت بھرے
لہجے میں کہا اور کار سے نیچے اتر کر تیز تیز قدم اٹھاتا سیڑھیوں کی طرف
بڑھتا چلا گیا۔ اس نے جولیا کو کہہ دیا تھا کہ وہ تنویر، صفدر، کیپٹن
شکیل اور صالحہ کو اپنے فلیٹ پر بلا لے تا کہ وہ خود بھی وہاں پہنچ کر
اس کیس کے سلسلے میں ضروری معاملات کو نمٹا سکے۔ اس کے بعد
وہ مشن پر روانہ ہو جائیں گے۔ لیکن اب یہاں پہنچ کر وہ دیکھ رہا تھا
کہ پوری سیکرٹ سروس کی کاریں موجود ہیں تو اس کو واقعی بے حد
حیرت ہو رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد اس نے فلیٹ کے بند دروازے پر
مخصوص انداز میں دستک دی حالانکہ یہاں کال بیل اور ڈور فون

موجود تھا لیکن اس نے کال بیل کا بٹن پریس کرنے کی بجائے دہ
دی تھی۔

"کون ہے"...... چند لمحوں بعد ڈور فون سے جولیا کی آواز
دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن)"...... عمران
باقاعدہ پورا نام بتاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی کٹک کی
سی آواز سنائی دی تو عمران سمجھ گیا کہ ڈور فون آف کیا گیا ہے۔
لمحوں بعد دروازہ کھل گیا۔ دروازہ کھولنے والا نعمانی تھا۔

"ارے تم یہاں۔ خیریت"...... عمران نے چونک کر اندر دا
ہوتے ہوئے کہا۔

"کیوں۔ ہمارے یہاں آنے پر خیریت کو کیا ہو جاسکتا ہے"
نعمانی نے دروازہ بند کر کے مسکرا کر کہا۔

"میں نے طالب علموں کو لیکچر دینا تھا اور وائس چانسلر سیکر
سروس یونیورسٹی نے بتایا تھا کہ یہاں صرف پانچ طالب علم ہو
گے۔ جولیا، صالحہ، صفدر اور کیپٹن شکیل اور اس نے مجھے پانچ طالب
علموں کے لیکچر کی فیس ادا کرنے کا وعدہ کیا ہے جبکہ تم یہاں مو
ہو۔ اب ظاہر ہے تم بھی لیکچر میں شامل ہو جاؤ گے تو تمہاری
کون دے گا"...... عمران نے کمرے میں پہنچتے پہنچتے پوری تقر
ڈالی۔

"آپ کو فیس مل جائے گی۔ بے فکر رہیں"...... نعمانی

مسکراتے ہوئے کہا اور عمران جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا تو بے
ختیار اچھل پڑا۔

"ارے۔ ارے۔ یہ تو صریحاً بے ایمانی ہے۔ یہ بددیانتی ہے۔
تحصال ہے کہ پانچ طالب علموں کی فیس دے کر لیکچر کے لئے
ری کلاس بھجوا دی جائے"...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیا ہوا عمران صاحب۔ کیا ہوا"...... صدیقی نے مسکراتے
ئے کہا۔

"ابھی تک تو کچھ نہیں ہوا البتہ پوری بارات کے اکٹھے ہونے
کے بعد شاید کچھ ہو جائے"...... عمران نے کہا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔

"عمران صاحب کہہ رہے ہیں کہ چیف نے انہیں پانچ طالب
علموں کو لیکچر دینے کے لئے بھیجا ہے اور پانچ طالب علموں کی فیس
دینے کا وعدہ کیا ہے جبکہ یہاں نو افراد موجود ہیں اس لئے چیف نے
یادتی کی ہے"...... نعمانی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے جولیا
ر صالحہ دونوں کچن سے باہر آگئیں۔ انہوں نے ٹرے اٹھائے ہوئے
تھے جن میں کافی کے کپ موجود تھے۔

"خواتین چاہے سیکرٹ سروس کی ممبر بن جائیں یا پارلیمنٹ کی۔
م انہیں ہی کرنا پڑتا ہے"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار
ں پڑے۔

"مجھے یہ کام کر کے خوشی ہوتی ہے"...... صالحہ نے مسکراتے
ئے کہا۔

" واہ۔ پھر تو صفدر خوش قسمت ہے"...... عمران نے بے سا
کہا تو سب بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

" عمران صاحب۔ آپ یقیناً ہمیں یہاں دیکھ کر حیران ہو
ہیں۔ جس وقت چیف نے جولیا کو مشن کے بارے میں بتایا تھا
وقت میں اور نعمانی یہاں موجود تھے۔ ہم نے مس جولیا سے احتجاج
ہے کہ چیف آخر ہمیں کیوں بیرونی مشن پر نہیں بھیجتا۔ مس
نے کہا کہ وہ تو خود چاہتی ہے کہ پوری ٹیم مشن پر کام کرے
چیف نجانے کیوں چند ممبرز کو بھیج دیتا ہے جس پر میں نے خاور
چوہان کو بھی یہاں بلوا لیا تاکہ چیف سے بات کی جاسکے کہ ہم
صورت میں اس مشن پر کام کریں گے"...... صدیقی نے کہا۔

" ہر صورت میں۔ واہ۔ یہ ہوئی ناں بات مردوں والی"۔ عمرا
نے چونک کر اور بڑے تحسین آمیز لہجے میں کہا تو نہ صرف صدیقی
باقی سب افراد بھی بے اختیار چونک پڑے۔

" ہاں۔ ہر صورت میں ورنہ ہم استعفیٰ دے دیں گے چاہے
کے بعد ہمیں گولی ہی کیوں نہ مار دی جائے"...... صدیقی نے کہا۔

" واہ۔ جذبہ صادق ہونا چاہئے۔ ویری گڈ"...... عمران نے
کی طرح تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

" تو پھر آپ چیف سے بات کریں"...... صدیقی نے کہا تو عم
چونک پڑا۔

" میں بات کروں۔ کیا بات کروں"...... عمران نے حیر

بھرے لہجے میں کہا۔

" ہمارے مشن پر جانے کی"...... صدیقی نے کہا۔

" میں تو تمہاری سروس کا ممبر ہی نہیں ہوں بلکہ کرائے کا آدمی
ہوں۔ تمہاری ڈپٹی چیف یہاں موجود ہے اسے کہو وہ بات کرے"۔
عمران نے کہا۔

" نہیں عمران صاحب۔ یہ بات آپ نے کرنی ہے اور چیف سے
بات منوانی بھی ہے"...... صدیقی نے زور دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن مجھے کیا فائدہ ہوگا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" فائدہ۔ کیسا فائدہ"...... صدیقی نے چونک کر پوچھا۔

" اگر پانچ افراد جائیں تو پانچ کی ذمہ داری مجھے اٹھانا ہوگی کہ ان
بچوں کو میلے کی سیر کرا کر صحیح سلامت واپس لانا ہوگا لیکن اگر نو بچے
ہوئے تو ظاہر ہے ذمہ داری بھی بڑھ جائے گی اور اس بڑھی ہوئی ذمہ
داری کا مجھے کیا ملے گا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" آپ جو کہیں گے وہ ہم آپ کو دیں گے۔ آپ اجازت لے
دیں"...... صدیقی نے کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ سازش پہلے سے مکمل ہے ورنہ صفدر اینڈ
کمپنی اس طرح خاموش نہ بیٹھی ہوتی"...... عمران نے کہا۔

" ہاں عمران صاحب۔ ہم بھی یہی چاہتے ہیں کہ پوری سیکرٹ
سروس مشن پر جائے اور اگر چیف پوری سیکرٹ سروس کو کسی وجہ
سے نہیں بھیجنا چاہتے تو بے شک صدیقی، چوہان، خاور اور نعمانی کو

بھیج دیں۔ہمیں کوئی اعتراض نہ ہو گا"....... صفدر نے کہا۔

"کاش مجھے معلوم ہوتا کہ مجھے مستقبل میں فائدہ ملنے والا ہے میں اپنے پیروں پر خود کلہاڑی نہ مارتا"....... عمران نے بے اختی ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب"....... صدیقی نے چونک کر کہا۔ باقی سب سا بھی اسے حیرت سے دیکھنے لگے تھے۔

"گریٹ لینڈ والے مشن میں چیف نے فورسٹارز کو میرے سا بھجوا دیا تھا۔مشن تو مکمل ہو گیا لیکن میں نے چیف کو رپورٹ د ہوئے لکھ دیا کہ مشن پر کام کرنے کا لطف ہی نہیں آیا کیونکہ تنو غصہ، صفدر کی بزرگانہ شفقت اور کیپٹن شکیل کی ذہانت کے مشن پر کام کرنے کا لطف ہی نہیں آیا اور مجھے یقین ہے کہ اسی چیف نے اس مشن میں تمہارا انتخاب نہیں کیا۔اب تم خود بتاؤ یہ اپنے پیروں پر خود کلہاڑی مارنا نہیں ہے تو اور کیا ہے"....... عمرا نے کہا۔

"ٹھیک ہے عمران صاحب۔ایسے حالات میں ہم کیا کہہ سکتے اس لئے اجازت دیں"....... صدیقی نے قدرے افسردہ سے لہجے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔اس کے اٹھتے ہی چوہان، نعمانی اور خاور بھی ا کھڑے ہوئے۔ان کے چہرے لٹکے ہوئے تھے۔

"عمران صاحب۔اب ہم بھی مشن پر نہیں جائیں گے"۔ صفد نے کہا۔

"نہ جاؤ۔ یہ میرا مسئلہ نہیں ہے۔ تمہارا اور چیف کا مسئلہ ہے"....... عمران نے بڑے بے نیازانہ لہجے میں کہا۔

"تمہارا شکریہ صفدر، لیکن تم جاؤ مشن پر کیونکہ یہ مشن کسی کا ذاتی نہیں ہے بلکہ پاکیشیا کا مشن ہے۔اب یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ ہمارے ساتھ مشن مکمل کرتے ہوئے عمران صاحب کو لطف نہیں آتا اس لئے ہم کیا کر سکتے ہیں"....... صدیقی نے کہا اور واپس مڑنے لگا۔

"ارے۔ارے۔وہ فائدہ۔وہ تو وہیں رہ گیا۔کیا مطلب"۔ عمران نے چونک کر کہا۔

"جب ہم جا ہی نہیں رہے تو پھر کیسا فائدہ"....... صدیقی نے کہا۔

"ارے۔اگر بڑے بڑے زخم مندمل ہو سکتے ہیں تو یہ بے چاری پیروں پر پڑنے والی کلہاڑی کا زخم کس قطار شمار میں آتا ہے۔پہلے مشن میں کوئی فائدہ نہیں ہوا تھا اس لئے بوریت ہوئی اب تم نے فائدے کی بات کی ہے تو کیسی بوریت۔بلکہ اب تو اس بے فیض ٹیم کے ساتھ بوریت ہو گی"....... عمران نے کہا۔

"اچھا۔اب ہم بے فیض ہو گئے۔تم یہودیوں کے بھی باپ ہو"۔جولیا نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"واہ۔کیا خوبصورت لفظ بولا ہے۔باپ۔واہ۔کیوں صفدر"۔ عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے اور جولیا نے منہ دوسری

طرف کر لیا۔

" ہمیں اجازت دیں اور آپ مشن طے کر لیں"...... صدیقی
کہا اور واپس مڑ گیا۔

" ایک منٹ رکو صدیقی۔ میں چیف سے بات کرتی ہوں"۔ ج
نے کہا۔

" نہیں مس جولیا۔ آپ کا شکریہ لیکن اصل مسئلہ تو عمرا
صاحب کا ہے"...... صدیقی نے کہا۔

" عمران کے سر پر جوتیاں ماروں گی۔ تم بیٹھو"...... جولیا۔
غصیلے لہجے میں کہا۔

" یعنی تم۔ اماں بی۔ اوہ۔ اوہ۔ میرا مطلب ہے کہ "......
نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" شٹ اپ۔ جو منہ میں آتا ہے بکواس کر دیتے ہو۔ نانسنس
جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا تو عمران نے اس طرح منہ پر ہا
رکھ لیا جیسے اب ساری زندگی وہ زبان سے کوئی لفظ نہ نکالے گا
سب بے اختیار مسکرا دیئے۔ صدیقی اور اس کے ساتھی بھی بیٹھ گئے
تھے۔ جولیا نے رسیور کی طرف ہاتھ بڑھایا لیکن صفدر نے رسیور
ہاتھ رکھ دیا۔

" مس جولیا آپ کو معلوم ہے کہ چیف نے آپ کی بات نہیں
مانی اس لئے آپ پلیز یہ بات نہ کریں۔ ہاں البتہ اگر عمران صاحب
چاہیں تو پھر پوری ٹیم جا سکتی ہے اس لئے انہیں مجبور کریں"۔ صفد

نے کہا۔

" ہاں۔ ٹھیک ہے۔ چلو عمران تم کرو چیف کو فون اور اس سے
پوری ٹیم کی اجازت لو۔ چلو کرو فون"...... جولیا نے عمران سے
مخاطب ہو کر کہا۔

" مم۔ مم۔ مگر وہ جوتیاں۔ وہ اماں بی۔ وہ۔ وہ"...... عمران نے
اور زیادہ بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" تم کرتے ہو فون یا نہیں"...... جولیا نے اپنے پیر کی طرف ہاتھ
بڑھاتے ہوئے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" ادھر۔ ادھر تنویر بیٹھا ہے۔ اپنا اینگل درست کر لو"...... عمران
نے تنویر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس
پڑے۔

" عمران صاحب پلیز۔ آپ ہمارے بارے میں خود چیف سے
بات کریں۔ ہم یہاں فارغ رہ رہ کر مرجانے کی حد تک بور ہو چکے
ہیں"...... اچانک خاور نے انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا۔

" اوہ۔ مرجانے کی حد تک۔ ویری سیڈ۔ اتنے اچھے ساتھیوں کو
میں کیسے حد پار کرنے دے سکتا ہوں اور پھر تمہارے چیف کی یہ
جرأت کہ مجھے انکار کرے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی
اس نے ہاتھ بڑھا کر درمیانی میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور
تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" ایکسٹو"...... دوسری طرف سے ایکسٹو کی آواز سنائی دی۔

"جناب میں علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بذات خود بلکہ بزبان خود"....... عمران نے بولنا شروع کر دیا لیکن پھر اچانک اس طرح رک گیا جیسے چابی بھرے کھلونے چابی ختم ہو جانے پر اچانک رک جاتے ہیں کیونکہ دوسری طرف سے رسیور رکھ دیا گیا تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اب کیا کیا جائے۔ میرا خیال ہے کہ سر سلطان کو فون کیا جائے"....... عمران نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"کیوں۔ کیا مطلب"....... جولیا نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ارے۔ تم نے دیکھا نہیں کہ تمہارا چیف کس قدر کمزور ہو چکا ہے کہ اس سے دو منٹ تک رسیور بھی نہیں اٹھایا جاتا۔ اس کے ہاتھ سے رسیور ہی گر گیا ہے اور مجھے تو معلوم نہیں کہ اسے کون سا ڈاکٹر دیکھ سکتا ہے۔ یقیناً سر سلطان کو معلوم ہو گا"....... عمران نے کہا اور جلدی سے کریڈل دبا کر اس نے دوبارہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے لیکن اس بار صدیقی نے اٹھ کر کریڈل پر ہاتھ رکھ دیا۔

"بس عمران صاحب۔ کافی ہے۔ اب ہم خود نہیں جانا چاہتے اس لئے اب اجازت"....... صدیقی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑا اور تیزی سے دروازے سے باہر چلا گیا۔ اس کے پیچھے باقی سٹارز بھی باہر چلے گئے۔ چند لمحوں بعد دروازہ بند ہونے کی آواز سنائی دی۔

"یہ بہت برا ہوا اور اب آپس میں اختلافات بڑھیں گے"۔ صفدر

نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ چیف کو اس کی رپورٹ دے دی جائے۔ وہ یقیناً اس کا کوئی حل نکال لے گا"....... جولیا نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"حل میں بتا دیتا ہوں۔ صدیقی اور اس کے ساتھیوں کے ڈیتھ وارنٹ جاری ہو جائیں گے اور ان پر عمل درآمد بھی تمہیں ہی کرنا پڑے گا"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیوں۔ ڈیتھ وارنٹ کیوں"....... جولیا نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چیف نے جب ان کا انتخاب نہیں کیا تو اس میں چیف کی کوئی مصلحت ہو گی لیکن صدیقی اور اس کے ساتھیوں نے جس انداز میں یہاں باتیں کی ہیں اس سے محسوس ہوتا ہے کہ ان کے خیال کے مطابق چیف ان کی بجائے آپ لوگوں کو ترجیح دیتا ہے اور چیف اس قسم کا خیال ہی برداشت نہیں کر سکتا اس لئے ہو گا یہی کہ ان کے ڈیتھ وارنٹ جاری ہو جائیں گے تاکہ آئندہ یہ مسئلہ سامنے ہی نہ آ سکے"....... عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"پھر تو میں چیف کو رپورٹ نہیں دیتی"....... جولیا نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"لیکن مس جولیا۔ چیف کو بہرحال معلوم ہو جائے گا۔ عمران صاحب آپ اس کا کوئی حل نکالیں۔ پلیز"....... صفدر نے کہا۔

"اگر صالحہ کہے تو میں حل نکال دیتا ہوں"....... عمران نے کہا تو خاموش بیٹھی ہوئی صالحہ بے اختیار چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یہ میرا نام آپ نے خصوصی طور پر کیوں لیا ہے"....... صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ تم مسلسل خاموش بیٹھی ہوئی ہو۔ یوں لگتا ہے کہ تمہیں نہ فورسٹارز سے کوئی دلچسپی ہے اور نہ ان دم کٹے سٹارز سے"....... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب۔ آپ نے ہمیں دم کٹے سٹارز کس خوشی میں کہہ دیا ہے"....... صفدر نے کہا۔

"چلو تم دم دار بن جاؤ۔ مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ البتہ تنویر سے پوچھ لو کہ وہ بھی دم دار بننا چاہتا ہے یا نہیں"....... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"تم میرے بارے میں کوئی بات نہ کیا کرو۔ سمجھے"....... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں تو صالحہ سے کہہ رہا ہوں کہ اگر وہ کہہ دے تو میں چیف سے بات کر سکتا ہوں"....... عمران نے کہا۔

"ویسے عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ ٹیم کا انتخاب چیف نہیں کرتا بلکہ آپ خود کرتے ہیں۔ چیف صرف جولیا کو اطلاع دیتا ہے"....... صالحہ نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران سمیت

سب چونک پڑے۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے صالحہ۔ ٹیم کا انتخاب چیف خود کرتا ہے"....... جولیا نے کہا۔

"میرا خیال درست ہے مس جولیا کیونکہ ابھی عمران صاحب نے خود کہا ہے کہ صدیقی اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ مشن مکمل کرنے کا انہیں لطف نہیں آیا اور انہوں نے چیف کو رپورٹ دیتے ہوئے یہ بات لکھ دی۔ اس کے بعد چیف نے انہیں مشن پر کام نہیں دیا۔ اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ چیف کا مقصد اصل میں مشن مکمل کرانا ہوتا ہے اور چونکہ لیڈر عمران ہوتا ہے اس لئے عمران صاحب کی پسند ناپسند کے مطابق ٹیم کا انتخاب ہوتا ہے"۔ صالحہ نے باقاعدہ دلیل دیتے ہوئے کہا۔

"صالحہ کی بات میں وزن تو ہے"....... صفدر نے بے اختیار کہا۔

"سینڈل بھی بڑے وزنی ہیں"....... عمران نے بے ساختہ کہا تو کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا حتیٰ کہ صالحہ بھی بے اختیار ہنس پڑی تھی۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جولیا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"جولیا بول رہی ہوں"....... جولیا نے کہا۔

"ایکسٹو"....... دوسری طرف سے چیف کی آواز سنائی دی۔

"یس باس"....... جولیا کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"عمران یہاں موجود ہے"....... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"یس باس"...... جولیا نے جواب دیا۔

"اس نے مشن کے بارے میں تمہیں کیا بتایا ہے"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"کچھ نہیں باس۔ ابھی تو ویسے ہی جنرل بات چیت ہو رہی ہے"...... جولیا نے کہا۔

"رسیور عمران کو دو"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو جولیا نے رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔ اس کے ساتھ ہی جولیا نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بذات خود بلکہ بزبان خود بول رہا ہوں جناب عالی وقار چیف آف پاکیشیا سیکرٹ سروس صاحب"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"تم اس مشن میں دلچسپی نہیں لے رہے۔ کیوں"...... چیف کے لہجے میں پھنکار تھی۔

"جناب۔ دل ہو تو میں دلچسپی لوں لیکن دل تو پہلے ہی کسی دوسرے کے ساتھ چسپاں ہو چکا ہے"...... عمران نے کہا تو جولیا نے اس طرح آنکھیں نکالیں جیسے ابھی عمران کو کچا چبا جائے گی۔

"اوکے۔ اگر تم سیکرٹ سروس کے لئے کام نہیں کرنا چاہتے تو میں تمہیں مجبور نہیں کروں گا۔ رسیور جولیا کو دو"...... دوسری طرف سے انتہائی سرد لہجے میں کہا گیا تو عمران نے منہ بناتے ہوئے رسیور جولیا کی طرف بڑھا دیا۔

"یس باس۔ جولیا بول رہی ہوں"...... جولیا نے کہا۔

"جولیا، عمران کی بجائے اب تم اس مشن کی لیڈر ہو اور ٹیم تم لے جاؤ گی مشن پر۔ مختصر طور پر تمہیں پس منظر بتا دیتا ہوں۔ باقی پلاننگ تم خود کر لینا"...... بلیک زیرو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سرگام پہاڑی علاقے میں خفیہ لیبارٹری اور ڈاکٹر ہریش چند کے بارے میں بھی بتا دیا۔

"باس۔ عمران یقیناً کام کرے گا۔ آپ بے فکر رہیں"۔ جولیا نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم بھی اس مشن پر کام نہیں کرنا چاہتی"...... چیف کا لہجہ یکلخت مزید سرد ہو گیا۔

"اوہ نہیں باس۔ میں بھلا کیسے انکار کر سکتی ہوں۔ میں تو عمران کے بارے میں کہہ رہی تھی"...... جولیا نے بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"عمران کو اگر تم ساتھ لے جانا چاہتی ہو تو لے جاؤ لیکن میری طرف سے وہ فارغ ہے اور آئندہ اب اسے سیکرٹ سروس کے لئے ہائر نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی کسی طرح کی پیمنٹ کی جائے گی"۔ دوسری طرف سے انتہائی سرد لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جولیا نے انتہائی ڈھیلے انداز میں رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"اب لطف آئے گا مشن پر کام کرنے کا"...... تنویر نے یکلخت

مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب مجھے اجازت ہے مس جولیا"...... عمران نے کہا اور اٹھ کھ
ہوا۔

"تم میرے ساتھ جاؤ گے اور ہمارے تم لیڈر رہو۔ باقی رہا تمہا
چیف تو وہ میرے ذمے"...... جولیا نے کہا۔

"اس ہمدردی کا شکریہ مس جولیا۔ عمران کے بازوؤں میں ابھ
دم خم ہے۔ وہ اپنا شکار خود کر سکتا ہے۔ اسے کسی سے خیرات لینے ک
ضرورت نہیں ہے اور یہ بھی سن لو کہ اب تک میں جان بوجھ کر
تمہارے چیف کو طرح دیتا رہا ہوں ورنہ میں چاہوں تو چیف
صاحب سڑکوں پر جوتیاں چٹخاتے نظر آئیں"...... عمران نے انتہائی
غصیلے لہجے میں کہا۔

"شٹ اپ۔ چیف کے خلاف بات کی تو گولی مار دوں گا"۔ تنویر
نے بھڑکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ حیرت ہے کہ آپ بھی اس حد تک جذباتی ہو
گئے ہیں"...... اس بار کیپٹن شکیل نے کہا۔

"یہ خودی کا مسئلہ ہے کیپٹن شکیل۔ خدمات کا نہیں۔ تمہارے
چیف نے میری خودی اور انا پر ضرب لگائی ہے"...... عمران کا لہجہ پہلے
کی طرح غصیلا تھا۔

"یہ مشن ہی غلط ہے جس کے آغاز میں ہی یہ حال ہے تو نجانے
آگے کیا ہو گا"...... صالحہ نے کہا۔

"عمران صاحب پلیز آپ اس کا کوئی حل نکالیں"...... اچانک
در نے اٹھ کر عمران کے قریب آ کر بیٹھتے ہوئے انتہائی منت
ے لہجے میں کہا تو عمران اس کے اس انداز پر بے اختیار کھلکھلا کر
ا پڑا۔

"ارے۔ ارے۔ اس قدر سنجیدہ ہونے کی ضرورت نہیں۔ بے
رہو۔ پاکیشیا کے مفادات مجھے تمہارے چیف سے بھی زیادہ عزیز
ہ۔ میں ابھی سارا معاملہ سیدھا کرتا ہوں"...... عمران نے کہا اور
کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر
ن کرنے شروع کر دیئے لیکن اسے نمبر پریس کرتا دیکھ کر وہ سب
ک پڑے کیونکہ عمران ایکسٹو کی بجائے اپنے فلیٹ کے نمبر پریس
رہا تھا۔

"سلیمان بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف
سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں سلیمان"...... عمران نے کہا۔

"جی صاحب"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میں ہمیشہ کے لئے پاکیشیا چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ کیا تم میرے
اتھ جاؤ گے یا یہاں رہنا پسند کرو گے"...... عمران نے کہا تو عمران
کے سارے ساتھی حیرت سے اسے دیکھنے لگے۔

"آپ کہاں جانا چاہتے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کہیں بھی۔ جہاں میری عزت کی جائے۔ جہاں میری محنت کو

قدر کی نگاہ سے دیکھا جائے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے ج
دیا۔

"یہاں کیا ہوا ہے"...... سلیمان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں ک

"یہاں تو چیف مجھ سے بات ہی نہیں کرتا۔ میں نے انہیں
کیا اور اپنا تعارف کرایا تو چیف نے رسیور ہی رکھ دیا۔ چیف
مجھے ٹیم کی لیڈر شپ سے بھی ہٹا دیا ہے بغیر میری بات سنے"۔ عم
نے باقاعدہ احتجاج کرتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے ک
عام سا آدمی کسی بڑے عہدے دار کے سامنے احتجاج کر رہا ہو۔

"آپ کی شکایات دور کر دی جائیں تو پھر"...... دوسری طر
سے کہا گیا۔

"تو ظاہر ہے پھر مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے"...... عمران
مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں چیف سے خود درخواست کرتا ہوں اور
یقین ہے کہ چیف میری بات پر توجہ دے گا۔ آپ کہاں سے فون
رہے ہیں"...... سلیمان نے کہا۔

"جولیا کے فلیٹ سے"...... عمران نے جواب دیا۔

"بے فکر رہیں۔ آپ کی شکایات دور ہو جائیں گی"...... سلیما
نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا
عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"اب میں دیکھتا ہوں کہ چیف کیسے میری بات نہیں سنتا"

مران نے اس طرح یقینی اور مسرت بھرے لہجے میں کہا جیسے چیف
سلیمان کا ادنیٰ ماتحت ہو اور عمران نے کسی بڑے عہدیدار سے
سفارش کرائی ہو۔

"یہ کیا ڈرامہ ہے عمران صاحب"...... صفدر سے نہ رہا گیا تو وہ
ل ہی پڑا۔

"ابھی پردہ اٹھے گا تو تمہیں ڈرامہ نظر آ جائے گا"...... عمران نے
ا۔

"سلیمان کی کیا حیثیت ہے کہ چیف سے بات بھی کر سکے۔ تم
اید ہمیں احمق سمجھتے ہو۔ چلو جولیا کام کی بات کرو۔ یہ تو خود بھی
ول آدمی ہے اور دوسروں کو بھی فضول کاموں میں ملوث کر دیتا
ہ"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم نے آخر کیا سوچ کر سلیمان کو فون کیا ہے اور سلیمان کیوں
ا قدر سنجیدگی سے بات کر رہا تھا۔ کیا حیثیت ہے سلیمان کی"۔
لیا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"سلیمان میرا باورچی ہے اور اماں بی کا لاڈلا ہے۔ بس"۔ عمران
نے کہا۔

"تو پھر تم نے اسے چیف کے بارے میں کیوں کہا ہے"۔ جولیا
نے کہا۔

"ابھی معلوم ہو جائے گا"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے
کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور جولیا نے ہاتھ بڑھا

کر رسیور اٹھا لیا۔

"جولیا بول رہی ہوں"....... جولیا نے کہا۔

"ایکسٹو"....... دوسری طرف سے چیف کی آواز سنائی دی۔

"یس باس"....... جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"عمران یہاں موجود ہے"....... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"یس باس"....... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"اسے رسیور دو"....... ایکسٹو نے کہا تو جولیا نے رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بزبان خود بدہان خود بول رہا ہوں"....... عمران نے پہلے کی طرح اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"تم نے سلیمان کو کیا کہا ہے کہ تمہاری بات نہیں سنی جاتی تمہاری قدر نہیں کی جاتی حالانکہ میرے خیال میں سب سے زیادہ بات بھی تمہاری ہی سنی جاتی ہے اور تمہاری قدر کیا یہ کم ہے کہ تم جیسے آدمی کو میں اپنا نمائندہ بنا کر بھیجتا ہوں۔ اس کے باوجود تم نے یہ بات کی ہے"....... دوسری طرف سے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا گیا۔

"جناب۔ آپ نے میری بات سنے بغیر رسیور رکھ دیا تھا اس لئے مجبوراً مجھے عالی جناب آل ورلڈ کلس ایسوسی ایشن کے صدر سے درخواست کرنا پڑی"....... عمران نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

ساتھ ہی وہ معنی خیز نظروں سے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھ رہا تھا اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر شدید ترین حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"میرے پاس تمہاری بکواس سننے کا وقت نہیں ہوتا سمجھے۔ اور سنو۔ سلیمان نے تمہاری طرف سے معافی مانگی ہے اور سلیمان کی میں اس لئے عزت کرتا ہوں کہ وہ انتہائی مخلص اور محب وطن شخص ہے لیکن آئندہ اگر تم نے پاکیشیا چھوڑ کر جانے یا اس قسم کی شکایت کسی سے کی تو دوسرا سانس نہیں لے سکو گے"....... چیف کا لہجہ انتہائی سرد ہو گیا تھا۔

"جناب آپ کی مہربانی ہے لیکن آپ بھی آئندہ مجھ سے بات کرتے ہوئے اس طرح کا رویہ اختیار نہ کریں گے کیونکہ میرے اندر چنگیزی خون ہے"....... عمران نے کہا۔

"میں چاہوں تو تمہارے اندر کا چنگیزی خون چند لمحوں میں بھیڑ بکریوں کے خون میں تبدیل ہو سکتا ہے۔ بہرحال پاکیشیا کے مفاد کی خاطر میں تمہاری لیڈر شپ بحال کرتا ہوں لیکن اب مجھے شکایت نہ آئے"....... چیف نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"دیکھا۔ اسے کہتے ہیں جادو جو سر چڑھ کر بولے۔ کس طرح چیف سیدھا ہوا ہے"....... عمران نے رسیور رکھ کر بڑے فاتحانہ لہجے میں کہا۔

"آج معلوم ہوا ہے کہ چیف ہمارے تصور سے بھی زیادہ بڑے دل کا مالک ہے۔ اس نے سلیمان کی بات مان لی ہے اس لئے کہ وہ مخلص اور محب وطن آدمی ہے۔ ویری گڈ۔ اسے کہتے ہیں عظمت"....... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا تمہیں یقین تھا کہ سلیمان کی بات چیف مان لے گا"۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم سلیمان کو کیا سمجھتی ہو۔ یہ تو میرا دم ہے کہ اسے بھگت رہا ہوں۔ وہ آل ورلڈ ککس ایسوسی ایشن کا صدر ہے۔ اس کی کال پر پورے پاکیشیا کے باورچی خانوں کو تالے لگ سکتے ہیں اور تم خود اندازہ کر سکتی ہو کہ اگر تمام ہوٹل، ریستوران اور کچن وغیرہ بند ہو جائیں تو ملک کا کیا حشر ہو گا"....... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جولیا نے چونک کر فون کی طرف دیکھا اور پھر رسیور اٹھا لیا۔

"جولیا بول رہی ہوں"....... جولیا نے کہا۔

"سلیمان بول رہا ہوں مس جولیا۔ عمران صاحب یہاں ہوں گے"....... دوسری طرف سے سلیمان کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔ چونکہ لاؤڈر کا بٹن پہلے سے ہی آن تھا اس لئے اس کی آواز سب کو سنائی دے رہی تھی۔

"ہاں ہے۔ بات کرو"....... جولیا نے کہا اور رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"چیف صاحب کا فون آپ نے اٹنڈ کر لیا ہو گا"....... دوسری طرف سے سلیمان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ تم نے کمال کر دیا۔ چیف کو سیدھا کر دیا۔ ویری گڈ"۔ عمران نے بڑے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے چیف سے آپ کی خاطر معافی مانگنا پڑی ہے اور یہ چیف صاحب کی عظمت ہے کہ وہ مجھ جیسے باورچی کی نہ صرف بات سنتے ہیں بلکہ وہ میری بات کو اہمیت بھی دیتے ہیں لیکن آپ نے جس طرح معمولی سی بات پر پاکیشیا سے چلے جانے کی دھمکی دی ہے صاحب اس سے میرا دل ٹوٹ گیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ کے اندر پاکیشیا کی محبت نہیں ہے بلکہ آپ صرف اپنی انا کی خاطر ایسا پروپیگنڈہ کرتے رہتے ہیں اس لئے جناب میں اپنے گاؤں واپس جا رہا ہوں۔ میں آپ جیسے آدمی کے ساتھ مزید ایک لمحہ بھی نہیں رہ سکتا۔ اللہ حافظ"....... دوسری طرف سے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا گیا۔

"ارے۔ ارے۔ سنو۔ ایک منٹ پلیز"....... عمران نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اب سننے سنانے کے لئے کیا رہ گیا ہے صاحب"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"وہ۔ وہ میں نے دل سے تھوڑا ہی کہا تھا۔ وہ تو میں نے اس لئے

کہا تھا کہ تم چیف سے میری سفارش کر دو۔ مجھے معلوم ہے کہ چیف
مجھ سے زیادہ تمہاری بات مانتا ہے کیونکہ اسے معلوم ہے کہ جب
میرا دماغ کسی وجہ سے خراب ہو جاتا ہے تو وہ مجھے تمہارا لیکچر سنا کر
دوبارہ درست حالت میں لے آتا ہے"...... عمران نے بڑے منہ
بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ چیف صاحب کی عظمت ہے صاحب کہ وہ مجھ جیسے چھو
آدمی سے نہ صرف بات کر لیتے ہیں بلکہ میری بات مان بھی لیتے ہیں
بہرحال آئندہ اگر آپ نے ایسے الفاظ دوبارہ کہے تو پھر صورت حال
اور بھی ہو سکتی ہے"...... سلیمان نے باقاعدہ دھمکی دیتے ہوئے کہا

" مم۔ مم۔ میری تو کیا میرے ڈیڈی کی بھی توبہ"...... عمرا
نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا کیونکہ دوسری طرف
رسیور رکھ دیا گیا تھا۔

" یہ دونوں چلتے پھرتے ڈرامہ ہیں۔ حیرت ہے نجانے یہ کم
طرح یہ سب کچھ کر لیتے ہیں"...... تنویر نے سب سے پہلے با
کرتے ہوئے کہا۔

" نہیں تنویر۔ یہ ڈرامہ نہیں ہے۔ انسانی عظمت اور وطن
مخلص ہونے کی یہ بہترین مثال ہے۔ سلیمان نے جس طرح عمر
کو دھمکی دی ہے اور پھر جس طرح یہ سلیمان کے سامنے گھگھیایا
اور سلیمان نے جس طرح چیف سے عمران کی طرف سے معافی ما
ہے اور چیف نے جس طرح انتہائی عظمت کا ثبوت دیتے ہو

سلیمان کی بات مان لی ہے ان سب باتوں نے واقعی عظمت کے نئے
پہلوؤں کا ہم پر انکشاف کیا ہے"...... جولیا نے انتہائی عقیدت
بھرے لہجے میں کہا۔

" مس جولیا آپ درست کہہ رہی ہیں۔ سلیمان نے آج واقعی
حیرت انگیز کردار ادا کیا ہے ورنہ مجھے یاد ہے کہ جب عمران نے اسے
تصویروں والے رسالوں کی وجہ سے فلیٹ سے نکالا تھا تو وہ آپ کے
پاس سفارش کے لئے آیا تھا۔ آج عمران نے چیف سے سفارش کے
لئے اسے آگے کیا ہے اور جس انداز میں سلیمان نے اس ساری
صورت حال کو سنبھالا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ نہ صرف عمران
صاحب بلکہ اس کا باورچی سلیمان بھی حیرت انگیز صلاحیتوں کا مالک
ہے"...... صفدر نے کہا۔

" اب یہ ساری تعریفیں چھوڑو۔ ہم نے مشن کے سلسلے میں بھی
کام کرنا ہے"...... تنویر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ارے ہاں۔ وہ مشن تو رہ ہی گیا اس سارے مسئلے میں"۔
عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا
اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" ایکسٹو "...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے چیف کی
مخصوص آواز سنائی دی۔

" علی عمران بول رہا ہوں جناب۔ موجودہ مشن میں ہمیں دو
گروپ بنا کر کام کرنا پڑے گا۔ ایک گروپ ناپال کی طرف سے

سرگام پہنچے گا اور دوسرا گروپ پاکیشیا کی طرف سے آگے بڑھے گا اس لئے میرا خیال ہے کہ اگر آپ فورسٹارز کو بھی اس بار ٹیم میں شامل کر لیں تو زیادہ بہتر ہے۔ باقی یہاں کوئی مسئلہ پیدا ہوا تو آپ اپنے دوسرے سیکشن کو بھی آگے لا سکتے ہیں"...... عمران نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" تم ٹیم کے لیڈر ہو۔ اگر تم ضرورت محسوس کرتے ہو تو تم خود انہیں کال کر سکتے ہو۔ لیکن یہ بات انہیں اچھی طرح سمجھا دینا کہ میں جہاں اپنے ممبرز کی عزت کرتا ہوں وہاں کسی کو اس بات کی اجازت نہیں دے سکتا کہ وہ سروس میں گروپنگ کا تصور بھی ذہنوں میں لے آئیں۔ اس بار میں نے انہیں معاف کر دیا ہے کہ انہوں نے مشن پر کام کرنے کے شوق میں ایسا کیا ہے ورنہ شاید وہ اب تک زندہ اپنی قبروں میں دفن ہو چکے ہوتے"...... چیف نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کریڈل پر ہاتھ رکھ دیا۔

" یہ چیف نجانے کس طرح ہر بات سے باخبر ہو جاتا ہے"۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" وہ چیف ہے اور ہمیں فخر ہے کہ ہمارا چیف ایسا ہے"۔ جولیا نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا تو عمران کے علاوہ باقی سب نے سرہلا کر جولیا کی بات کی تائید کر دی۔ عمران نے کریڈل سے ہاتھ اٹھایا اور ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" صدیقی بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی صدیقی کی آواز سنائی دی۔

" علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

" اوہ عمران صاحب آپ۔ کہاں سے فون کر رہے ہیں"۔ دوسری طرف سے صدیقی نے چونک کر کہا۔

" وہاں سے جہاں پہنچ کر ہم کو بھی ہماری خبر نہیں ملتی"۔ عمران نے بڑے رومانٹک لہجے میں کہا۔

" مطلب ہے کہ آپ مس جولیا کے فلیٹ میں موجود ہیں۔ حکم فرمائیں"...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تم اپنے باقی سٹارز کے ساتھ فوراً یہاں پہنچ جاؤ کیونکہ چیف نے تمہارے بارے میں حکم دیا ہے کہ تم بھی اس مشن میں شامل ہو"...... عمران نے کہا۔

" اوہ۔ آپ نے یقیناً چیف سے درخواست کی ہو گی۔ اس کی کیا ضرورت تھی عمران صاحب"...... دوسری طرف سے صدیقی کی آواز سنائی دی۔ اس کا لہجہ صاف بتا رہا تھا کہ وہ منہ بنا کر بات کر رہا ہے۔

" شکر کرو کہ تم اور تمہارے ساتھی زندہ ہیں۔ چیف نے تمہارے بارے میں جو کچھ کہا ہے وہ تم یہاں آکر جولیا سے پوچھ سکتے ہو۔ فوراً پہنچو ورنہ پھر تمہاری خبر بھی نہ ہو گی اخباروں میں"۔ عمران

نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

" عمران صاحب۔ کیا آپ نے واقعی اس بار دو گروپوں کی صورت میں مشن پر کام کرنے کا سوچا ہے حالانکہ ہم نے اکثر دیکھا ہے کہ دو گروپوں میں جب بھی کام کیا جائے نتیجہ آخر کار یہی نکلتا ہے کہ ہمیں پھر اکٹھے ہو کر کام کرنا پڑتا ہے"...... صفدر نے کہا۔

" میں نقشہ لے آیا ہوں۔ اب تم لوگوں سے مشن کے سلسلے میں بات ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا اور جیب سے ایک تہہ شدہ نقشہ نکال کر اس نے درمیانی میز پر پھیلا دیا۔

" یہ ہے سرگام پہاڑی علاقہ جہاں ڈاکٹر ہریش چند اور اس کی لیبارٹری موجود ہے اور یہ ہے ناپال کی سرحد۔ اب سب سے آسان اور سیدھا طریقہ تو یہ ہے کہ ہم ناپال سرحد سے کافرستان میں داخل ہوں اور سیدھے سرگام لیبارٹری پر پہنچ جائیں جبکہ ادھر پاکیشیا سے اگر ہم کافرستان میں داخل ہوئے تو ہمیں پورا کافرستان کراس کر کے یہاں پہنچنا پڑے گا اور سرگام پہاڑیوں کے بارے میں جو کچھ مجھے معلوم ہے اس کے مطابق یہ ناپال کی سرحد کی طرف تو عام سی پہاڑیاں ہیں لیکن عقبی طرف ان کی ساخت ایسی ہے کہ اسے سوائے ہیلی کاپٹر کے اور کسی طرح عبور نہیں کیا جا سکتا۔ عقبی طرف سے یہ پہاڑیاں سلیٹ کی طرح سپاٹ اور پنسل کی طرح سیدھی ہیں اور یقیناً شاگل اب اتنا تجربہ کار ضرور ہو گیا ہے کہ وہ یہی سوچے گا کہ ہم ناپال کی سرحد کی طرف سے اندر داخل ہوں گے اس لئے لازماً اس

نے اس طرف جال پھانا ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ ہم اسے الجھانے کے لئے ناپال کی سرحد کی طرف سے داخل ہوں جبکہ صدیقی اور اس کے ساتھی عقبی طرف سے یہاں پہنچیں اور لیبارٹری کو ٹریس کر کے اسے تباہ کر دیں اور ڈاکٹر ہریش چند کو ہلاک کر دیں"۔ عمران نے کہا۔

" لیکن ہو سکتا ہے کہ دوسری طرف کافرستان کی کوئی اور ایجنسی موجود ہو"...... صفدر نے کہا۔

" اوہ ہاں۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

" لیکن عمران صاحب۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ مطمئن ہوں کہ سیکرٹ سروس کو خلائی سیاروں کے کھیل کے بارے میں کچھ علم نہیں ہو سکتا اس لئے انہوں نے اس انداز میں سوچا ہی نہ ہو جس انداز میں آپ سوچ رہے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" تمہاری بات درست ہے۔ ہم سب کچھ اپنے طور پر طے کئے بیٹھے ہیں۔ واقعی وہاں کی صورت حال معلوم کرنے کے بعد ہی کوئی پلان بنایا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے شاگل کی مخصوص آواز سنائی دی۔ عمران نے اس کا کوئی خصوصی نمبر پریس کیا تھا جس کی وجہ سے اس نے براہ راست کال اٹنڈ کی تھی۔

" ارے۔ تم دارالحکومت میں بیٹھے ہو۔ حیرت ہے۔ میں سمجھا تھا

که سرگام پہاڑیوں میں تمہارا اڈا ہوگا"...... عمران نے کہا۔

"اوہ ۔ اوہ تم ۔ عمران تم ۔ کیا مطلب ۔ سرگام پہاڑیوں میں کیا ہو رہا ہے ۔ تم کیا کہنا چاہتے ہو"...... شاگل نے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں نے سنا ہے کہ سرگام پہاڑیوں پر ایسے درخت ہیں جن پر عقل کے پھل لگتے ہیں اور تمہیں ان پھلوں کی واقعی بے حد ضرورت ہے کیونکہ دوسری ایجنسیاں بہرحال وہاں کام کر رہی ہیں"۔ عمران نے جان بوجھ کر اس انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ کون سی ایجنسیوں کی بات کر رہے ہو"...... شاگل نے اور زیادہ بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اب یہ بھی میں بتاؤں۔ تم سیکرٹ سروس کے چیف ہو۔ اس کے باوجود مجھ سے پوچھ رہے ہو"...... عمران نے کہا۔

"تم پر کوئی الہام تو نہیں اترتا۔ آخر تم کیسے وہاں پاکیشیا میں بیٹھے بیٹھے سب کچھ معلوم کر لیتے ہو۔ تمہیں کس طرح سپیشل ایجنسی کے بارے میں معلوم ہو سکتا ہے حالانکہ وہ ابھی حال ہی میں وجود میں آئی ہے اور میں خود ان سے واقف نہیں ہوں"...... شاگل نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا کیونکہ سپیشل ایجنسی والی بات اس کے لئے بھی نئی تھی۔

"اس کا مطلب ہے کہ پرائم منسٹر سے تمہاری پی آر درست نہیں ہے ورنہ یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ وہ کافرستان سیکرٹ سروس کو چھوڑ کر

نئے لوگوں کو سامنے لے آئے"...... عمران نے کہا۔

"پھر وہی بات۔ تمہیں کیسے اطلاع مل گئی کہ سپیشل ایجنسی کو پرائم منسٹر صاحب براہ راست ڈیل کر رہے ہیں"...... شاگل نے کہا۔

"اسے چھوڑو۔ میں نے جو پوچھا ہے اس کا جواب دو"...... عمران نے کہا۔

"مجھے کیا معلوم ہے اور کیا نہیں اسے چھوڑو۔ البتہ یہ بتا دوں کہ اب میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ چاہے کچھ بھی کیوں نہ ہو جائے تم اس بار جیسے ہی کافرستان میں داخل ہوئے تمہاری موت تم پر جھپٹ پڑے گی"...... شاگل نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ارے ۔ ارے ۔ تم تو دارالحکومت میں بیٹھے ہو۔ کیا تمہارے پاس موت اس قدر تیز رفتار ہے جو ایک لمحے میں دارالحکومت سے ناپال کی سرحد پر واقع سرگام پہاڑیوں پر پہنچ جائے گی"...... عمران نے کہا۔

"ناپال کی سرحد اور سرگام پہاڑیوں کے درمیان بہرحال فاصلہ موجود ہے لیکن تم یہ فاصلہ کسی صورت بھی طے نہ کر سکو گے۔ یہ میرا دعویٰ ہے"...... شاگل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ناٹران بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ناٹران کی آواز

سنائی دی۔

" علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

" اوہ عمران صاحب آپ۔ فرمایئے کیسے یاد کیا ہے"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

" ہم نے کافرستان کے پہاڑی علاقے سرگام میں ایک مشن مکمل کرنا ہے اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ سرگام پہاڑی علاقے میں کافرستان کی کوئی نئی سپیشل ایجنسی کام کر رہی ہے جو براہ راست پرائم منسٹر کے تحت ہے۔ اس کے بارے میں تفصیلات معلوم کرنی ہیں"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" ایجنسی کے بارے میں تفصیلات کا تو مجھے علم ہے لیکن معلوم نہ تھا کہ یہ ایجنسی پاکیشیا کے خلاف بھی استعمال کی جا رہی ہے۔ اس ایجنسی کا چیف ملٹری انٹیلی جنس کا کرنل راٹھور ہے۔ کرنل راٹھور پہلے کرنل فریدی صاحب کے ساتھ بھی کام کرتا رہا اور بتایا گیا ہے کہ یہ انتہائی ذہین، فعال لیکن متحمل مزاج آدمی۔ اس کا اسسٹنٹ کیپٹن شیام ہے۔ اس کے علاوہ ایجنسی میں تقریباً پچاس کے قریب ایجنٹ ہیں جو سب کے سب ملٹری انٹیلی جنس سے یہاں شفٹ کئے گئے ہیں"...... ناٹران نے کہا۔

" کرنل راٹھور کا حلیہ اور قدوقامت کی تفصیل"...... عمران نے کہا۔

" ایک منٹ ہولڈ کریں میں اس کی فائل نکال کر بتاتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ناٹران کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

" ہیلو عمران صاحب۔ کیا آپ لائن پر ہیں"...... ناٹران نے کہا۔

" لائن پر تو نہیں البتہ نکتے پر بیٹھا ہوا ہوں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ناٹران ہنس پڑا لیکن اس کے ساتھ ہی اس نے حلیہ اور قدوقامت کی تفصیل بتا دی۔

" ٹھیک ہے۔ اب مجھے یاد آ گیا ہے یہ آدمی"...... عمران نے کہا۔

" عمران صاحب آپ اگر واقعی ٹیم لے کر کافرستان آ رہے ہیں تو مجھے بھی اس ٹیم میں شامل کر لیں"...... ناٹران نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

" تمہارے بغیر تو ٹیم کام ہی نہ کر سکے گی کیونکہ بہرحال پیاس تو لگتی ہی ہے ٹیم کے کھلاڑیوں کو"...... عمران نے جواب دیا۔

" میرے لئے یہ بھی اعزاز ہو گا عمران صاحب کہ آپ مجھے ٹیم میں ایسے کھلاڑی کے طور پر شامل کر لیں جو ٹیم کو پانی پلانے کا کام کرتا ہے"...... ناٹران نے عمران کی بات کا مطلب سمجھ کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوکے۔ پھر ایسا کرو کہ یہ معلوم کر کے مجھے بتاؤ کہ ناپال کی طرف سے سرگام پہاڑیوں تک اور سرگام پہاڑیوں کی عقبی طرف کی کیا پوزیشن ہے اور یہ بھی معلوم کرو کہ کافرستان سیکرٹ سروس کے

لوگ یا سپیشل ایجنسی کے لوگ وہاں کس انداز میں موجود ہیں تا
ہم اسی انداز میں پلاننگ کر سکیں"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں معلوم کر لوں گا لیکن آپ کو کہاں اطلاع
جائے"...... ناٹران نے کہا۔

"مجھے نہیں چیف کو اطلاع دے دینا خود ہی مجھ تک پہنچ جا
گی"...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ہاتھ ہٹایا اور ایک
بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی چیف کی آواز سنائی دی
عمران نے اسے شاگل سے ہونے والی بات چیت اور پھر ناٹران
ہونے والی بات چیت سے آگاہ کر دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ شاگل اپنی ٹیم کے ساتھ ناپال کی
کے قریب موجود رہے گا اور سرگام پہاڑیوں پر سپیشل ایجنسی مو
ہے اور یہ ساری تیاریاں بتا رہی ہیں کہ انہیں احساس ہو گیا ہے
پاکیشیا سیکرٹ سروس اس مشن پر کام کرے گی"...... چیف
کہا۔

"یس چیف"...... عمران نے کہا۔

"اوکے۔ ناٹران کی طرف سے اطلاع آنے تک تم رک جاؤ
تاکہ بہتر منصوبہ بندی ہو سکے"...... چیف نے کہا اور اس کے
ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"شکر ہے چیف کو بات سمجھانی نہیں پڑی بلکہ وہ خود ہی

ہے"...... عمران نے رسیور رکھتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار مسکرا
دیئے۔ اسی لمحے کال بیل کی آواز سنائی دی۔

"فور سٹارز آئے ہوں گے لیکن انہوں نے آنے میں بہت دیر کر
دی ہے"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ اتنی دیر انہیں لگنی تو نہیں چاہئے"...... جولیا نے کہا جبکہ
صفدر اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد صدیقی
اور اس کے ساتھی اندر داخل ہوئے۔

"بہت دیر لگا دی مہربان آتے آتے"...... عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ مجھے اپنے ساتھیوں کو باقاعدہ منانا پڑا ہے۔ وہ
باقاعدہ روٹھے ہوئے تھے"...... صدیقی نے کہا تو عمران سمیت سب
بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا مطلب۔ کیوں روٹھے ہوئے تھے"...... عمران نے حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ ان کے خیال کے مطابق آپ نے صرف ان کا دل
رکھنے کے لئے انہیں مشن میں شامل کر لیا ہے جبکہ آپ یا چیف ایسا
چاہتے نہیں تھے"...... صدیقی نے کہا۔

"تو آپ لوگ واقعی اس مشن پر نہیں جانا چاہتے"...... عمران کا
لہجہ یکلخت سرد ہو گیا۔

"نہیں۔ اب تو ہم تیار ہیں"...... صدیقی نے کہا۔

"کیوں نعمانی، چوہان اور خاور۔ تم لوگوں کا کیا خیال ہے" عمران نے ان کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ صدیقی آپ سے مذاق کر رہا ہے آپ سیریئس ہو گئے ہیں۔ اصل میں نعمانی بغیر اطلاع کے غائب ہو گیا اس لئے ہمیں اس کی واپسی کا انتظار کرنا پڑا اور جیسے ہی یہ آیا ہم یہاں پہنچ گئے اور ہمیں تو خوشی ہے کہ آپ نے یا چیف نے ہماری بات مان لی ہے اور ہمیں مشن میں شامل کر لیا ہے"۔ چوہان نے کہا۔

"تم نے پہلے جو کچھ کہا تھا اس کی اطلاع بھی چیف کو مل چکی اور چیف نے جو کچھ تمہارے بارے میں کہا ہے وہ تم جولیا معلوم کر سکتے ہو اور اب جب صدیقی نے روٹھنے والی بات کی تو سمجھ گیا کہ تم لوگوں کی موت کا وقت قدرت کی طرف سے آ گیا کیونکہ اس کے بعد تمہیں چیف نے اور چانس نہیں دینا تھا لیکن ہے کہ معاملہ مذاق تک ہی رہا"...... عمران نے ایک طویل لیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اسی لئے تو آپ اس حد تک سیریئس ہو گئے تھے چیف کو کیسے معلوم ہو سکتا ہے۔ آپ نے بتایا ہو گا"...... نے چونک کر کہا۔

"نہیں۔ میں تو اس وقت سے یہیں موجود ہوں۔ تم جولیا اور دوسرے ساتھیوں سے پوچھ لو"...... عمران نے کہا۔

"ہم میں سے کسی نے چیف کو کچھ نہیں بتایا لیکن لگتا ہے کہ جیسے چیف یہاں ہمارے درمیان رہتا ہے"...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے وہ ساری بات دوہرا دی جو چیف نے ان کے بارے میں کی تھی تو صدیقی اور اس کے ساتھیوں نے بے اختیار جھرجھری سی لی۔

"عمران صاحب۔ اصل میں ہم یہاں مسلسل بے کار رہ رہ کر اب مرجانے کی حد تک بور ہو چکے ہیں اس لئے ایسی بات ہوئی ہے"...... صدیقی نے کہا۔

"کیوں۔ کیا پاکیشیا میں سماجی برائیوں کا مکمل خاتمہ ہو چکا ہے کہ یہاں کوئی برائی ایسی نہیں رہی جس کے خلاف فور سٹارز کام کر سکیں"...... عمران نے کہا۔

"برائیوں کے خلاف تو فور سٹارز کام کرتے ہی رہتے ہیں عمران صاحب۔ لیکن جو لطف سیکرٹ سروس کے کیس میں آتا ہے وہ ظاہر ہے فور سٹارز کے کیس میں تو نہیں آ سکتا۔ یہ تو ایسے ہی ہے کہ شیر کے شکاری کو مکھیاں مارنے پر لگا دیا جائے اور پھر اسے کہا جائے کہ تمہاری مصروفیات کیا کم ہیں"...... صدیقی نے کہا تو اس بار کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔ عمران بھی صدیقی کی اس خوبصورت تشبیہ پر دل کھول کر ہنس رہا تھا۔

"اب اتنے شیر باقی کہاں رہے ہیں جتنے شکاری ہیں اس لئے مجبوراً بڑے شکاریوں کو مکھیاں مارنے پر ہی گزارہ کرنا پڑتا ہے۔ بہرحال اب

تم اس مشن میں باقاعدہ شامل ہو لیکن یہ خیال رکھنا کہ شیروں
بھی مکھیاں سمجھ کر ہاتھوں سے مارنا نہ شروع کر دو"...... عمران نے
کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔
"ٹھیک ہے۔ ہم تیار ہیں"...... صدیقی نے کہا۔
"اب مسئلہ صرف تیاری کا ہے۔ ناٹران کی طرف سے کال آ
کے بعد ہم منصوبہ بندی کریں گے اور یقیناً ناٹران کی طرف سے کا
آنے میں دو تین روز تو لگ ہی جائیں گے اس لئے فی الحال مکھیا
ہی مارنا پڑیں گی"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو سب سا
ایک بار پھر بے اختیار ہنس پڑے۔

ایک بڑے سے غار میں بچھی ہوئی دری پر موجود فولڈنگ کرسی پر
نل راٹھور بیٹھا ہوا تھا۔ اس غار کو انہوں نے اپنا ہیڈ کوارٹر بنایا
تھا اور یہاں چیکنگ مشینری بھی موجود تھی اور اسلحہ بھی۔ کرنل
ٹھور نے یہاں آکر پہلے تو تمام نگرانی کرنے والی پوسٹوں کو چیک
اور اسے یہ چیکنگ کر کے بے حد اطمینان ہوا تھا کیونکہ اس
نگ سے سرگام پہاڑیوں میں رینگتا ہوا کیڑا بھی ان کی نظروں سے
چ سکتا تھا اور کسی کو اس وقت تک اس چیکنگ کا علم ہی نہ ہو
کتا تھا جب تک کہ وہ خود اس چیکنگ پوائنٹ تک نہ پہنچ جائے
کن اس کے باوجود اس کے چہرے پر الجھن اور پریشانی کے تاثرات
ود تھے کیونکہ چیکنگ کے دوران ہی اس نے دیکھا تھا کہ ان
اڑیوں پر یہاں کے رہنے والے پہاڑی راگور قبیلے کے لوگ بڑے
رانہ انداز میں گھوم پھر رہے تھے اور ان کی تعداد بھی کافی تھی اور

یہی ایک کمزور پوائنٹ تھا کیونکہ عمران اور اس کے ساتھی ان لوگو
کے روپ میں کسی بھی جگہ پہنچ سکتے تھے اس لئے اس نے کیپٹن شیا
کو بھیجا تھا کہ وہ ان راگور افراد کے مکھیا کو بلا لائے۔ تھوڑی دیر بع
کیپٹن شیام ایک بوڑھے مقامی آدمی کے ساتھ اندر داخل ہوا۔ اس
بوڑھے نے دونوں ہاتھ اٹھا کر مخصوص انداز میں سلام کیا۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... کرنل راٹھور نے نرم لہجے میں پوچھا۔

"روبن جناب۔ میرا نام روبن ہے اور میں مکھیا ہو
جناب"...... اس بوڑھے نے ایک بار پھر ہاتھ لہراتے ہوئے کہا۔

"بیٹھ جاؤ کرسی پر"...... کرنل راٹھور نے کہا تو مکھیا مؤدبا
انداز میں کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ ساتھ پڑی ہوئی دوسری کرسی پر کیپٹ
شیام بیٹھ گیا تھا۔

"دیکھو روبن۔ ہمارا تعلق کافرستان تنظیم سے ہے۔ یہاں ا
پہاڑیوں پر حکومت کی ایک خفیہ لیبارٹری ہے جسے تباہ کرنے
غرض سے پاکیشیائی ایجنٹ یہاں آنے والے ہیں اور ہم نے انہ
ہلاک کرنا ہے"...... کرنل راٹھور نے اسے پس منظر بتاتے ہو
کہا۔

"جی صاحب"...... مکھیا نے مختصر سا جواب دیا۔

"ہم نے یہاں ان کی نگرانی کے لئے مشینیں نصب کر ل
لیکن اصل بات یہ ہے کہ یہاں تمہارے قبیلے کے لوگ آزاد
گھومتے پھر رہے ہیں اور دشمن ان کے روپ میں یہاں پہنچ

ہیں"...... کرنل راٹھور نے کہا۔

"یہ ہماری پہاڑیاں ہیں جناب۔ ہم یہاں نہیں گھومیں پھریں گے
تو اور کہاں جائیں گے"...... بوڑھے مکھیا نے کہا۔ اسے شاید باقی
باتوں کی سمجھ نہ آسکی تھی۔

"یہاں تمہارے قبیلے کے کل کتنے لوگ رہتے ہیں"...... کرنل
راٹھور نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہمارے قبیلے کی تعداد دو ہزار کے لگ بھگ ہے جناب"۔ مکھیا
نے جواب دیا۔

"اوہ۔ یہ تو بہت زیادہ تعداد ہے۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم
وگ دو ماہ کے لئے سرگام پہاڑیوں سے کہیں دور چلے جاؤ"۔ کرنل
اٹھور نے کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہے جناب۔ ہم صدیوں سے یہاں رہ رہے ہیں
ل لئے ہم کہاں جا سکتے ہیں اور ہم کھائیں گے کہاں سے
ناب"...... مکھیا نے چونک کر اور قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"پھر دوسری صورت یہ ہے کہ تمہارے پورے قبیلے کو موت کے
ماٹ اتار دیا جائے"...... کرنل راٹھور نے یکلخت انتہائی غصیلے لہجے
ما کہا۔

"یہ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں جناب"...... مکھیا کی حالت دیکھنے
الی ہو گئی تھی۔

"سنو مکھیا۔ حکومت دو ماہ تک تمہارے قبیلے کو بھاری خرچ دے

دے تو پھر تمہیں یہاں سے جانے پر کوئی اعتراض تو نہیں ہو گا"۔ اچانک کیپٹن شیام نے کہا۔

"خرچہ۔ کیسے۔ کتنا"...... مکھیا نے چونک کر کہا۔

"تم بتاؤ کہ دو ماہ کے لئے تمہارے پورے قبیلے کا کتنا خرچہ ہو سکتا ہے"...... کرنل راٹھور نے کہا۔

"جناب دو ہزار آدمیوں کا خرچہ ہے۔ یہ تو بہت زیادہ ہو گا"۔ مکھیا نے کہا۔

"پھر بھی کتنا ہو گا"...... کرنل راٹھور نے کہا۔

"جناب میرا خیال ہے کہ دو لاکھ روپے تو ہو گا ہی"...... مکھیا نے کہا۔

"اگر تمہیں پانچ لاکھ روپے نقد دے دیئے جائیں تو پھر"۔ کرنل راٹھور نے کہا تو مکھیا بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے اسے اپنے کانوں پر یقین نہ آرہا ہو۔

"پپ۔ پپ۔ پانچ لاکھ۔ کیا آپ واقعی پانچ لاکھ روپے دے رہے ہیں"...... مکھیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ حکومت یہ رقم تمہیں دے سکتی ہے۔ اب بولو۔ کیا اپنے پورے قبیلے کو دو ماہ کے لئے ان پہاڑیوں سے دور کسی اور جگہ لے جا سکتے ہو یا نہیں۔ لیکن یہ سن لو کہ ان دو ماہ میں اگر تمہارا آدمی یہاں نظر آیا تو اسے بغیر کسی اطلاع کے گولی مار دی جائے گی"...... کرنل راٹھور نے کہا۔

"جناب۔ اگر آپ واقعی دو ماہ کے لئے ہمیں پانچ لاکھ روپے دے سکتے ہیں تو میں اپنے پورے قبیلے کو یہاں سے نیلگرام لے جا سکتا ہوں اور جناب دو ماہ تو کیا ہم وہاں تین ماہ بھی گزار سکتے ہیں"۔ مکھیا نے کہا۔

"کتنے گھنٹوں میں یہ پہاڑیاں تم خالی کر سکتے ہو"...... کرنل راٹھور نے کہا۔

"جناب۔ سامان وغیرہ لے جانے میں ایک رات تو لگ ہی جائے گی"...... مکھیا نے کہا۔

"کیپٹن شیام۔ تم ہیلی کاپٹر پر دارالحکومت جاؤ اور وہاں سے خصوصی فنڈ میں سے پانچ لاکھ روپے لے آؤ اور اس مکھیا کو دے دو۔ اور مکھیا تم تیاری شروع کر دو اور آج کی ساری رات میں تمہیں دے رہا ہوں۔ کل صبح اگر تمہارا کوئی آدمی یہاں نظر آیا تو اسے گولی مار دی جائے گی"...... کرنل راٹھور نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں جناب۔ ہمیں کیا ضرورت ہے یہاں آنے کی"...... مکھیا نے کہا تو کرنل راٹھور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آؤ مکھیا"...... کیپٹن شیام نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ مکھیا کو ساتھ لے کر باہر چلا گیا تو کرنل راٹھور نے اطمینان کا طویل سانس لیا کیونکہ اب اس کے نقطہ نظر سے سرگام پہاڑیاں ہر لحاظ سے محفوظ ہو چکی تھیں۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ناپال کے سرحدی شہر ساکڑی کے
ایک ہوٹل کے کمرے میں موجود تھا۔ ساکڑی خاصا بڑا شہر تھا او
ناپال اور کافرستان کی سرحد پر ہی واقع تھا۔ لیکن ساکڑی سے سرحد
فاصلہ تقریباً پچاس کلو میٹر تھا۔ جس علاقے میں ساکڑی شہر تھا وہاں ت
طرف چونکہ تعمیراتی لکڑی کے وسیع جنگل تھے اس لئے ساکڑی ناپال
کا تعمیراتی لکڑی کی تجارت کا سب سے بڑا مرکز تھا اور پورے ناپال
میں لکڑی کے کاروبار سے وابستہ افراد وہاں نہ صرف جاتے رہتے تھ
بلکہ پوری دنیا سے اس کاروبار سے منسلک افراد کا وہاں آنا جانا تھا
اس کے ساتھ ساتھ بے شمار سیاح بھی ان جنگلات کی سیر کے لئے
وہاں آتے جاتے رہتے تھے کیونکہ ان جنگلات میں رہنے والے قبیل
قدیم معاشرت ہی اپنائے ہوئے تھے اور سیاح ان قبیلوں کے قدی
رسم و رواج، ان کے رہن سہن کے طریقے دیکھنے اور ان کی فلمیں

بنانے کے لئے آتے جاتے رہتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ ساکڑی شہر میں
نہ صرف اچھے ہوٹل اور کلب موجود تھے بلکہ وہاں ایک اچھا خاصا ایئر
پورٹ بھی تھا جہاں روزانہ ایک فلائٹ ناپال کے دارالحکومت سے
آتی اور جاتی تھی۔ عمران اور اس کے ساتھی بھی آج اس فلائٹ سے
یہاں پہنچے تھے اور اس وقت ساکڑی کے ایک ہوٹل سانتو کے ایک
کمرے میں موجود تھے۔

"عمران صاحب۔ آپ نے دو گروپ بنانے کی تجویز دی تھی لیکن
اب ہم سب یہاں اکٹھے موجود ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"میرے خیال میں تم نے اس پر اعتراض کیا تھا کہ ان گروپس کا
کوئی فائدہ نہیں ہوتا جبکہ آگے چل کر دونوں گروپ اکٹھے ہو جاتے
ہیں"...... عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"ہاں۔ کہا تو میں نے تھا لیکن اب جبکہ بقول آپ کے ناٹران نے
آپ کو بتا دیا ہے کہ ناپال اور کافرستان کے سرحدی قصبے بھاگل پور
سے لے کر سرگام پہاڑیوں تک شاگل اور اس کا گروپ موجود ہے اور
پہاڑیوں میں سپیشل ایجنسی نے انتہائی سخت نگرانی کا جال پھیلا رکھا
ہے تو پھر اب آپ نے کیا پلان بنایا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ناٹران نے ایک رپورٹ یہ بھی دی ہے کہ سرگام پہاڑیوں میں
صدیوں سے ایک قبیلہ راگور آباد ہے جو تقریباً دو اڑھائی ہزار افراد پر
مشتمل ہے جسے کافرستان حکام نے بھاری دولت دے کر دو ماہ کے
لئے وہاں سے باہر نکال دیا ہے اور اب یہ قبیلہ نیلگرام کی پہاڑیوں

میں جا بسا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس قبیلے کے کسی آدمی سے ملاقات
کر کے ہی وہاں جانے کی منصوبہ بندی کی جائے کیونکہ جو کچھ یہ لوگ
جانتے ہیں وہ نہ ہی شاگل جانتا ہو گا اور نہ ہی کرنل راٹھور اور دوسری
بات یہ کہ ابھی تک ہمیں یہ بھی معلوم نہیں کہ لیبارٹری سرگا
پہاڑیوں میں کہاں واقع ہے"...... عمران نے تفصیل سے بات
کرتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی پاس
پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور
اٹھا لیا۔

"یس۔ مائیکل بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"ناٹران بول رہا ہوں جناب۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں ایک
آدمی کو بطور گائیڈ آپ کے پاس لے آؤں"...... دوسری طرف سے
ناٹران کی آواز سنائی دی۔

"کہاں سے فون کر رہے ہو۔ عمران نے پوچھا۔

"میں ساکڑی سے ہی بات کر رہا ہوں"...... دوسری طرف سے
کہا گیا۔

"اس کا تعلق کیا راگور قبیلے سے ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا تم اس سے مطمئن ہو"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ میں نے پوری تسلی کر لی ہے"...... دوسری طرف سے
کہا گیا۔

"اوکے۔ پھر لے آؤ اسے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اب آپ لوگ اپنے اپنے کمروں میں جا سکتے ہیں۔ صرف جولیا اور
صالحہ یہاں رہ جائیں ورنہ ہمارا گائیڈ کہیں پوری بارات کو دیکھ کر
گھبرا ہی نہ جائے"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار مسکراتے
ہوئے اٹھے اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

"عمران صاحب۔ آپ مس جولیا کو تو چلو کمپنی کے لئے ساتھ
رکھتے ہیں لیکن آپ مجھے کیوں ساتھ رہنے کا حکم دیتے ہیں"...... صالحہ
نے کہا تو جولیا اور عمران دونوں اس کی بات سن کر چونک پڑے۔

"کمپنی۔ کیا مطلب مس صالحہ۔ جولیا ڈپٹی چیف ہے اس لئے اس
کی موجودگی ضروری ہے کیونکہ اس نے چیف کو رپورٹ دینی ہوتی
ہے۔ دوسرے لفظوں میں وہ چیف کی نمائندگی کرتی ہے اس لئے
کمپنی کا کیا سوال۔ اور جہاں تک تمہاری موجودگی کا تعلق ہے تو جولیا
بہرحال خاتون ہے اور بند کمرے میں کسی خاتون کا اکیلے رہنا اخلاقی
طور پر اچھا نہیں سمجھا جا سکتا"...... عمران نے کہا تو جولیا کے چہرے پر
نت مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"آئی ایم سوری عمران صاحب۔ آپ میرے تصور سے بھی زیادہ
عظیم ہیں"...... صالحہ نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"شرمندگی کی کوئی بات نہیں۔ لیکن پلیز آئندہ اپنے ذہن میں
میرے بارے میں تو کیا سیکرٹ سروس کے کسی بھی ممبر بشمول جولیا
کوئی ایسا ویسا خیال مت لے آنا۔ چیف نے ہماری تربیت اس انداز

میں کی ہے کہ پوری دنیا اس وقت پاکیشیا سیکرٹ سروس ے
رہی ہے ورنہ ہمیں کوئی سرخاب کے پر نہیں لگے ہوئے اور
مافوق الفطرت ہیں"...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا
" ٹھیک ہے عمران صاحب۔ اب بات میری سمجھ میر
ہے"...... صالحہ نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی با
دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔
" جا کر دروازہ کھولو صالحہ"...... عمران نے کہا تو صالحہ ا
اس نے جا کر دروازہ کھول دیا۔ دروازے پر ناٹران اور ایک
آدمی موجود تھا۔
" آجاؤ اندر"...... صالحہ نے کہا اور ایک طرف ہٹ گئی تو
اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے وہ مقامی آدمی بھی اندر آ گیا تو صا
دروازہ بند کر دیا۔
" اس کا نام ہاکڑی ہے مسٹر مائیکل اور اس کا تعلق راگور قبی
ہے لیکن یہ گزشتہ چار سالوں سے وہاں سے یہاں ساکڑی میں
ہے"...... ناٹران نے سلام کے بعد کہا۔
" بیٹھو"...... عمران نے کہا اور وہ دونوں بیٹھ گئے۔
" مسٹر ہاکڑی۔ تمہیں معلوم ہے کہ تمہارا قبیلہ اس وقت
ہے"...... عمران نے کہا۔
" جی ہاں۔ ہمارے قبیلے کو کافرستان حکومت نے دو ماہ
سرگام پہاڑیوں سے باہر بھجوا دیا ہے اور اب وہ نیلگرام پہاڑیو

جود ہے۔ حکومت کافرستان نے مکھیا کو پانچ لاکھ روپے ادا کئے
ں"...... ہاکڑی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
" تمہیں اس کی اطلاع کیسے مل گئی"...... عمران نے پوچھا۔
" جناب۔ دو خاندان نیلگرام پہاڑیوں پر جانے کی بجائے یہاں آ
ئے ہیں۔ ان سے مجھے ساری بات کا علم ہوا ہے"...... ہاکڑی نے
اب دیتے ہوئے کہا۔
" تم وہاں سے کب یہاں آئے ہو"...... عمران نے کہا۔
" مجھے چار سال ہو گئے ہیں جناب۔ میری مکھیا سے لڑائی ہو گئی
ی اور مکھیا نے مجھے موت کی سزا دے دی جس پر میں فرار ہو کر
اں پہنچ گیا تھا۔ تب سے یہیں رہ رہا ہوں"...... ہاکڑی نے جواب
یتے ہوئے کہا۔
" دیکھو ہاکڑی۔ سرگام پہاڑیوں میں کہیں سائنسی لیبارٹری بنائی
ئی ہے۔ ظاہر ہے وہاں مشینری وغیرہ بھی پہنچائی گئی ہو گی۔ تعمیراتی
م ہوا ہو گا۔ کیا تمہیں اس بارے میں معلوم ہے"...... عمران نے
ہا۔
" نہیں جناب۔ میرے آنے سے پہلے تو ایسا نہیں ہوا۔ بعد میں ہو
یا ہو تو میں کچھ کہہ نہیں سکتا"...... ہاکڑی نے جواب دیا۔
" جو خاندان یہاں آئے ہیں ان میں سے کوئی آدمی ایسا ہے جو اس
ارے میں بتا سکے۔ تمہیں بھی انعام ملے گا اور اسے بھی"...... عمران
ے کہا۔

"جی ہاں۔ پانگو بے حد ہوشیار اور تیز آدمی ہے۔ اسے سب
کی خبر ہوتی ہے"...... ہاکڑی نے کہا۔

"ٹھیک ہے اسے بلا لو۔ پھر آگے بات ہو گی"...... عمرا
کہا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ میں اسے بلا لاتا ہوں"...... ہاکڑ
اٹھتے ہوئے کہا تو ناٹران بھی اٹھ کھڑا ہوا اور خاموشی سے چل
ہاکڑی کے پیچھے کمرے سے باہر چلا گیا۔

"جو صورت حال وہاں ہے اس صورت حال میں ہم وہاں
جائیں گے۔ وہ لوگ تو ہمیں دیکھتے ہی گولی مار دیں گے"......
نے کہا۔

"ہاں۔ اس بار انہوں نے واقعی حیرت انگیز کام کیا ہے کہ پو
قبیلے کو وہاں سے ہٹا دیا ہے ورنہ اس قبیلے کے افراد کے روپ میں
بہت آسانی سے وہاں کام کر لیتے"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیبارٹری کا محل وقوع معلوم ہونے کے بعد اسے تباہ کرنے
لئے ہمیں بہرحال وہاں جانا تو ہو گا"...... صالحہ نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اس بار ڈائریکٹ ایکشن ہی کام آئے گا"
نے کہا۔

"ظاہر ہے۔ اگر کوئی اور صورت سامنے نہ آئی تو پھر ایسا ہی
پڑے گا"...... عمران نے کہا اور پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد ناٹران
ہاکڑی ایک اور قبائلی کے ساتھ کمرے میں پہنچ گئے۔

"یہ پانگو ہے جناب"...... اس بار ہاکڑی نے تعارف کراتے
ے کہا۔

"پانگو۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ سرگام پہاڑیوں میں حکومت
ستان نے جو لیبارٹری بنائی ہوئی ہے وہ کہاں ہے"...... عمران
کہا۔

"مجھے تو معلوم نہیں ہے جناب"...... پانگو نے بڑے سادہ سے
میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم ہیلی کاپٹر کے بارے میں جانتے ہو"...... عمران نے
کہا۔

"جی ہاں۔ پروں والا جہاز۔ جی ہاں"...... پانگو نے جواب دیا۔

"کیا یہ پروں والے جہاز وہاں آتے جاتے رہتے ہیں"...... عمران
پوچھا۔

"جی ہاں۔ پہلے تو بے شمار آتے تھے اور جاتے تھے۔ اب کم آ جا
رہے ہیں"...... پانگو نے جواب دیا۔

"یہ کہاں اترتے تھے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"وہ جناب۔ سارو کی پہاڑی پر اترتے تھے اور پھر وہیں سے اوپر اٹھ
واپس چلے جاتے تھے"...... پانگو نے جواب دیا۔

"ہاکڑی کیا تم نقشے کو پڑھ لیتے ہو۔ تم خاصے عرصے سے یہاں شہر
ں رہ رہے ہو"...... عمران نے ہاکڑی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی ہاں۔ میں سمجھ لیتا ہوں"...... ہاکڑی نے جواب دیا تو عمران

نے جیب سے ایک تہہ شدہ نقشہ نکالا اور اسے سامنے میز پر کھول
رکھ دیا۔

" یہ ہیں سرگام پہاڑیاں۔ اب تم بتاؤ کہ ان میں سے سار
پہاڑی کون سی ہے"....... عمران نے نقشے پر ایک جگہ انگلی ر
ہوئے کہا تو ہاکڑی نقشے پر جھک گیا۔

" جناب۔ اس کا نام تو درج ہی نہیں ہے"....... ہاکڑی نے کہ
عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" تو تم نام تلاش کر رہے تھے۔ اگر ایسا ہوتا تو اتنا تو پڑھا ہوا
بھی ہوں کہ خود یہ نام پڑھ لیتا۔ تم نے اسے اپنے انداز سے تلا
کرنا ہے۔ یہ اس پہاڑی سلسلے میں آٹھ چھوٹی بڑی لکیریں ظاہر کی
ہیں۔ ان میں سے ایک پہاڑی باقی سلسلے سے قطعی ہٹ کر ہے۔
اس ہٹ کر بنی ہوئی پہاڑی کو نشانی کے طور پر استعمال کرو اور
سوچو کہ اس ہٹ کر بنی ہوئی پہاڑی سے کس طرف وہ پہاڑی ۔
جسے پانگو سارو کی پہاڑی کہہ رہا ہے"....... عمران نے اسے سمجھا
ہوئے کہا۔

" جناب۔ وہ بت والی پہاڑی بھی کہلاتی ہے۔ اس کی چوٹی ک
قریب ایک بڑا سا بت بھی بنا ہوا ہے کسی قدیم دور کا"....... پانگو
نے کہا۔

" وہ یہ ہے جناب۔ سارو کی پہاڑی۔ بالکل یہی ہے"....... ہاکڑی
نے ایک جگہ انگلی رکھتے ہوئے کہا۔

" کیا تمہیں مکمل یقین ہے"....... عمران نے کہا۔

" جی ہاں۔ سو فیصد"....... ہاکڑی نے جواب دیا تو عمران نے
ں ایک چھوٹا سا دائرہ لگا دیا۔

" اب تم دونوں سوچ کر بتاؤ کہ کیا سرگام تک پہنچنے کا کوئی ایسا
ستہ ہے کہ ہم بھاگل پور کے ذریعے وہاں نہ پہنچیں"....... عمران
نے کہا۔

" نہیں جناب۔ باقی سارا علاقہ دلدلی ہے۔ وہاں قطعاً کوئی راستہ
یں ہے۔ پیدل چلنے کا بھی نہیں ہے"....... ان دونوں نے حتمی لہجے
ں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ لیکن جہاں سرگام پہاڑی علاقہ شروع ہوتا
وگا وہاں کوئی بستی وغیرہ تو ہو گی"....... عمران نے کہا۔

" جی ہاں۔ ایک چھوٹی سی بستی ہے وہاں جسے کارٹو بستی کہا جاتا
ہے"....... ہاکڑی نے جواب دیا۔

" بھاگل پور سے کارٹو بستی تک کا فاصلہ کتنا ہے"....... عمران نے
کہا۔

" اتنا ہی جناب جتنا یہاں ساکڑی سے ناپال کی سرحد تک کا
ہے"....... ہاکڑی نے جواب دیا۔

" کیا وہاں تک اور پھر کارٹو بستی تک جیپیں جاتی ہیں یا کاریں۔
کس طرح جاتے ہیں وہاں لوگ"....... عمران نے کہا۔

" جناب۔ کارٹو میں مہاتما بدھ کی ایک زیارت گاہ موجود ہے اس

لئے بھاگل پور سے لوگ وہاں آتے جاتے رہتے ہیں جن میں غیر
بھی ہوتے ہیں۔ کاریں بھی جاتی ہیں اور جیپیں بھی"...... ہاکڑی
جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہاں کارٹو میں غیر ملکیوں یا دوسرے لوگوں کے رہنے کے
انتظامات ہیں"...... عمران نے کہا۔

"جناب۔ وہاں چھوٹے چھوٹے مکانات ہیں جہاں لوگ ر
ہیں۔ اس کا معاوضہ کارٹو کا مکھیا لیتا ہے"...... ہاکڑی نے جوا
دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تمہارا بے حد شکریہ۔ اب تم جا سکتے ہو۔ تمہیں
تمہارا انعام یہ میرا ساتھی دے دے گا"...... عمران نے ناٹران کا نا
لئے بغیر کہا۔

"جی۔ بے حد شکریہ"...... دونوں نے خوش ہوتے ہوئے کہا او
پھر ناٹران سمیت وہ باہر چلے گئے۔

"جولیا۔ اب اپنے ساتھیوں کو بلا لو۔ اب اصل معاملے کا آغا
ہونے والا ہے اور شاید اس بار ہمیں شدید جدوجہد کرنا پڑے"
عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو جولیا نے رسیور اٹھایا اور اس نے دا
نمبر پریس کر کے فون ایکس چینج سے رابطہ کیا اور اسے مارشل سے
رابطہ کرانے کا کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد ہی فون کی گھنٹی
بج اٹھی۔

"یس"...... جولیا نے رسیور اٹھا کر کہا۔

"بات کریں میڈم"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ مارگریٹ بول رہی ہوں۔ مائیکل کے کمرے سے"۔ جولیا
نے کہا۔

"مارشل بول رہا ہوں میڈم"...... دوسری طرف سے صفدر کی
ٓاز سنائی دی۔

"اپنے ساتھیوں سمیت آجاؤ تاکہ ضروری کاروباری معاملات ابھی
طے کر لئے جائیں"...... جولیا نے کہا۔

"یس میڈم"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو جولیا نے رسیور
ھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد صفدر اور دوسرے ساتھی بھی وہاں پہنچ گئے۔

"کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ اب ہم نے مشن کا آغاز کرنا ہے اور ناپال کی سرحد کراس
تے ہی مشن کا آغاز ہو جائے گا اور پھر ہمیں شاید مشن کے اختتام
تک مسلسل ایکشن میں رہنا پڑے اس لئے میں تمہیں بریف کر دینا
ہتا ہوں"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آپ کی مہربانی ہے عمران صاحب"...... صفدر نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

"یہ میری نہیں جولیا کی مہربانی ہے کہ اس نے مجھے حکم دیا ہے کہ
ہیں بریفنگ دوں اور تم جانتے ہو کہ بعد میں حکم ماننا اگر مجبوری ہو
تو اس کی ریہرسل پہلے سے شروع کر دینی چاہئے"...... عمران نے
ت پٹڑی سے اترتے ہوئے کہا۔

"تم نے خواہ مخواہ اس کا شکریہ ادا کر دیا صفدر۔ اچھا بھلا یہ جا رہا تھا اب یہ پٹڑی سے اتر رہا ہے"...... تنویر نے منہ بناتے ہ کہا۔

"عمران صاحب پلیز"...... صفدر نے کہا۔

"اچھا۔ آخر مجھے تم سے انتہائی اہم کام ہے اور جب تک تم تلا نہیں کرو گے یہ کام نہیں ہو سکے گا اور یہ کام بہرحال میری زندگی اس لئے تمہاری بات ماننا پڑتی ہے۔ مجبوری ہے"...... عمران نے کہا سب کے چہروں پر مسکراہٹ تیرنے لگی جبکہ جولیا کے چہرے پر شفق کے رنگ خود بخود کھلتے چلے گئے۔ البتہ تنویر ہونٹ بھینچے اور سپا چہرہ لئے ویسے ہی خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ ظاہر ہے عمران کی بات صرف جولیا سمجھ گئی تھی بلکہ سارے ساتھی بھی سمجھ گئے تھے عمران، صفدر کے خطبہ نکاح یاد کرنے کے بارے میں بات کر تھا۔

"عمران صاحب۔ کیا شاگل اور اس کی سروس بھی ان پہاڑیوں موجود ہے جہاں لیبارٹری ہے یا وہ راستے میں ہے"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران کے چہرے پر سنجیدگی کے تاثرات ا آئے۔

"یہی بات میں تمہیں بتانے والا تھا۔ ناپال کی اس سائیڈ کافرستان میں داخل ہوا جائے تو سب سے پہلے جو سرحدی شہر آتا اور جو خاصا بڑا شہر ہے اس کا نام بھاگل پور ہے۔ بھاگل پور سے سرگا

پہاڑی سلسلہ اتنے فاصلے پر ہے جتنا فاصلہ یہاں سے ناپالی سرحد ہے۔ آخری بستی جو سرگام پہاڑی سلسلے کے آغاز میں ہے اس کا نام کارٹو بستی ہے۔ یہ چھوٹی سی بستی ہے لیکن وہاں مہاتما بدھ کی کوئی زیارت گاہ ہے جس کی وجہ سے مقامی اور غیر ملکی وہاں آتے جاتے رہتے ہیں اور شاگل نے یقیناً اپنا ہیڈ آفس بھاگل پور میں بنایا ہوا ہو گا جبکہ اس کی چیکنگ ہر حالت میں کارٹو تک ہو گی۔ اس راستے کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں ہے کیونکہ سرگام پہاڑی سلسلے تک باقی سارا علاقہ دلدلی ہے اور وہاں سے راستہ نہیں ہے اس لئے ہمیں ہر صورت میں یہاں سے بھاگل پور اور پھر وہاں سے کارٹو جانا ہو گا۔ اب سرگام پہاڑی سلسلے میں وہ لیبارٹری موجود ہے۔ یہ معلوم ہوا ہے کہ یہ درمیانی پہاڑی سارو کی میں انڈر گراؤنڈ بنی ہوئی ہے اور یقیناً اب اسے سیلڈ کر دیا گیا ہو گا۔ اب دوسری اہم بات یہ ہے کہ سرگام پہاڑی سلسلے پر سپیشل ایجنسی موجود ہے۔ وہاں انہوں نے خفیہ چیک پوسٹیں بنائی ہوں گی اور سب سے اہم بات یہ کہ حکومت کافرستان نے ان پہاڑیوں میں رہنے والے پورے قبیلے کو وہاں سے نکال کر کہیں اور بھجوا دیا ہے اس لئے سرگام پہاڑی سلسلے میں سوائے سپیشل ایجنسی کے آدمیوں کے اور کوئی آدمی نہیں ہے اور جیسے ہی کوئی مشکوک آدمی نظر آئے گا وہ اسے بہرحال دشمن سمجھ کر بغیر کسی پوچھ گچھ کے ہلاک کر دیں گے۔ بغیر کسی انکوائری کے بھی۔ جبکہ ہمیں بہرحال کارٹو سے ان پہاڑیوں میں جانا پڑے گا"۔ عمران نے

تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب۔ کیا ہم کسی ہیلی کاپٹر پر وہاں نہیں جا سکتے"۔ صدیقی نے کہا۔

" وہ ممنوعہ ایئر زون قرار دیا جا چکا ہو گا اس لئے ہیلی کاپٹر کو فضا میں ہی ہٹ کر دیا جائے گا اور اگر ہم رات کو وہاں پیراشوٹ سے اتریں تب بھی ہمیں بہرحال چیک کر لیا جائے گا"....... عمران نے جواب دیا۔

" تمہارے ذہن میں اس کا کیا حل ہے"....... جولیا نے کہا۔

" ایک حل ہے اور وہ ہے تنویر کا ڈائریکٹ ایکشن اور بس"۔ عمران نے کہا تو تنویر نے چونک کر عمران کی طرف حیرت بھرے انداز میں دیکھا اور پھر اس کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ بکھرنے لگ گئی۔

" لیکن عمران صاحب۔ اس کا کیا فائدہ ہو گا۔ ہم کارٹو تک بھی نہ پہنچ سکیں گے اور اگر پہنچ بھی گئے تو پھر ان پہاڑیوں پر تو بہرحال ہمارے ڈائریکٹ ایکشن کا نتیجہ الٹا ہمارے خلاف ہی نکلے گا"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

" پھر ایسا ہے کہ ہم اس پورے پہاڑی سلسلے کو ہی ریز بم سے اڑا دیں"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب۔ اگر ہم شاگل اور اس کے ساتھیوں کے میک اپ میں ان پہاڑیوں پر جائیں تو یقیناً ہمیں فوری طور پر گولی نہیں

ماری جائے گی"....... نعمانی نے کہا۔

" کرنل راٹھور جو سپیشل ایجنسی کا چیف ہے وہ شاگل سے قطعی مختلف آدمی ہے، ٹھنڈے ذہن کا۔ اسے فوراً معلوم ہو جائے گا کہ شاگل یا اس کے ساتھیوں کے روپ میں ہم ہیں اس لئے وہ اطمینان سے ہمیں ہلاک کر دے گا"....... عمران نے کہا۔

" تو پھر تم خود بتاؤ کہ اس کا کیا حل ہے"....... جولیا نے کہا۔

" حل میں بتاتی ہوں"....... اچانک صالحہ نے کہا تو سب چونک پڑے۔

" ہم بھاگل پور سے کارٹو جانے کی بجائے کسی اور جگہ سے کافرستان میں داخل ہوں۔ اس علاقے سے جہاں دلدلیں نہ ہوں چاہے وہ علاقہ سرگام پہاڑیوں سے کتنے ہی فاصلے پر کیوں نہ ہو۔ اس کے بعد ہم ان پہاڑیوں کے عقبی طرف پہنچ جائیں اور ہیلی کاپٹر کی مدد سے ان پہاڑیوں پر رات کو اتر جائیں۔ پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا"۔ صالحہ نے کہا۔

" نہیں ۔ کرنل راٹھور نے وہاں عقبی علاقے کی طرف یقیناً پلاننگ کر رکھی ہو گی اور ہیلی کاپٹر کے بارے میں تمہیں پہلے ہی بتایا جا چکا ہے کہ چاہے وہ کسی بھی راستے سے آئے اسے فضا میں ہی اڑا دیا جائے گا"....... عمران نے کہا۔

" پھر یہ ہو سکتا ہے کہ ہم یہاں سے واپس چلے جائیں اور چیف کو کہہ دیں کہ ہم ناکام واپس آ گئے ہیں"....... جولیا نے منہ بناتے

ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" ناکامی کا لفظ اگر چیف کی لغت میں نہیں ہے تو ڈپٹی چیف کی لغت میں بھی نہیں ہو سکتا۔ البتہ بظاہر حالات بہت مشکل نظر آ رہے ہیں لیکن ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ اب بھی کوئی نہ کوئی راستہ یا کوئی نہ کوئی طریقہ تو ایسا ہو گا جس پر عمل کیا جا سکتا ہے اور وہ طریقہ فی الحال یہ ہے کہ ہم بھاگل پور پہنچیں۔ وہاں شاگل پر قبضہ کریں اور پھر شاگل کا رابطہ بہرحال ٹرانسمیٹر پر کرنل راٹھور سے ہو گا۔ شاگل سے اس کی فریکونسی معلوم ہو سکتی ہے اور پھر کرنل راٹھور کو کوئی نہ کوئی چکر دیا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

" گو یہ طریقہ فول پروف تو نہیں ہے لیکن بہرحال قابل عمل ضرور ہے"...... جولیا نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

نون کی گھنٹی بجتے ہی کرسی پر بیٹھے ہوئے شاگل نے رسیور اٹھا

یس "...... شاگل نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

ساکڑی سے رام لال بول رہا ہوں چیف"...... دوسری طرف ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

ساکڑی سے۔ وہاں کیا ہے"...... شاگل نے چونک کر کہا۔

عمران اور اس کے آٹھ ساتھی یہاں موجود ہیں جن میں دو ئیں بھی ہیں"...... رام لال نے کہا تو شاگل بے اختیار اچھل

اوہ۔ اوہ۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کہاں ہیں وہ لوگ۔ تمہیں کیسے م ہوا"...... شاگل نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

ساکڑی میں میرا ایک آدمی موجود ہے باس۔ اسے میں نے اس

بارے میں بریف کر دیا تھا۔ وہ پاکیشیا میں آتا جاتا رہتا ہے اور
عمران کو بھی جانتا ہے۔ اس نے مجھے اطلاع دی ہے کہ اس نے
عمران کو اس کی اصل شکل میں وہاں دیکھا ہے۔ اس کے ساتھ
عورتیں اور سات مرد تھے اور وہ سب ایئرپورٹ سے ساکڑی
ایک معروف ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ اس اطلاع پر میں
وہاں گیا اور میں نے ان کے کمروں کو زیرو ایکس سے چیک کرایا
ایک کمرے میں وہ سب اکٹھے موجود تھے اور ان کے درمیان ہو
والی بات چیت سے معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے منصوبہ بنایا ہے
بھاگل پور پہنچ کر وہ آپ کو ٹریس کر کے آپ پر قبضہ کریں گے اور
آپ کی آواز اور لہجے میں سپیشل ایجنسی کے چیف کرنل راٹھور
بات کر کے آگے کا لائحہ عمل تیار کریں گے"...... رام لال
تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا تم انہیں وہاں ہلاک کر سکتے ہو"...... شاگل نے کہا۔

"نہیں باس۔ یہاں ایسا ممکن نہیں ہے۔ البتہ وہاں بھاگل پور
میں ایسا ممکن ہو سکتا ہے"...... رام لال نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تو پھر تم میرا حکم سنو۔ تم ان کے ساتھ ہی بھاگل
پور آؤ اور تم نے یہاں پہنچ کر ان کے بارے میں تفصیلات مجھے بتانی
ہیں کیونکہ وہ لازماً وہاں سے میک اپ میں یہاں پہنچیں گے"۔ شاگل
نے کہا۔

"یس باس۔ میرے پاس ایسا کون بھی موجود ہے جس کی وجہ

سے وہ چاہے کسی بھی میک اپ میں ہوں میری نظروں سے دور نہ رہ
سکیں گے"...... رام لال نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"خیال رکھنا۔ اگر انہیں تم پر معمولی سا بھی شک پڑ گیا تو پھر
نگرانی تو ایک طرف تمہاری گردن دوسرے لمحے کٹ جائے گی"۔
شاگل نے کہا۔

"یس باس۔ میں خیال رکھوں گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا
تو شاگل نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا اور پھر میز کی دراز سے ایک
لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے میز پر رکھا اور اس پر فریکونسی
ایڈجسٹ کر کے اس نے اسے آن کر دیا اور بار بار کال دینا شروع کر
دی۔

"یس چیف۔ سریندر بول رہا ہوں۔ اوور"...... دوسری طرف
سے مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"عمران اور اس کے ساتھی ناپال کے شہر ساکڑی میں موجود ہیں
اور وہ ساکڑی سے بھاگل پور پہنچیں گے۔ کیا تم نے اس راستے پر
چیکنگ کر رکھی ہے یا نہیں۔ اوور"...... شاگل نے کہا۔

"یس چیف۔ اس سرحد پر کافرستان کی ماران نام کی چیک
پوسٹ ہے۔ اس چیک پوسٹ پر ہمارا ایک آدمی موجود ہے جبکہ ہم
اس چیک پوسٹ سے تقریباً دس کلو میٹر پہلے جہاں سڑک اندھا موڑ مڑ
رہی ہے، کے قریب درختوں کے ایک ذخیرے میں موجود ہیں چیک
پوسٹ پر موجود آدمی مشکوک افراد یا ان لوگوں کے بارے میں جیسے

ہی مجھے اطلاع دے گا ہم اس ذخیرے سے سڑک پر سے گزرنے والے ان افراد یا گاڑیوں کو فائرنگ اور میزائلوں سے اڑا دیں گے۔ اوور"...... سریندر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارے پاس کتنے آدمی ہیں اور کتنی گاڑیاں ہیں۔ اوور"۔ شاگل نے پوچھا۔

"میرے پاس دو جیپیں ہیں جنہیں میں نے درختوں کے اس ذخیرے میں چھپایا ہوا ہے اور آٹھ آدمی ہیں۔ ہمارے پاس مشین گنوں کے علاوہ میزائل گنیں بھی موجود ہیں۔ اوور"...... سریندر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ پوری طرح محتاط اور ہوشیار رہنا اور سنو۔ رام لال شاید ان کا تعاقب کرتا ہوا آئے گا۔ میں اسے تمہاری فریکونسی بتا دیتا ہوں۔ وہ تمہیں کال کر لے گا۔ اس کی نشاندہی درست ہو گی اور جیسے ہی یہ لوگ اس سڑک پر پہنچیں تم نے ایک لمحہ ضائع کئے بغیر ان پر فائر کھول دینا ہے اور اس وقت تک فائرنگ بند نہیں کرنی جب تک کہ ان کا خاتمہ نہ ہو جائے۔ سمجھ گئے۔ اوور"...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو شاگل نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور پھر اس پر ایک اور فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ شاگل کالنگ۔ اوور"...... شاگل نے ٹرانسمیٹر آن

کر کے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ رام لال اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد رام لال کی آواز سنائی دی۔

"کیا پوزیشن ہے عمران اور اس کے ساتھیوں کی۔ اوور"۔ شاگل نے پوچھا۔

"وہ ہوٹل کے ایک کمرے میں موجود ہیں۔ اوور"...... رام لال نے کہا۔

"سنو۔ بھاگل پور پہنچنے کے لئے انہیں جس راستے سے جانا ہو گا اس میں کافرستان کی مارمان نام کی ایک چیک پوسٹ آتی ہے۔ اس چیک پوسٹ کے بعد کافرستان شروع ہو جاتا ہے۔ اس مارمان چیک پوسٹ سے آگے دس کلومیٹر کے فاصلے پر جا کر سڑک مڑ جاتی ہے۔ یہ اندھا موڑ ہے۔ اس موڑ کے ساتھ ہی درختوں کا ایک ذخیرہ ہے۔ وہاں ہمارے آدمی موجود ہیں۔ انچارج کا نام سریندر ہے۔ میں تمہیں اس کی مخصوص فریکونسی بتا دیتا ہوں۔ عمران اور اس کے ساتھی جیسے ہی مارمان چیک پوسٹ پر پہنچیں تم نے سریندر کو اطلاع دینی ہے۔ اس کے بعد وہ ان کا خاتمہ آسانی سے کر دے گا۔ اوور"۔ شاگل نے کہا۔ البتہ اوور کہنے سے پہلے اس نے سریندر کی مخصوص فریکونسی بتا دی۔

"یس چیف۔ اوور"...... رام لال نے کہا۔

"خیال رکھنا۔ صرف ون ون ٹرانسمیٹر پر کال کرنا کیونکہ دوسرے

ٹرانسمیٹر کی کال کچھ بھی کی جا سکتی ہے۔ اوور"...... شاگل نے کہا
"یس چیف۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"اوور اینڈ آل"...... شاگل نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے
نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر د
"یس۔ روبن سپیکنگ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک م
آواز سنائی دی۔

"شاگل بول رہا ہوں"...... شاگل نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔
"یس باس"...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ ی
مؤدبانہ ہو گیا۔

"تمہارے پاس کتنے افراد ہیں"...... شاگل نے کہا۔
"میرے علاوہ چھ آدمی ہیں"...... دوسری طرف سے جواب
گیا۔

"تم ان چھ افراد کو ساتھ لو اور ناپال کی سرحد کی طرف روا
جاؤ۔ مارمان چیک پوسٹ سے پہلے پندرہ کلومیٹر کے فاصلے پر
مناسب سپاٹ دیکھ کر وہیں چھپ جانا تاکہ اگر عمران اور اس
ساتھی سریندر کے حملے سے بچ نکلیں تو تم انہیں نشانہ بنا سک
شاگل نے کہا۔

"میں سمجھا نہیں باس"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے
میں کہا گیا۔ شاید روبن کو شاگل کی بات سمجھ نہ آئی تھی۔
"کیا تمہیں اب سکول میں داخل کرانا پڑے گا۔ نانسنس۔

ر مکھی زبان بول رہا ہوں"...... شاگل اپنے مزاج کے مطابق
وبن پر چڑھ دوڑا۔
"آئی ایم سوری باس"...... روبن نے گھبرائے ہوئے لہجے میں
ا۔

"نانسنس۔ اچھی طرح سمجھ لو میری بات۔ یہ انتہائی اہم مسئلہ
ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس وقت ناپال کے شہر ساکڑی میں
جود ہے جہاں ہمارے آدمی رام لال نے انہیں چیک کر لیا ہے اور
کی باتیں جو سنی جا سکی ہیں ان کے مطابق وہ بھاگل پور پہنچنا
ہتے ہیں جبکہ چیک پوسٹ سے دس کلومیٹر پہلے ایک موڑ پر سریندر
نے ساتھیوں سمیت موجود ہے۔ جب یہ پاکیشیائی ایجنٹ چیک
ٹ پر پہنچیں گے تو رام لال ان کی نگرانی کر رہا ہو گا۔ وہ ٹرانسمیٹر
ریندر کو ان لوگوں کے بارے میں اطلاع دے دے گا۔ اس
رح جب عمران اور اس کے ساتھی وہاں پہنچیں گے تو ان پر قیامت
ٹ پڑے گی لیکن ہو سکتا ہے کہ یہ شیطان ان سے بچ جائیں تو تم
ب پوسٹ سے پندرہ کلومیٹر پر موجود رہو گے۔ جیسے ہی یہ لوگ
ہاں پہنچیں گے تو تم ان پر ٹوٹ پڑنا اور اگر یہ پہلے ہی ہلاک ہو
ئیں تو ٹھیک ہے۔ اب سمجھ گئے ہو یا تمہارے دماغ میں ان
ت کو انجیکٹ کر دوں"...... شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا۔
یس سر۔ میں سمجھ گیا ہوں سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
میں تمہیں سریندر کی فریکونسی بتا دیتا ہوں۔ تم اپنے ٹرانسمیٹر

کو اس فریکونسی پر رکھنا اس طرح جب رام لال اس فریکونسی پر
کرے گا تو سریندر کے ساتھ ساتھ تم بھی اس کال کو سن سکو اور
تم نے الرٹ رہنا ہے۔ اگر یہ لوگ کسی طرح بھی سریندر سے بچ
نکل آئیں تو پھر تم نے ان کا خاتمہ کرنا ہے"...... شاگل نے کہا
پھر اس نے سریندر کی ٹرانسمیٹر فریکونسی بتا دی۔

" یس باس"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو شاگل نے کریڈل
اور پھر ٹون آنے پر اس نے دوبارہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے

" راجندر بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے اس کے ن
راجندر کی آواز سنائی دی۔

" شاگل بول رہا ہوں"...... شاگل نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" یس سر"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

" ناپال کی سرحد سے بھاگل پور تک پہنچنے والی سڑک کہاں
بھاگل پور میں داخل ہوتی ہے۔ اس علاقے کا کیا نام ہے"۔ ش
نے تیز لہجے میں کہا۔

" رام پورہ جناب"...... دوسری طرف سے راجندر نے جو
دیتے ہوئے کہا۔

" وہاں کس قسم کی آبادی ہے"...... شاگل نے پوچھا۔

" جناب۔ سڑک کے دونوں کناروں پر کھیت ہیں اور ان
مکانات بھی بنے ہوئے ہیں اور کچھ نہیں ہے۔ ویسے کھلی آ
ہے"...... راجندر نے جواب دیا۔

" اس سے پہلے کہیں سڑک کے قریب کوئی درختوں کا ذخیرہ، کوئی
ایسا زرعی فارم ہو جہاں سے اس سڑک کی اس انداز میں چیکنگ ہو
سکے کہ سڑک پر آنے والے چیکنگ کرنے والے کو چیک نہ کر
سکیں"...... شاگل نے کہا۔

" یس باس۔ رام پورہ سے دو کلومیٹر پہلے ایک زرعی فارم بھی
سڑک کے کنارے پر موجود ہے اور اس کے ساتھ ہی درختوں کا ایک
ذخیرہ بھی ہے"...... راجندر نے کہا۔

" تم اس زرعی فارم پر اپنے ساتھیوں سمیت پہنچو۔ مکمل ریڈ
کرنے کا اسلحہ ساتھ رکھو۔ میں جیپ پر وہاں پہنچ رہا ہوں۔ ہم نے
وہاں پکٹنگ کرنی ہے"...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

" جناب۔ کیا آپ پاکیشیائی ایجنٹوں کو رام پورہ تک آنے کی
اجازت دے رہے ہیں"...... راجندر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اوہ نہیں۔ نانسنس۔ میں نے چیک پوسٹ سے یہاں تک دو
ناکے لگوا دیئے ہیں۔ اگر وہ لوگ ان سے بھی بچ کر آ گئے تو پھر ہم ان
کا خاتمہ کر دیں گے"...... شاگل نے کہا۔

" یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوکے۔ پہنچو وہاں۔ میں براہ راست وہاں پہنچ رہا ہوں"۔ شاگل
نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات
ابھر آئے تھے کیونکہ ان انتظامات کے بعد اس کے نقطہ نظر سے عمران
اور اس کے ساتھیوں کا بچ نکلنا ہر لحاظ سے ناممکن تھا۔

کرنل راٹھور کا نمبر ٹو کیپٹن شیام ایک چھوٹی سی پہاڑی غار کے
اندر موجود تھا۔ اس نے اس غار کو اپنا ہیڈ کوارٹر بنایا ہوا تھا جبکہ
کرنل راٹھور بڑے غار میں تھا جسے وہ ہیڈ کوارٹر کہتا تھا اور وہ یہاں
سے کافی فاصلے پر تھا۔ کیپٹن شیام کے ساتھ ایک اور فوجی تھا، اس کا
نام کیپٹن موہن تھا۔ کیپٹن موہن کیپٹن شیام سے جونیئر تھا لیکن وہ
انتہائی پرجوش نوجوان تھا۔ ملٹری انٹیلی جنس میں اس نے اپنے جوش
کی بنا پر خاصے بڑے بڑے کارنامے سرانجام دیئے تھے اس لئے کرنل
راٹھور نے اسے سپیشل ایجنسی میں شامل کر لیا تھا۔ کیپٹن شیام اور
کیپٹن موہن دونوں نہ صرف کلاس فیلو رہے تھے بلکہ ان کے
درمیان خاصے گہرے ذاتی اور خاندانی تعلقات بھی تھے۔ یہی وجہ تھی
کہ باوجود کیپٹن موہن کے جونیئر ہونے کے کیپٹن شیام اس کے
ساتھ اس انداز میں بات کرتا تھا جیسے وہ اس کا ساتھی ہو۔

"ہم یہاں ایسے ہی الوؤں کی طرح پہرہ لگائے بیٹھے رہ جائیں گے
کیپٹن شیام اور سیکرٹ سروس میدان مار لے گی"...... اچانک
کیپٹن موہن نے کہا تو کیپٹن شیام جو خاموش بیٹھا نجانے کیا سوچ
رہا تھا بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا کہا تم نے...... الوؤں کی طرح۔ کیا مطلب"...... کیپٹن
شیام نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں اپنے بارے میں کہہ رہا ہوں کیپٹن شیام۔ تم سوچو کہ ہم
سب یہاں کیا کر رہے ہیں۔ یہی کہ الوؤں کی طرح دیدے پھاڑے
بیٹھے ہوئے ہیں۔ پاکیشیائی ایجنٹ سیکرٹ سروس کے ہاتھوں مارے
جائیں گے اور بس"...... کیپٹن موہن نے منہ بناتے ہوئے کہا تو
کیپٹن شیام بے اختیار ہنس پڑا۔

"تو تم بتاؤ ہم کیا کریں"...... کیپٹن شیام نے مسکراتے ہوئے
کہا۔

"میں تو کہتا ہوں کہ تم کرنل راٹھور سے کہہ کر سیکرٹ سروس
سے اپنی ڈیوٹی تبدیل کرا لو۔ سیکرٹ سروس یہاں آ جائے اور
سیکرٹ سروس کی جگہ ہم لے لیں تاکہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں سے
مقابلہ تو ہو سکے۔ کچھ لطف تو آئے"...... کیپٹن موہن نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ پاکیشیائی ایجنٹ بہرحال یہاں پہنچ جائیں گے۔
تمہاری یہ حسرت بھی پوری ہو جائے گی"...... کیپٹن شیام نے کہا تو
کیپٹن موہن بے اختیار اچھل پڑا۔

"وہ کیسے۔ کیا سلیمانی پوٹیاں پہن کر آئیں گے کہ راستے میں موجود سیکرٹ سروس اس کا سراغ بھی نہ لگا سکے گی جبکہ تمہیں معلوم ہے کہ بھاگل پور سے لے کر سرگام پہاڑیوں کے آغاز اور پھر کارٹو بنز تک ایک ہی راستہ ہے اور بس۔ باقی ہر طرف دلدلی علاقہ ہے۔ اب تم خود بتاؤ کہ اس راستے سے جب سیکرٹ سروس کی پکٹنگ ہو گی تو وہ لوگ کیسے بچ کر یہاں پہنچ جائیں گے"...... کیپٹن موہن نے باقاعدہ دلیل دیتے ہوئے کہا۔

"کرنل راٹھور کو سو فیصد یقین ہے۔ ویسے اگر تم کہو تو میں بھی اس کا بندوبست کر سکتا ہوں"...... کیپٹن شیام نے کہا۔

"کس بات کا بندوبست"...... کیپٹن موہن نے چونک کر پوچھا۔

"اس بات کا کہ یہ پاکیشیائی ایجنٹ سیکرٹ سروس سے بچ کر یہاں سرگام پہاڑیوں میں پہنچ جائیں تاکہ سیکرٹ سروس کی بجائے ہم ان کا شکار کھیلیں"...... کیپٹن شیام نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیسے۔ کیا مطلب"...... کیپٹن موہن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے کرنل راٹھور کے حکم پر کافرستان سیکرٹ سروس کے ایک خاص آدمی کو بڑی بھاری رقم دے کر اپنے لئے مخبری پر آمادہ کر لیا ہے۔ وہ ہمیں ساتھ ساتھ اطلاع دیتا رہے گا کہ کافرستان سیکرٹ سروس کیا کر رہی ہے تاکہ ہمیں بھی بروقت معلوم ہو سکے کہ

کافرستان سیکرٹ سروس کے ہاتھوں یہ لوگ مارے جا چکے ہیں یا نہیں"...... کیپٹن شیام نے کہا۔

"لیکن تم تو کہہ رہے تھے کہ تم انہیں بچا کر یہاں لا سکتے ہو۔ وہ کیسے ممکن ہے"...... کیپٹن موہن نے کہا۔

"اس مخبر سے کہا جا سکتا ہے کہ وہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو کافرستان سیکرٹ سروس کی منصوبہ بندی کی اطلاع کر دے۔ اس طرح کافرستان سیکرٹ سروس کی تمام منصوبہ بندی ناکام ہو جائے گی اور یہ لوگ صحیح سلامت یہاں پہنچ جائیں گے"...... کیپٹن شیام نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیا واقعی ایسا ہو سکتا ہے۔ لیکن وہ آدمی کس طرح اطلاع دے گا۔ کیا اس کا رابطہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے"۔ کیپٹن موہن نے کہا۔

"یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے"...... کیپٹن شیام نے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو تم واقعی ایسا ہی کرو۔ یہ کریڈٹ سپیشل ایجنسی کو ہی ملنا چاہئے"...... کیپٹن موہن نے بڑے جذباتی اور پرجوش لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس بے حد تیز اور خطرناک سروس ہے۔ ایسا نہ ہو کہ الٹا ہم ہی مارے جائیں"...... کیپٹن شیام نے کہا۔

"ارے۔ یہ کیا کہہ رہے ہو۔ وہ ہم سے زیادہ تیز اور فعال کیسے ہو سکتے ہیں۔ جبکہ سپیشل ایجنسی ابھی حال ہی میں قائم ہوئی ہے اس

لئے ابھی اس نے ایسا کوئی کارنامہ سرانجام نہیں دیا جس کی وجہ سے
اس کا نام ہو جائے اور اگر اس نے پاکیشیائی ایجنٹوں کا خاتمہ کر دیا تو
لامحالہ نہ صرف پورے کافرستان میں اس کی شہرت ہو جائے گی بلکہ
ہم سب کو ترقیاں بھی ملیں گی اور نقد انعامات بھی۔ مسئلہ تو ان
ایجنٹوں کی ہلاکت کا ہے اور یہ غداری تو نہیں کہ ہم انہیں کافرستان
سیکرٹ سروس کی بجائے خود ہلاک کرنا چاہتے ہیں"...... کیپٹن
موہن نے کہا تو کیپٹن شیام نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ واقعی ایسا ہی ہونا چاہئے۔ میں کرتا
ہوں بات"...... کیپٹن شیام نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
ایک طرف پڑا ہوا لانگ رینج ٹرانسمیٹر اٹھایا اور ایک فریکونسی
ایڈجسٹ کر کے اس نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ کیپٹن شیام کالنگ۔ اوور"...... کیپٹن شیام نے
بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ رامندر اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... تھوڑی دیر بعد ایک
مردانہ آواز سنائی دی۔

"کیا تم محفوظ جگہ پر ہو رامندر۔ اوور"...... کیپٹن شیام نے کہا۔

"یس سر...... میں اس وقت بھاگل پور ہیڈ کوارٹر میں اکیلا
ہوں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا مطلب۔ تمہارا چیف شاگل اور دوسرے لوگ۔ وہ کہاں
ہیں۔ اوور"...... کیپٹن شیام نے چونک کر پوچھا۔

"چیف شاگل تو راجندر اور دوسرے لوگوں کے ساتھ پکٹنگ کے
لئے رام پورہ گئے ہوئے ہیں۔ اوور"...... رامندر نے جواب دیا۔

"اوہ۔ کیا پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں کوئی اطلاع مل گئی
ہے۔ اوور"...... کیپٹن شیام نے چونک کر پوچھا۔

"جی ہاں۔ پاکیشیائی ایجنٹ ناپال کے شہر ساکڑی میں موجود
ہیں۔ ہمارے ایک سیکشن کے چیف رام لال ان کی نگرانی کر رہے
ہیں تاکہ وہ جیسے ہی اور جس روپ میں بھی کافرستان میں داخل ہوں
انہیں چیک کر کے ختم کیا جا سکے۔ اوور"...... رامندر نے جواب
دیتے ہوئے کہا۔

"کیا انتظامات کئے ہیں تمہارے چیف نے۔ اوور"...... کیپٹن
شیام نے کہا۔

"کافرستان اور ناپال کی سرحد سے دس کلومیٹر پہلے ایک ناکہ لگایا
گیا ہے۔ اس کے بعد پانچ کلومیٹر کے فاصلے پر دوسرا ناکہ موجود ہے
اور چیف خود بھاگل پور کے آغاز میں موجود ہے۔ اگر یہ ایجنٹ پہلے
ناکے سے بچ جائیں گے تو دوسرے ناکے پر مارے جائیں گے اور اگر
وہاں سے بھی بچ جائیں گے تو پھر لازماً تیسرے ناکے پر ختم ہو جائیں
گے۔ اوور"...... رامندر نے کہا۔

"لیکن اگر وہ ہیلی کاپٹر پر یہاں پہنچ گئے تب۔ اوور"...... کیپٹن
شیام نے کہا۔

"نہیں جناب۔ یہاں بھاگل پور میں انہوں نے ایسی میزائل

گنیں پہلے سے ہی نصب کر رکھی ہیں کہ کسی بھی ہیلی کاپٹر کو چاہے کتنی ہی بلندی پر کیوں نہ ہو فضا میں ہی ہٹ کیا جا سکتا ہے اور ا فورس کی طرف سے اس سارے ایریئے کو نو فلائی زون قرار دے د گیا ہے۔ اوور"...... رامندر نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم دس لاکھ روپے کمانا چاہتے ہو۔ اوور"...... کیپٹن شیا نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہیں جناب۔ دس لاکھ روپے۔ کیوں نہیر جناب۔ اوور"...... رامندر نے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہ کیونکہ کافرستان میں دس لاکھ روپے بہت بڑی رقم تھی۔

"کیا کوئی ایسا طریقہ ہو سکتا ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ کسی طرح زندہ سرگام پہاڑی علاقے تک پہنچ جائیں۔ اوور"...... کیپٹن شیام نے کہا۔

"اوہ نہیں جناب۔ ان کا ان تین ناکوں سے بچ جانا ناممکن ہے اور ویسے بھی ان سے میرا کسی طرح رابطہ نہیں ہو سکتا۔ اوور"۔ رامندر نے قدرے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"ساکڑی میں تمہارا جو آدمی ہے رام لال کیا اسے دولت کی ضرورت نہ ہو گی۔ اوور"...... کیپٹن شیام نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی وہ سب کچھ بتا سکتا ہے۔ لیکن جناب۔ پھر مجھے کیا ملے گا۔ اوور"...... رامندر نے کہا۔

"اسے علیحدہ دس لاکھ روپے دیئے جائیں گے اور تمہیں علیحدہ

لیکن یہ سن لو کہ اگر یہ لوگ زندہ یہاں تک نہ پہنچ سکے تو ایک پیسہ بھی نہ ملے گا۔ اوور"...... کیپٹن شیام نے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ اگر آپ وعدہ کریں کہ مجھے علیحدہ دس لاکھ روپے اور رام لال کو علیحدہ دس لاکھ روپے ملیں گے تو میں رام لال سے بات کرتا ہوں۔ اوور"...... رامندر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ وعدہ رہا۔ اوور"...... کیپٹن شیام نے کہا۔

"آپ مجھے آدھے گھنٹے بعد دوبارہ کال کریں۔ میں اس دوران رام لال سے بات کرتا ہوں۔ اوور"...... رامندر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اوور اینڈ آل"...... کیپٹن شیام نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"تم اتنی رقم کہاں سے دو گے انہیں"...... کیپٹن موہن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے کہاں سے دینی ہے۔ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کی ہلاکت کے بعد کرنل راٹھور سے کہہ کر دلوا دوں گا"...... کیپٹن شیام نے کہا تو کیپٹن موہن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے سے کچھ زیادہ وقت گزرنے پر اس نے ٹرانسمیٹر دوبارہ آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ شیام کالنگ۔ اوور"...... کیپٹن شیام نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ رامندر اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... رامندر کی آواز سنائی دی۔

"کیا ہوا۔ کیا بات ہوئی۔ اوور"...... کیپٹن شیام نے پوچھا۔

"رام لال نے صاف انکار کر دیا ہے جناب۔ اس کا کہنا ہے کہ غداری ہے۔ اوور"...... رامندر نے کہا۔

"اس کی فریکونسی کیا ہے۔ میں اس سے خود بات کرتا ہوں اوور"...... کیپٹن شیام نے کہا۔

"وہ انتہائی ضدی ہے جناب۔ اس سے بات چیت فضول ہے اوور"...... رامندر نے بڑے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"ساکڑی میں یہ ایجنٹ کہاں رہ رہے ہیں اور کن کاروں پر۔ تمہیں معلوم ہے۔ اوور"...... کیپٹن شیام نے کہا۔

"نہیں جناب۔ مجھے نہیں معلوم۔ اوور"...... رامندر نے کہا۔

"تم رام لال کی فریکونسی تو بتاؤ۔ ہو سکتا ہے کہ کام بن جائے اور تمہیں بھی رقم مل جائے۔ اوور"...... کیپٹن شیام نے کہا۔

رامندر نے فریکونسی بتا دی۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ اوور اینڈ آل"...... کیپٹن شیام نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اس پر رام لال کی فریکونسی ایڈجسٹ کی اور ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ کیپٹن شیام فرام سپیشل ایجنسی کالنگ۔ اوور"۔ کیپٹن شیام نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ رام لال فرام سیکرٹ سروس اٹنڈنگ یو۔ اوور"۔ چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"رام لال۔ ابھی رامندر نے تم سے بات کی تھی۔ میں بھی اسی بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں۔ اوور"...... کیپٹن شیام نے کہا۔

"جناب۔ میں سیکرٹ سروس سے غداری نہیں کر سکتا۔ اس بات کو طے سمجھیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے سخت لہجے میں کہا گیا۔

"میں تمہیں کسی غداری کے بارے میں نہیں کہہ رہا رام لال اور نہ ہی رامندر نے تمہیں اس بارے میں کہا ہے۔ تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔ اوور"...... کیپٹن شیام نے کہا۔

"اوہ سوری جناب۔ پھر آپ حکم کریں۔ ویسے رامندر نے تو یہی کہا تھا کہ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اطلاع دے دوں کہ ان کے خلاف فلاں جگہ پر پکٹنگ کی گئی ہے۔ اوور"...... رام لال نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ اس نے صرف اتنا کہا تھا کہ جب تم پکٹنگ کرنے والوں کو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے سلسلے میں اطلاع دو تو یہ اطلاع مجھے بھی دو تاکہ ہمیں بھی معلوم ہو سکے کہ کیا یہ لوگ مارے گئے ہیں۔ اوور"...... کیپٹن شیام نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ آئی ایم سوری جناب۔ یہ اطلاع تو میں دے سکتا ہوں۔ آپ مجھے اپنی فریکونسی دے دیں۔ میں آپ کو اطلاع کر دوں گا۔ اوور"...... رام لال نے جواب دیا۔

"نہیں۔ اب اس کی ضرورت نہیں ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ تمہارے چیف شاگل کو اس سلسلے میں کوئی اطلاع دے دے اور تم

کسی عذاب میں آ جاؤ۔ ویسے یہ پاکیشیائی ایجنٹ کب روانہ ہو رہے ہیں وہاں سے۔ اوور"...... کیپٹن شیام نے کہا۔

"یہ تو مجھے معلوم نہیں ہو سکا جناب۔ ویسے ابھی وہ ہوٹل میں ہی موجود ہیں۔ ویسے ہم ان کی نگرانی کر رہے ہیں۔ جیسے ہی وہ روانہ ہوئے مجھے اطلاع مل جائے گی۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"لیکن ساکڑی کا ہوٹل رین بو تو شہر کے مضافات میں ہے۔ وہاں کیسے نگرانی کر رہے ہو تم۔ اوور"...... کیپٹن شیام نے کہا۔

"اوہ۔ رین بو نہیں جناب۔ یہ لوگ ہوٹل سانتو میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ اچھا۔ لیکن اگر ان کی تعداد زیادہ ہے تو کہیں ایسا نہ ہو کہ چند افراد تو کمروں میں رہیں اور چند افراد خاموشی سے نکل جائیں۔ اوور"...... کیپٹن شیام بڑے ماہرانہ انداز میں اپنے مطلب کی باتیں اس سے اگلوا رہا تھا اور سامنے بیٹھا ہوا کیپٹن موہن مسکرا رہا تھا۔ اس کے چہرے پر تحسین کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"جناب۔ ویسے تو ان کی تعداد دس ہے۔ دو عورتیں اور آٹھ مرد لیکن وہ سب ایک ہی کمرے میں اکٹھے ہیں۔ علی عمران کے کمرے میں۔ البتہ ہم ان سب کو زیرو ایکس سے چیک کر رہے ہیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ بہرحال تم بے فکر رہو۔ ہمیں معلوم ہو جائے گا کہ

یہ لوگ ہلاک ہوتے ہیں۔ اوور اینڈ آل"...... کیپٹن شیام نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"کیا اب تم براہ راست اس عمران سے بات کرو گے"۔ کیپٹن موہن نے ٹرانسمیٹر آف ہوتے ہی پوچھا۔

"ہاں۔ یہاں ہمارے پاس وائرلیس فون موجود ہے"۔ کیپٹن شیام نے کہا اور اٹھ کر ایک طرف پڑے ہوئے بیگ سے اس نے وائرلیس فون پیس نکالا اور اسے لاک کر دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے فون آن کیا اور پھر تیزی سے انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ناپال کا رابطہ نمبر اور ناپال کے سرحدی شہر ساکڑی کا رابطہ نمبر دیں"...... کیپٹن شیام نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیئے گئے۔ کیپٹن شیام نے رابطہ آف کر کے یہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... اس بار دوسری نسوانی آواز سنائی دی۔

"ہوٹل سانتو کا نمبر دیں"...... کیپٹن شیام نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو کیپٹن شیام نے ایک بار پھر رابطہ آف کیا اور اس نے وہی نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے جو انکوائری آپریٹر نے بتائے تھے۔

"ہوٹل سانتو پلیز"۔ ایک بار پھر ایک اور نسوانی آواز سنائی دی۔

"آپ کے ہوٹل میں پاکیشیائی علی عمران صاحب موجو
ہیں نے ان سے بات کرنی ہے۔ میرا نام گرج سنگھ ہے".......
شیام نے کہا۔

"ہولڈ کریں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں"....... چند لمحوں بعد وہی نر
آواز سنائی دی۔

"یس"....... کیپٹن شیام نے کہا۔

"بات کریں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ میں گرج سنگھ بول رہا ہوں کافرستان سے۔ میرے پا
علی عمران صاحب کے لئے ایک اہم پیغام ہے"....... کیپٹن شیام
اس بار لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس۔ علی عمران بول رہا ہوں۔ کیا پیغام ہے"....... دو
طرف سے ایک سنجیدہ سی آواز سنائی دی جس میں ہلکی سی حیر
عنصر شامل تھا۔

"علی عمران صاحب۔ کیا آپ کافرستان جا رہے ہیں۔ کسی مش
اور آپ کے اور آپ کے ساتھیوں کے خاتمہ کے لئے کافرستان سیکر
سروس نے باقاعدہ تین جگہوں پر پکٹنگ کر رکھی ہے۔ پہلی پکٹنگ
مارمان چیک پوسٹ سے دس کلومیٹر کے فاصلے پر ایک پہاڑ کے
ہے۔ وہاں درختوں کے ایک ذخیرے میں مسلح افراد موجود ہوں
جو اچانک آپ پر اور آپ کے ساتھیوں پر مشین گنوں اور میزا

سے فائرنگ کر دیں گے۔ اگر آپ ان سے بچ گئے تو آگے پانچ
کے فاصلے پر دوسرے لوگ موجود ہیں اور اگر آپ ان سے بھی
ئے تو بھاگل پور میں داخل ہونے سے پہلے رام پورہ میں سڑک
زدیک ایک زرعی فارم میں شاگل اپنے ساتھیوں سمیت موجود
ر یہ بھی بتا دوں کہ کافرستان سیکرٹ سروس کا ایک آدمی رام
ہاں ساکڑی میں آپ کی نگرانی پر مامور ہے۔ آپ اور آپ کے
ان کے درمیان جو باتیں ہو رہی ہیں وہ بھی زیرو ایکس کے
ئی جا رہی ہیں اور رام لال آپ کے پیچھے کافرستان جائے گا اور
پوسٹ پر پہنچ کر وہ پکٹنگ کرنے والوں کو آپ اور آپ کے
ان کے بارے میں تفصیلات ٹرانسمیٹر پر بتا دے گا۔ میں آپ کا
ہوں اس لئے یہ سب کچھ بتا رہا ہوں"....... کیپٹن شیام نے تیز
یں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون آف کر کے ایک
رکھ دیا۔

"کیپٹن موہن۔ میں نے تمہارا کام کر دیا ہے۔ اب یہ عمران
کے ساتھی صحیح سلامت یہاں سرگام پہنچ جائیں گے"۔ کیپٹن
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم واقعی حیرت انگیز صلاحیتوں کے مالک ہو۔ ویری گڈ۔ آج
میرے استاد اور میں تمہارا شاگرد"....... کیپٹن موہن نے
خوشی بھرے لہجے میں کہا تو کیپٹن شیام بے اختیار ہنس پڑا۔
چہرے پر مسرت کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

دو بڑی جیپیں تیزی سے کافرستان کی سرحد کی طرف بڑھی چلی
رہی تھیں۔ پہلی جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر عمران خود تھا۔
سیٹ پر جولیا اور عقبی سیٹ پر صفدر، کیپٹن شکیل اور نعمانی
ہوئے تھے جبکہ دوسری جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر تنویر تھا
سائیڈ سیٹ پر صالحہ اور عقبی سیٹوں پر صدیقی، خاور اور چوہان
تھے۔

"عمران صاحب۔ یہ گرج سنگھ کون ہو سکتا"...... اچانک
سیٹ سے صفدر نے کہا۔

"ہمارا کوئی ہمدرد ہی ہو سکتا ہے اور کون ہو سکتا ہے"۔
نے جواب دیا۔

"لیکن عمران صاحب۔ آپ نے اس کی کال کو وہ اہمیت
دی۔ اس کال کے باوجود آپ جیپوں پر وہاں اس طرح جا رہے

جیسے پہلے پروگرام تھا"...... اس بار کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اس پورے علاقے کو نو فلائی زون قرار دیا گیا ہے اس لئے ہیلی
کاپٹر استعمال نہیں ہو سکتا اور بڑھاپے کی وجہ سے پیدل ہم سے چلا
نہیں جاتا"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"میں نے تمہیں کہا تھا کہ اس رام لال کو چیک کرو لیکن تم نے
میری بات ہی نہیں مانی"...... جولیا نے کہا۔

"ابھی تو موقع ہے بات نہ ماننے کا۔ بعد میں تو بات ماننا مجبوری
ہو گی اس لئے موقع سے تو فائدہ اٹھانے دو"...... عمران نے بڑے
معصوم سے لہجے میں کہا تو جیپ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھی
بلکہ جولیا کا چہرہ یکلخت گلنار سا ہو گیا تھا۔ ظاہر ہے وہ عمران کی بات کا
مطلب سمجھ گئی تھی۔

"نانسنس۔ ہر وقت مذاق اچھا نہیں لگتا"...... جولیا نے مصنوعی
غصیلے لہجے میں کہا۔

"اچھا جس وقت کا اچھا لگتا ہے وہ وقت بتا دو۔ میں ٹائم پیس میں
الارم لگا کر اس وقت پہنچ جایا کروں گا"...... عمران نے کہا تو سب
ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ آپ اس چیک پوسٹ سے
دس کلو میٹر کے فاصلے کو ذہن میں رکھ کر آگے بڑھ رہے ہیں
میں نے نقشہ دیکھا ہے اور تو کوئی راستہ نہیں ہے۔ سائیڈوں پر
دلدلی علاقہ ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ارے۔ اتنا ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جب ہمیں پہلے سے سب کچھ معلوم ہے تو ہم آسانی سے اپنا بچاؤ کر سکتے ہیں اور ... کو میں نے اس لئے نہیں چھیڑا کہ اس طرح ساری گڑبڑ ہو جاتی ... شاگل اور اس کے آدمی پوری طرح مطمئن ہوں گے اور رہیں گے"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"عمران صاحب۔ بھاگل پور سے کارٹو بستی تک بھی خاصا طویل سفر ہے اور لازماً وہاں بھی سیکرٹ سروس کے لوگ موجود ہوں گے"...... صفدر نے کہا۔

"بھاگل پور خاصا بڑا شہر ہے۔ وہاں پہنچ جانے کے بعد میک اپ بھی ہو سکتا ہے اور لباس بھی تبدیل کئے جا سکتے ہیں"...... عمران نے کہا تو سب نے بے اختیار طویل سانس لئے کیونکہ ایک لحاظ سے عمران نے اپنی ساری پلاننگ اوپن کر دی تھی۔

"لیکن عمران صاحب۔ اس صورت میں ہمارا عقب غیر محفوظ رہے گا اور یہ خطرناک ثابت ہو گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"یہ نعمانی اور اس کے ساتھی آخر کس مرض کی دوا ہیں"...... عمران نے کہا تو سب چونک پڑے۔

"اوہ۔ آپ مجھے اور دوسرے ساتھیوں کو بھاگل پور چھوڑ کر جانا چاہتے ہیں"...... نعمانی نے چونک کر کہا۔

"ہاں اسی لئے تو چیف نے تمہیں ہمارے ساتھ بھجوایا ہے ... ذہن میں پہلے سے یہ خاکہ موجود تھا۔ اگر یہ گرج سنگھ کال

...ب بھی مجھے یقین تھا کہ چیک پوسٹ اور اس سے آگے شاگل نے ہمارے لئے پلاننگ کر رکھی ہو گی۔ اب اتنے طویل عرصے سے اس کے ساتھ کام کرنے سے کم از کم اس کی سوچ کا اتنا تو اندازہ لگ ہی جاتا ہے اس لئے نعمانی اور اس کے ساتھی بھاگل پور میں شاگل اور اس کے ساتھیوں کو الجھائیں گے جبکہ ہم آگے سرگام پہاڑیوں میں اپنا مشن سرانجام دیں گے"...... عمران نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ آپ کی واپسی سے پہلے شاگل اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کر دیا جائے گا"...... نعمانی نے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ یہ غضب نہ کرنا۔ دوسرا شاگل کافرستان میں پیدا نہیں ہو گا"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب۔ آخر یہ گرج سنگھ کون ہو سکتا ہے"۔ اچانک صفدر نے کہا۔

"کچھ اپنے ذہن کو بھی استعمال کر لیا کرو۔ تم تو اب بس انگلی پکڑ کر چلنے کے عادی بن گئے ہو۔ پہلے تو ہمارا ٹکراؤ کافرستان کی مختلف تنظیموں سے رہا ہے اور تم نے دیکھا ہو گا کہ ہر ایجنسی دوسری ایجنسی پر کریڈٹ لے جانے کے لئے کام کرتی رہی ہیں اس لئے لامحالہ گرج سنگھ کا تعلق اس دوسری تنظیم سے ہے۔ چونکہ کافرستان سیکرٹ سروس کو دوسری تنظیم ہماری موت کا کریڈٹ نہیں لینے دینا چاہتی تھی اس لئے کہ اس نے یہ اعزاز اپنے پاس رکھنا ہے"...... عمران نے

"آپ کا مطلب ہے کہ گرج سنگھ کا تعلق سپیشل ایجنسی سے ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ اور کون ہمارا ہمدرد ہو سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن اسے کیسے یہ سب کچھ معلوم ہو سکتا ہے"...... صفدر نے شاید اپنی خفت مٹانے کے لئے جرح کرتے ہوئے کہا۔

"دونوں تنظیموں میں مخبر موجود ہوں گے۔ دولت کی ہوس صرف پاکیشیا میں ہی نہیں ہے بلکہ کافرستان میں بھی ہے"۔ عمران نے جواب دیا تو اس بار صفدر نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔

"عمران۔ یہ زیرو ایکس کیا ہوتا ہے"...... اچانک جولیا نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ عقب میں بیٹھے ہوئے اس کے ساتھی بھی چونک پڑے۔

"نگرانی کرنے کا جدید ترین آلہ ہے۔ اس سے چار کلو میٹر کے فاصلے تک نگرانی ہو سکتی ہے بشرطیکہ اس آلے میں ٹارگٹ کو فیڈ کر دیا جائے"...... عمران نے کہا۔

"فیڈ کر دیا جائے۔ وہ کیسے"...... جولیا نے کہا۔

"اس آلے میں کمپیوٹر موجود ہوتا ہے۔ اس میں اس ٹارگٹ کی تصویر یا اس کی آواز دونوں فیڈ ہو سکتی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"پھر تو میک اپ کر لینے کے بعد یہ آلہ بے کار ہو جاتا ہو گا"۔ جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن یہ آواز کی وجہ سے پہچان لیتا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ اصل مسئلہ تو سرگام کی پہاڑیاں ہیں۔ وہاں جب سپیشل ایجنسی کے علاوہ اور کوئی آدمی موجود ہی نہیں ہے تو پھر ہم وہاں کیسے داخل ہوں گے اور کس حیثیت سے"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔

"شاگل اور اس کے ساتھیوں کو کون روک سکتا ہے اور گرج سنگھ کی تلاش بہر حال ہمارا ٹارگٹ ہے"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔ وہ اب عمران کا پلان سمجھ گئے تھے۔

"لیکن ہم میں سے شاگل کون ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

"تنویر بنا بنایا شاگل ہے"...... عمران نے کہا تو جیپ ایک بار پھر قہقہوں سے گونج اٹھی۔ اس بار جولیا بھی بے اختیار ہنس پڑی تھی۔

"عمران صاحب۔ اگر ان کی پہلی پکٹنگ اور دوسری پکٹنگ کے درمیان لنک ہوا تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ کیا ہوا ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"ہوتا رہے"...... عمران نے بڑے بے نیازانہ لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ باقی ساتھیوں کے چہروں پر بھی حیرت تھی کیونکہ عمران معاملے کے ہر پہلو پر انتہائی غور کرنے کا عادی تھا۔

" اس لئے کہ یہ ڈائریکٹ ایکشن ہے۔ میرا مطلب ہے تنویر ایکشن اور اس میں سوچنا گناہ ہے"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" وہ چیک پوسٹ قریب آ رہی ہے۔ ہوشیار"...... اسی لمحے جولیا نے کہا۔

" ہاں۔ کافرستان کا جھنڈا نظر آنے لگ گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

" عمران صاحب۔ ناپال کی چیک پوسٹ یہاں نہیں ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے"...... اس بار نعمانی نے کہا۔

" کافرستان اور ناپال کے درمیان پاسپورٹ اور ویزے کی ضرورت نہیں ہے اور کافرستان نے چیک پوسٹ شاید اس لئے بنا رکھی ہے تاکہ ناپال سے آنے والوں سے اسلحہ اور منشیات وغیرہ چیک کی جا سکیں ورنہ تو اس کی بھی ضرورت نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

" لیکن اس صورت میں ناپال کی بھی تو چیک پوسٹ ہونی چاہئے تھی"...... صفدر نے کہا۔

" کافرستان بڑا ملک ہے جبکہ ناپال چھوٹا ملک ہے اور کافرستان کا ہمسایہ بھی ہے۔ اب سارے ہمسائے تو پاکیشیا نہیں ہو سکتے اس لئے ناپال کی ہمت ہی نہیں ہے کسی کافرستانی کو چیک کرنے کی"...... عمران نے کہا تو سب نے اس انداز میں سر ہلا دیئے جیسے

بات اس کی سمجھ میں آ گئی ہو اور پھر ایک موڑ مڑنے کے بعد وہ چیک پوسٹ پر پہنچ گئے۔ وہاں باقاعدہ دو کمرے تھے جن میں فوجی موجود تھے اور چار مسلح سپاہی بھی کھڑے تھے۔ عمران نے جیپ روکی اور ایک سائیڈ پر پڑا ہوا بڑا سا لفافہ اٹھا کر وہ جیپ سے نیچے اترا اور ایک کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی چونکہ اب ایکریمین میک اپ میں تھے اس لئے جیسے ہی عمران ایک کمرے میں داخل ہوا ڈیسک کے پیچھے بیٹھا ہوا کیپٹن بے اختیار اٹھ کھڑا ہوا۔

" یہ لیجئے ہمارے کاغذات اور چیک کیجئے۔ ہم سیاح ہیں"۔ عمران نے لفافہ ڈیسک پر رکھتے ہوئے کہا۔

" اس کی ضرورت نہیں ہے جناب۔ آپ ایکریمین ہیں اور کافرستان ایکریمین سیاحوں کی بے حد عزت کرتا ہے۔ آپ تشریف لے جا سکتے ہیں"...... کیپٹن نے انتہائی نرم لہجے میں کہا۔

" اوہ اچھا۔ شکریہ "...... عمران نے کہا اور لفافہ اٹھا کر وہ مڑا اور کمرے سے باہر آ گیا۔ باہر آ کر اس نے دیکھا کہ راڈ ہٹا لیا گیا تھا۔ عمران آ کر دوبارہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد دونوں جیپیں ایک بار پھر تیزی سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھیں۔

" بڑی جلدی چیکنگ ہو گئی ہے یہاں"...... صفدر نے کہا۔

" چیکنگ کہاں ہوئی ہے۔ ہم نے آگے جا کر ختم تو ہو ہی جانا ہے اس لئے چیکنگ کی کیا ضرورت تھی"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

" اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ اس چیک پوسٹ پر پہلے سے اطلاع دے دی گئی تھی"...... صفدر نے کہا۔

" ظاہر ہے۔ رام لال نے اس سلسلے میں پہلے سے فون کر دیا ہو گا۔ اس نے ہمارے حلیئے بھی بتا دیئے ہوں گے۔ تعداد اور جیپوں کے بارے میں بھی اطلاع دی ہو گی"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

" اب آگے کیا ہونا ہے"...... جولیا نے کہا۔

" ہاں۔ اب ہم ڈینجر زون میں داخل ہو چکے ہیں اور اب ہمارا مشن انتہائی تیز رفتاری سے مکمل ہو گا اس لئے شاید پھر تفصیل بتانے کا موقع نہ مل سکے۔ دس کلو میٹر کے فاصلے پر ایک موڑ کے بعد درختوں کے ذخیرے میں شاگل کے آدمیوں نے پکٹنگ کر رکھی ہے اور ہو سکتا ہے کہ چیکنگ پوسٹ سے ان کا رابطہ بھی ہو اور انہیں ہمارے چیک پوسٹ کراس کرنے کی اطلاع بھی دے دی گئی ہو اور وہ ہمارے منتظر ہوں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیپ کو سائیڈ پر پہلے آہستہ کیا اور پھر روک دیا۔ اس کے پیچھے دوسری جیپ بھی رک گئی تھی۔

" اسلحہ لے لو۔ اب ہم نے ان کا شکار کھیلنا ہے"...... عمران نے کہا اور خود وہ نیچے اتر گیا اور پھر وہ عقبی جیپ کی طرف بڑھنے لگا تو تنویر بھی جیپ سے نیچے اتر آیا۔ اس کے ساتھ ہی باقی ساتھی بھی نیچے اتر آئے۔

" سنو۔ اب کارٹو قریب آ گیا ہے اور یہ آپریشن تم نے سرانجام دینا ہے"...... عمران نے تنویر اور دوسرے ساتھیوں سے کہا۔

" کرنا کیا ہے"...... تنویر نے پوچھا۔

" کچھ نہیں۔ صرف تنویر ایکشن کرنا ہے"...... عمران نے کہا تو یر بے اختیار مسکرا دیا۔

" تو پھر تم ہدایات کیوں دے رہے ہو۔ یہ کام مجھ پر چھوڑ ...... تنویر نے کہا۔

" نہیں۔ تم نے جو کچھ کرنا ہے وہ مجھے معلوم ہے لیکن اس طرح ارا کوئی ساتھی بھی ختم ہو سکتا ہے کیونکہ مقابلہ سیکرٹ سروس ا تربیت یافتہ افراد سے ہے"...... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ تو پھر تم بتاؤ کیا کرنا ہے"...... تنویر نے اثبات ں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" موڑ سے پہلے ہم نے جیپیں روک دینی ہیں اور پھر موڑ پر موجود ا کے اونچے ٹیلے کے پیچھے سے گھوم کر اس درختوں کے ذخیرے کے ب میں جانا ہے۔ وہ ہماری جیپوں کا انتظار کر رہے ہوں گے جبکہ ان کے عقب میں پہنچ کر ان پر فائر کھول دیں گے"...... عمران کہا۔

" عمران صاحب۔ وہ درختوں پر موجود ہوں گے اور ہم جب تک ر داخل نہ ہوں باہر سے ان پر فائر نہیں کھول سکیں گے"۔ ساتھ کھڑی ہوئی صالحہ نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ تنویر اور

دوسرے ساتھی بھی چونک پڑے۔

"اوہ ہاں۔ ویری گڈ۔ یہ تو واقعی انتہائی اہم پوائنٹ ہے۔ پھر
کیا جائے"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا کیونکہ واقع
صالحہ کی بات سن کر یہ ساری پلاننگ ہی غلط ہو گئی تھی۔

"ایسا بھی ہو سکتا ہے عمران صاحب کہ اس ٹیلے پر بھی انہوں نے
کوئی آدمی بٹھایا ہوا ہو تاکہ وہ دور سے ہی ہماری جیپوں کو آتے دیکھ
کر اپنے ساتھیوں کو اطلاع دے سکے"...... صدیقی نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تم زیادہ چکر میں نہ پڑو عمران۔ ہم اسلحہ لے کر تیار ہوں گے۔
اچانک جیپوں کو روک کر ان پر فائر کھول دیں گے"...... تنویر نے
کہا۔

"نہیں۔ وہ اوٹ میں موجود ہوں گے اور ان کے پاس میزا
گنیں بھی ہوں گی اس لئے دو فائروں سے ہی دونوں جیپیں
ہمارے اس دنیا سے ہی غائب ہو جائیں گی"...... عمران نے م
بناتے ہوئے کہا۔

"تم نے خواہ مخواہ اسے مسئلہ بنا دیا ہے۔ تم اپنی جیپ سمیت
یہاں رکو اور میں آگے جاتا ہوں"...... تنویر نے اس بار غصیلے ل
میں کہا۔

"عمران صاحب۔ ایک اور صورت ہو سکتی ہے۔ ہمارے پاس
سموک گیس گنیں موجود ہیں۔ جیسے ہی دونوں جیپیں موڑ کے پاس

انہیں میں اتر کر پیدل آگے جاؤں گا۔ ظاہر ہے وہ لوگ جیپوں کا
انتظار کر رہے ہوں گے۔ میں درختوں کے اس ذخیرے میں سموک
گیس کیپسول فائر کر دوں گا اور اس طرح درختوں پر موجود سب افراد
بے ہوش ہو جائیں گے اور فوری طور پر فائر نہ کھول سکیں گے۔ جیسے
ہی سموک گیس فائر کرنے کی آواز آپ کو سنائی دے آپ جیپ لے
کر فوراً آگے آ جائیں۔ اس کے بعد ان سے آسانی سے نمٹا جا سکتا
ہے"...... صدیقی نے کہا۔

"ویری گڈ۔ چیف کا ذہن واقعی کام کرتا ہے"...... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا میری تجویز غلط ہے"...... صدیقی نے قدرے شرمندہ ہوتے
ہوئے کہا۔

"ارے نہیں۔ میں تو تمہاری تعریف کر رہا تھا۔ ٹھیک ہے لیکن
یہ کام تم نہیں کرو گے بلکہ صالحہ کرے گی کیونکہ تم اگر ان کی
نظروں میں آ گئے تو وہ ایک لمحے میں تمہیں گولی سے اڑا دیں گے جبکہ
صالحہ کو وہ بہرحال عورت ہونے کے ناطے فوری گولی نہیں ماریں
گے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں یہ کام کر لوں گی۔ کہاں ہے وہ گن۔ لاؤ مجھے
دو"...... صالحہ نے کہا۔

"میرے تھیلے سے لے لو"...... صدیقی نے کہا تو عمران واپس
اپنی جیپ کی طرف بڑھ گیا۔

"کیا ہوا"...... صفدر نے جیپ کے چلتے ہی کہا تو عمران نے پوری تفصیل بتادی۔

"اوہ۔ کہیں صالحہ گڑبڑ نہ کر دے"...... صفدر نے کہا۔

"کیوں۔ صالحہ کیوں گڑبڑ کرے گی۔ وہ کسی سے کم تو نہیں ہے"...... جولیا نے فوراً ہی صالحہ کی حمایت میں بولتے ہوئے کہا۔

"صفدر پریشان ہونے کے لئے مجبور ہے۔ تم اس بات کو نہیں سمجھ سکو گی"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب۔ میں نے اس انداز میں بات نہیں کی۔ میں نے تو اس لئے کہا تھا کہ ہمارے اس سارے کھیل کا مرکزی کردار اب صالحہ بن رہی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی گڑبڑ ہو جائے"...... صفدر نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"صالحہ کی کارکردگی ہم سب سے زیادہ اچھی ہے۔ تم بے فکر رہو"...... عمران نے کہا تو صفدر ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا اور پھر تقریباً پندرہ منٹ کی ڈرائیونگ کے بعد انہیں دور سے ایک اونچا ٹیلہ نظر آنے لگ گیا جس کی سائیڈ سے سڑک مڑ رہی تھی۔

"سب نے اسلحہ لے لیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ مشین گنیں ہم نے قریب رکھ لی ہیں جبکہ مشین پسٹل ہماری جیبوں میں ہیں"...... جولیا نے جواب دیا۔

"ایک مشین پسٹل میری جیب میں بھی ڈال دو۔ شاید ضرورت پڑ جائے"...... عمران نے کہا تو جولیا نے مسکراتے ہوئے سائیڈ میں

رکھا ہوا ایک مشین پسٹل اٹھایا اور اسے عمران کی جیب میں ڈال دیا۔ اس کے ساتھ ہی ان کی جیپ موڑ کے قریب پہنچ گئی تو عمران نے جیپ کی رفتار آہستہ کر دی۔ دوسرے لمحے تنویر کی جیپ تیزی سے ان کی جیپ کو کراس کرتی ہوئی آگے بڑھی اور پھر تھوڑا سا آگے جا کر یکلخت رک گئی۔ اس کے ساتھ ہی عمران نے بھی جیپ روک دی۔

"آؤ نیچے"...... عمران نے کہا اور اچھل کر نیچے اتر آیا جبکہ پہلی جیپ سے صالحہ نیچے اتری۔ اس کے ہاتھ میں سموک گیس گن تھی جس کی چھوٹی سی چپٹی نال تھی۔ صالحہ پنجوں کے بل لیکن تیزی سے دوڑتی ہوئی موڑ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ البتہ اس نے گن کو اپنے جسم کے عقب میں کر رکھا تھا اور پھر وہ ان کے دیکھتے ہی موڑ مڑ کر ان کی نظروں سے غائب ہو گئی۔

"آؤ"...... عمران نے کہا اور جیب سے مشین پسٹل نکال کر وہ تیزی سے آگے بڑھا لیکن انہوں نے ابھی چند ہی قدم بڑھائے ہوں گے کہ اچانک انہیں موڑ کی دوسری طرف سے تیز فائرنگ کی آوازوں کے ساتھ ہی صالحہ کی لہراتی ہوئی انتہائی کربناک چیخ سنائی دی تو وہ سب عمران سمیت بے اختیار اچھل پڑے۔ لیکن ابھی وہ موڑ تک پہنچے ہی تھے کہ انہیں سموک گن فائر ہونے کی مخصوص سیٹی نما آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی وہ موڑ مڑ کر آگے بڑھے تو انہوں نے صالحہ کو زمین پر پڑے دیکھا۔ اس کے ہاتھ میں سموک گیس گن

موجود تھی اور درختوں کا جھنڈ نیلے رنگ کے دھوئیں میں جیسے
ہوا نظر آ رہا تھا۔ عمران تیزی سے صالحہ کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا
صالحہ بے اختیار اچھل کر کھڑی ہو گئی۔
"انہوں نے مجھ پر فائر کھول دیا تھا لیکن میں چیخ مار کر نیچے گر
تاکہ وہ دوبارہ فائر نہ کر سکیں اور ساتھ ہی میں نے فائر کھ
دیا"...... صالحہ نے مڑ کر مسکراتے ہوئے کہا اور سب نے بے اخ
اطمینان بھرا طویل سانس لیا کہ وہ زخمی تک نہ ہوئی تھی۔ اسی
درختوں کے جھنڈ میں یکے بعد دیگرے دھماکے ہونے شروع ہو گئے
دھواں اب آہستہ آہستہ چھٹتا چلا جا رہا تھا۔
"یہ شاگل کے آدمی بے ہوش ہو کر گر رہے ہیں۔ ان کا خاتمہ ک
دو۔ ہم نے آگے جانا ہے"...... عمران نے کہا۔
"اب گیس پوری طرح ختم ہو گی تو ہم بھی کارروائی کر
گے"...... صفدر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا لیکن ا
لمحے اچانک ایک ہیلی کاپٹر تیزی سے اڑتا ہوا ذخیرے کے عقب
نمودار ہوا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتے ہیلی کاپٹر سے ان پر ف
کھول دیا گیا لیکن ہیلی کاپٹر کے اس طرح اچانک نمودار ہونے
باوجود چونکہ وہ سب تربیت یافتہ تھے اس لئے ان سب نے بجلی ک
سی تیزی سے سائیڈوں پر غوطے لگائے اور اس طرح وہ ہیلی کاپٹر ک
فائرنگ سے تو بہرحال بچ گئے لیکن ہیلی کاپٹر تیزی سے مڑا تو اب ان
کے پاس اس کے سوا اور کوئی چارہ نہ رہا تھا کہ وہ فائرنگ سے بچنے

لئے ذخیرے میں گھس جائیں۔ چنانچہ عمران کے کہنے پر وہ سب
تہائی تیزی سے درختوں کے ذخیرے کی طرف دوڑنے لگے۔ ہیلی
ہڑ سے ایک بار پھر فائرنگ ہوئی لیکن اس بار بھی وہ بچ گئے لیکن
لمحے نعمانی بجلی کی سی تیزی سے ایک درخت پر چڑھتا چلا گیا۔ ہیلی
ڑ نے گھوم کر ایک بار پھر فائرنگ کی اور اس بار چوہان کی چیخ
الی دی تو عمران سمیت سب ساتھیوں نے بے اختیار ہونٹ بھینچ
ہ۔ ہیلی کاپٹر کی آواز عقب میں جا کر ایک بار پھر گھوم کر آنے لگی
اکہ اچانک درختوں کے جھنڈ کی بالائی سطح سے مشین گن کی
نگ کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ہیلی کاپٹر کی آواز تیزی
نیچے جاتی سنائی دی اور دوسرے لمحے ایک خوفناک دھماکے کے
تھ ہیلی کاپٹر درختوں کے ذخیرے کے سامنے سڑک کی دوسری
نب ایک کھلے میدان میں گر گیا اور اس میں سے شعلے نکلنے لگے اور
رے لمحے ایک اور خوفناک اور کان پھاڑ دھماکہ ہوا اور اس کے
تھ ہی ہیلی کاپٹر کے پرزے ہوا میں بکھرتے چلے گئے اور بھاری ہیلی
آگ کے ایک بہت بڑے شعلے میں تبدیل ہو گیا تھا۔
"جلدی کرو۔ نکلو یہاں سے۔ یہاں ابھی بے ہوش کر دینے والی
لا کے اثرات موجود ہیں۔ چوہان کو دیکھو۔ باہر آؤ"...... عمران
چیخ کر کہا اور پھر دوڑ کر وہ درختوں کے اس جھنڈ سے باہر آ گیا۔
یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس نے کوئی نشہ آور مشروب پی لیا
اس کا ذہن گھوم رہا تھا لیکن باہر آ کر تازہ ہوا میں دو چار لمبے لمبے

سانس لینے سے اس کا گھومتا ہوا ذہن یکلخت قابو میں آگیا۔ اس
اس کے سارے ساتھی لڑکھڑاتے ہوئے انداز میں باہر آتے دکھ
دینے لگے۔ چوہان بھی آرہا تھا۔ اس کے بازو میں گولی لگی تھی اور ا
نے دوسرے ہاتھ سے بازو پکڑا ہوا تھا۔ جولیا اور صالحہ ایک دوسر
کو پکڑے ہوئے باہر آرہی تھیں جبکہ نعمانی سب سے آخر میں باہر آ
تھا۔

" گڈ شو نعمانی۔ تم نے بروقت فیصلہ کیا ورنہ اس ہیلی کاپٹر
ہم سب کو بھون ڈالنا تھا"...... عمران نے کہا اور پھر وہ سب ایک
دوسرے کو سہارا دیتے ہوئے جیپوں کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ باہ
جانے کی وجہ سے ان کے ذہن اب قابو میں آتے جا رہے تھے۔

" عمران صاحب۔ شاگل کے بے ہوش پڑے ہوئے افراد کو
ہلاک نہیں کیا جا سکا"...... صفدر نے کہا۔

" چھوڑو انہیں۔ چار پانچ گھنٹوں سے پہلے وہ ہوش میں نہیں آئ
گے۔ یہاں سے نکلو کیونکہ ہیلی کاپٹر کی فائرنگ اور دھماکے کا علم
صرف چیک پوسٹ پر ہو چکا ہو گا بلکہ آگے پانچ کلو میٹر کے فاصلے
موجود شاگل کے دوسرے گروپ کو بھی آواز پہنچ چکی ہو گی"۔ عمران
نے جیپ کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔ دوسری جیپ بھی اس کے پیچھے
تھی۔

" پھر اب کیا کرنا ہے"...... صفدر نے کہا۔

" کچھ نہیں۔ اب ہمیں پیدل جانا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

اس کے ساتھ ہی اس نے جھنڈ کے اختتام پر جیپ کو سڑک سے نیچے
اتارا اور پھر ویران علاقے میں لیتا ہوا وہ اس جھنڈ کی عقبی سائیڈ پر
دوڑاتا چلا گیا۔ دوسری جیپ بھی اس کے پیچھے تھی۔ تقریباً دو کلو میٹر کا
فاصلہ طے کرنے کے بعد وہ ایک چھوٹے سے اسٹوپا نما عمارت کے
سامنے پہنچ گئے۔ عمارت خالی تھی۔ اس میں کوئی آدمی نہ تھا۔

" جیپیں اندر چھپا دو۔ ہم نے آگے پیدل جانا ہے"...... عمران
نے کہا اور جیپ کو وہ اسٹوپا کے اندر لے گیا اور پھر ایک بند جگہ پر
دونوں جیپوں کو روک دیا گیا اور وہ سب نیچے اتر آئے۔ انہوں نے
اپنا سامان بھی اٹھا لیا تھا۔ اس دوران کیپٹن شکیل نے چوہان کے
بازو پر بینڈیج کر دی تھی۔ جیپوں کو بند جگہ پر چھپا کر انہوں نے
سامان اپنی پشت پر لادا اور اسٹوپا نما عمارت سے باہر آگئے۔

" عمران صاحب۔ جیپیں آرہی ہیں اور ہیلی کاپٹر بھی"۔ اچانک
صفدر کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو وہ سب یکلخت چوکنا ہو گئے۔ اسی
لمحے صفدر دوڑتا ہوا واپس آگیا۔

" عمران صاحب۔ میں ادھر گیا تھا تاکہ صورت حال کا جائزہ لے
سکوں۔ دو جیپیں درختوں کے جھنڈ سے ادھر آ رہی ہیں۔ شاید وہ
ہماری جیپوں کے ٹائروں کو چیک کرتے ہوئے آرہے ہیں اور ایک
لانگ شپ ہیلی کاپٹر دائیں طرف سے آرہا ہے"...... صفدر نے کہا۔

" تو اس میں اتنا پریشان ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ زیادہ سے
زیادہ یہی ہو گا کہ ہم مر جائیں گے اور بس"...... عمران نے

مسکراتے ہوئے کہا تو سب کے تنے ہوئے چہرے یکلخت ڈھیلے پڑ گئے انہیں عمران کی بات سن کر یوں محسوس ہوا تھا جیسے کسی نے ان کے انتہائی کھنچے ہوئے اعصاب کی رسیوں میں بندھی گانٹھ کھول دی ہو اور اعصاب کی ساری رسیاں یکلخت ڈھیلی پڑ گئی ہوں۔

"خاور۔ نعمانی اور صدیقی تم تینوں اسٹوپا کی چھت پر چڑھ جاؤ اور تین اطراف سے نشست باندھ لو لیکن ہیلی کاپٹر سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنا اور تنویر، صالحہ اور کیپٹن شکیل تم تینوں دوڑ کر سامنے جھاڑیوں میں لیٹ جاؤ۔ اپنا رخ اسٹوپا کی طرف رکھنا اور چوہان، جولیا اور صفدر تم تینوں اسٹوپا کے کھلے دہانے کی سائیڈوں میں رہیں گے۔ ہم نے اس ہیلی کاپٹر کو بھی گرانا ہے اور ان جیپوں میں موجود افراد کا بھی خاتمہ کرنا ہے"...... عمران نے کہا تو اس کی ہدایات کے مطابق وہ سب تیزی سے دوڑتے ہوئے اپنی اپنی جگہ پر پہنچ گئے جبکہ اسٹوپا کے اندر عمران، جولیا، چوہان اور صفدر رہ گئے تھے جن میں سے صفدر اور چوہان ایک سائیڈ پر اور عمران اور جولیا دوسری سائیڈ پر تھے۔

"اگر انہوں نے اندر بم مار دیا تب"...... صفدر نے کہا۔

"دروازہ پہلے ہی بغیر کسی رکاوٹ کے ہے اس لئے اگر بم مارا بھی جائے گا تو کافی اندر گرے گا"...... عمران نے جواب دیا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ دس منٹ بعد اچانک ہیلی کاپٹر کی گونج انہیں اپنے سروں پر سنائی دی اور پھر اچانک خوفناک فائرنگ کی تیز

...ٹی سی اسٹوپا پر ہو گئی لیکن ہیلی کاپٹر آگے بڑھ گیا تھا۔ وہ اس کی ...ہوں آواز سے اندازہ لگا رہے تھے۔

"تم خود اوپر جاؤ۔ مجھے لگتا ہے کہ صدیقی اور اس کے ساتھیوں ...ہیلی کاپٹر نہیں گرسکے گا"...... جولیا نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ یہ تینوں بے حد سمجھ دار ہیں۔ ابھی دیکھنا کیا ...تا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے انتہائی مطمئن لہجے میں اور اسی لمحے ہیلی کاپٹر کی واپسی ہو گئی۔ اس بار وہ اسٹوپا کے ...یانی حصہ پر فائرنگ کرتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا کہ اچانک اسٹوپا کی ...ت سے مشین گن کی تیز فائرنگ کی آوازیں سنائی دیں۔

"وکٹری"...... اس کے ساتھ ہی صدیقی کی چیختی ہوئی آواز سنائی ...

"سنبھل جاؤ۔ اب جیپوں سے فائرنگ ہو گی"...... عمران نے کہا ...دوسرے لمحے یکلخت اسٹوپا کی دونوں سائیڈوں ...۔ خوفناک ...نگ کے ساتھ ساتھ انہیں اپنے سروں کے اوپر بھی خوفناک ...ماکے ہوتے سنائی دیئے اور ان کے سروں پر موجود چھت کے جیسے ...نچے سے اڑ گئے۔ شاید میزائل فائر کئے گئے تھے لیکن عمران اور اس ...ساتھی چونکہ اس دہانے کی جڑ میں موجود تھے اس لئے وہ چھت کے ...ے بچ گئے تھے لیکن اسی لمحے انتہائی خوفناک اور دل ہلا دینے ...لے دھماکے کی آواز سنائی دی اور پھر چاروں طرف مشین گنوں کی ...ئی خوفناک فائرنگ سے فضا گونج اٹھی۔ فائرنگ کے ساتھ ساتھ

میزائل گنوں کی مخصوص آواز بھی سنائی دے رہی تھی اور اس کے ساتھ ہی اسٹوپا کے اندر بھی چھت کے ٹوٹ جانے کی وجہ سے میزائل گر کر خوفناک تباہی برپا کر رہے تھے۔

"باہر آؤ"....... عمران نے کہا اور تیزی سے مڑ کر وہ باہر کو لپکا۔ اس کا انداز جھکا جھکا سا تھا۔ اس کے ساتھی بھی باہر آ گئے اور پھر وہ نیچے گر کر رینگتے ہوئے دائیں طرف کو بڑھتے چلے گئے کیونکہ ادھر سے مسلسل فائرنگ اور میزائل فائر کئے جا رہے تھے۔ اسی لمحے انہیں اپنے عقب میں دروازے کا وہ حصہ خوفناک دھماکے سے گرتا دکھائی دیا جہاں چند لمحے پہلے وہ چھپے ہوئے تھے کہ اچانک تیز فائرنگ اس طرح رک گئی جیسے انتہائی تیز آواز سے گونجتا ہوا لاؤڈ سپیکر یکلخت خاموش ہو جاتا ہے۔

"عمران صاحب۔ عمران صاحب۔ سب ختم ہو گئے ہیں"۔ اچانک اوپر سے خاور کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو عمران اچھل کر کھڑا ہو گیا اور دوڑتا ہوا آگے بڑھا تو اس نے اس طرف اسٹوپا سے کچھ فاصلے پر ایک جیپ کو الٹے پڑے دیکھا جس کے ساتھ ہی عقب میں بھی چھ افراد ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے تھے۔ کچھ فاصلے پر ایک ہیلی کاپٹر آگ کے شعلوں میں گھرا دھڑا دھڑ جل رہا تھا۔ اسی لمحے تنویر اور اس کے ساتھی بھی ایک طرف سے دوڑتے ہوئے قریب آ گئے۔ تھوڑی دیر بعد اوپر سے صدیقی اور اس کے ساتھی کود کر نیچے اترے کیونکہ اسٹوپا کی تمام چھتیں ٹوٹ چکی تھیں۔

"دو جیپیں تھیں جو دونوں طرف سے آئیں اور حملہ کر دیا۔ بارہ افراد تھے جو سب ہلاک ہو گئے ہیں"....... تنویر نے کہا۔

"آؤ اب نکل چلیں۔ جلدی کرو۔ ہم اس بار بری طرح پھنس گئے ہیں"....... عمران نے کہا اور پھر وہ سب تیزی سے آگے بڑھتے چلے گئے تھوڑی دیر بعد وہ ایک چٹیل میدان کے کنارے پر پہنچ گئے جہاں تک جھاڑیوں سے بھرا میدان تھا۔ اس سے آگے دور دور تک چٹیل میدان تھا جس میں نہ کوئی درخت تھا اور نہ کوئی جھاڑی۔

"یہاں تو ہم آسانی سے مارے جائیں گے"....... صفدر نے کہا۔

"اس میدان میں دلدلیں بھی موجود ہیں"....... عمران نے کہا۔ اس کی پیشانی پر سلوٹیں سی ابھر آئی تھیں۔ شاید اس طرح کا چٹیل میدان اس کے ذہن میں موجود نہ تھا۔

"اب سوائے اس کے اور کیا ہو سکتا ہے کہ ہم واپس درختوں کے اس جھنڈ کی طرف چلیں۔ وہاں سے سڑک پر چلنے والی کوئی کار یا جیپ حاصل کریں کیونکہ ہماری جیپوں پر تو چھت گرنے اور میزائل فائرنگ سے تباہ ہو چکی ہیں"....... عمران نے کہا۔

"ایک کام ہو سکتا ہے عمران صاحب"....... صدیقی نے کہا۔

"وہ کیا"....... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"ہم چکر کاٹ کر اس موڑ پر پہنچیں۔ وہاں سے ہمیں فوجی جیپیں مل جائیں گی اور کاریں بھی۔ ان کی مدد سے ہم آسانی سے بھاگل پور پہنچ سکتے ہیں"....... صدیقی نے کہا۔

"وہ تو یہاں سے دس کلومیٹر پر ہے۔ اس دوران لامحالہ آدھے کافرستان کی فوج اور ایئر فورس یہاں پہنچ جائے گی کیونکہ شاگل اب اطمینان سے بیٹھا نہیں رہے گا"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ وہ دیکھیں وہ کیا ہے"...... اچانک صالحہ نے کہا تو سب چونک کر اس طرف دیکھنے لگے۔ وہ چٹیل میدان کے دائیں طرف دیکھ رہی تھی۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ کوئی عبادت گاہ لگتی ہے۔ شاید اسی طرح کا کوئی اسٹوپا ہے لیکن ہمیں وہاں تک دوڑ کر جانا پڑے گا۔ اب اور کوئی صورت نہیں ہے ورنہ یہاں ہم مکھیوں کی طرح مارے جائیں گے"۔ عمران نے کہا۔

"تو چلو پھر۔ یہاں کھڑے کھڑے تو ہم پہنچ نہ پائیں گے"۔ تنویر نے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں چلو۔ جس قدر تیز دوڑ سکتے ہو دوڑو۔ یوں سمجھو کہ ورلڈ چیمپئن ریس میں حصہ لے رہے ہو"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک جمپ لیا اور دوڑنا شروع کر دیا۔ پھر اس کے ساتھیوں نے بھی ساتھ ہی دوڑنا شروع کر دیا اور واقعی انہیں دوڑتے دیکھ کر ایسے نظر آرہا تھا جیسے وہ ورلڈ چیمپئن ریس میں حصہ لے رہے ہوں۔ البتہ جولیا اور صالحہ ان سب سے پیچھے دوڑ رہی تھیں اور ان کے دوڑنے میں بھی تیزی تھی کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ اگر وہ اس جگہ پر پہنچنے سے پہلے چیک ہو گئے تو پھر انہیں مرنے سے کوئی نہ بچا

سکے گا اس لئے وہ اپنی زندگی کی بقا کے لئے دوڑ رہے تھے۔ اب یہ جگہ بڑی نظر آنے لگ گئی تھی۔ یہ واقعی ایک کافی بڑا اسٹوپا تھا۔ اس اسٹوپے سے کافی بڑا جس میں پہلے انہوں نے پناہ لی تھی۔ وہ دوڑنے کے ساتھ ساتھ ادھر ادھر بھی دیکھتے جا رہے تھے کہ کہیں اچانک کوئی ہیلی کاپٹر انہیں نہ آگھیرے لیکن پھر تقریباً بیس منٹ کی مسلسل اور تیز دوڑ کے بعد وہ اس اسٹوپا تک پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے۔ ان سب کے سانس خاصے پھولے ہوئے تھے لیکن بہرحال اتنے بھی نہیں کہ وہ گر پڑتے۔ ان کے چہرے پسینے میں شرابور ہو رہے تھے اور پھر اسٹوپا میں داخل ہو کر انہوں نے اس پوری عمارت کو چیک کر لیا لیکن پہلے اسٹوپا کی طرح یہ اسٹوپا بھی خالی پڑا ہوا تھا۔ اس میں نہ کوئی سامان تھا اور نہ ہی کوئی آدمی۔ البتہ اس کی طرز تعمیر بتا رہی تھی کہ یہ بے حد قدیم دور کا بنا ہوا ہے۔

"جب انہیں ہم وہاں نہیں ملیں گے تو وہ لازماً یہاں آئیں گے اور چیکنگ کریں گے اور ہو سکتا ہے کہ وہ اسے دور سے ہی تباہ کر دیں"...... صفدر نے کہا۔

"ہونے کو تو سب کچھ ہو سکتا ہے لیکن اب ہم نے واقعی یہ سوچنا ہے کہ ہم آخر کس طرح بھاگل پور پہنچیں"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اس ہیلی کاپٹر نے ہماری تمام پلاننگ فیل کر دی ہے۔ اگر ہمیں معلوم ہو جاتا کہ درختوں کے جھنڈ میں ہیلی کاپٹر بھی موجود ہے

تو ہم پہلے اسے کور کرتے"۔۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہمارے پاس گیس ماسک تو موجود ہیں یا نہیں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہیں تو سہی۔ کیوں"۔۔۔۔۔۔ جولیا نے پوچھا۔

"میں سوچ رہا ہوں کہ گیس ماسک پہن کر ہم کسی دلدل میں اتر جائیں۔ اس طرح ہم چھپ سکتے ہیں ورنہ یہاں چھپنے کی اور کوئی جگہ نہیں ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کیا تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ دلدل سے باہر کیسے آئیں گے اور پھر گیس ماسک ہمیں گیس سے تو بچا سکتا ہے لیکن سانس کیسے لیں گے"۔۔۔۔۔۔ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"دلدل میں پانی موجود ہوتا ہے اس لئے گیس ماسک میں موجود آکسیجن کشید کرنے والا آلہ اس پانی میں موجود ہوا سے پیور آکسیجن کشید کرتا رہے گا۔ اس سے ہمیں تازہ ہوا تو ملتی رہے گی البتہ مسئلہ ہمارے سامان کا ہے اور دلدل سے باہر نکلنے کا"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کیوں ناں ہم رسیاں باندھ لیں"۔۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"رسیاں تو فوراً نظر آ جائیں گی"۔۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ یہ ممکن نہیں ہے۔ رسیاں انہوں نے چیک کر کے کاٹ دینی ہیں اور ہم ہمیشہ کے لئے دلدل کی تہہ میں اتر جائیں گے"۔ عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ ایک تجویز میرے ذہن میں آ رہی ہے"۔ اس بار چوہان نے کہا۔

"وہ کیا"۔۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"آپ ٹرانسمیٹر پر شاگل سے بات کریں اور اسے یہ تاثر دیں کہ ہم ب سرگام پہاڑیوں تک پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اس ورت میں وہ ادھر کا خیال چھوڑ کر ادھر متوجہ ہو جائے گا"۔ چوہان نے کہا۔

"نہیں۔ وہ اتنا احمق نہیں ہے جتنا تم اسے سمجھتے ہو۔ البتہ مہاری تجویز میں ایک بات قابل عمل ہے کہ اسے ٹرانسمیٹر پر کوئی یسا تاثر دیا جائے کہ وہ ٹریپ ہو سکے۔ کس کے پاس ہے ٹرانسمیٹر"۔ ران نے کہا تو صفدر نے اپنی پشت پر موجود بیگ کھول کر اس میں ے ایک لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے ٹرانسمیٹر پر شاگل کی فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر ٹرانسمیٹر آن کر یا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ علی عمران کالنگ شاگل۔ اوور"۔۔۔۔۔۔ عمران نے ربار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ شاگل اٹنڈنگ یو۔ اوور"۔۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے گل کی تیز لیکن حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"میں تمہارا شکریہ ادا کرنا چاہتا تھا شاگل کہ تمہارے آدمیوں ہم پر حملہ کر کے ہمارا وقت ضائع ہونے سے بچا لیا ہے۔ اب ہم

اطمینان سے سرگام پہاڑیوں میں پہنچ جائیں گے اور مجھے معلوم ہے وہاں سپیشل ایجنسی سے نمٹنا ہو گا۔ تم سے نہیں۔ اوور"...... عمرا نے کہا۔

"کیا بکواس کر رہے ہو۔ میں تمہاری موت بن کر تم پر جھپٹنے ہوں۔ اوور"...... دوسری طرف سے شاگل کی چیختی ہوئی آواز سنا دی۔

"اگر سرگام پہاڑیوں پر آسکتے ہو تو آجاؤ۔ ہمیں کیا اعتراض ہو ہے۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"یہ کال اس نے ہیلی کاپٹر میں اٹنڈ کی ہے۔ ہیلی کاپٹر کی مخصو آواز پس منظر میں سنائی دے رہی تھی۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ سے قریب پہنچ گیا ہے"...... عمران نے کہا تو سب کے چہرے سے گئے۔

"اب کیا کرنا ہے۔ کیا یہیں کھڑے کھڑے ہی رہ جا گے"...... تنویر نے کہا۔

"یہاں پچھلی طرف جا کر دیکھو۔ اگر کوئی ٹیلہ نظر آئے تو پھر بچت ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا تو صفدر اور نعمانی دو تیزی سے دوڑ کر عقبی سمت کو چلے گئے۔

"عمران صاحب۔ ہمیں یہاں باقاعدہ مورچہ بندی کرنا گی"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اس بار شاگل ایک ہیلی کاپٹر پر نہیں آئے گا کیونکہ پہلے دو پڑوں کے تباہ ہونے کی اطلاع اسے مل چکی ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ عقب میں بھی دور دور تک چٹیل میدان ہے۔ ئی ٹیلہ نہیں ہے"...... صفدر اور نعمانی نے واپس آتے ہوئے کہا۔

"ارے ایک منٹ۔ ہم خواہ مخواہ پریشان ہو رہے ہیں۔ ایک منٹ۔ میرے پیچھے آؤ"...... عمران نے کہا اور تیزی سے مڑ کر اسٹوپا کے اندرونی طرف دوڑ پڑا۔ باقی ساتھیوں نے حیرت سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر وہ سب بھی عمران کے پیچھے دوڑتے ہوئے اندر داخل ہو گئے۔

"میں نے ایک بار کتاب میں پڑھا تھا کہ ان اسٹوپوں کی باقاعدہ اس علاقے میں زنجیر بنائی جاتی ہے اور ان کے درمیان خفیہ سرنگیں ہوتی ہیں۔ آؤ۔ اگر واقعی ایسا ہی ہے تو ہم آسانی سے نہ صرف بچ سکتے ہیں بلکہ ان کا خاتمہ بھی کر سکیں گے"...... عمران نے کہا اور پھر ایک بڑے کمرے میں وہ اس خفیہ سرنگ کو اپنی مخصوص صلاحیتوں کی وجہ سے تلاش کر لینے میں کامیاب ہو گئے۔ سرنگ کا دہانہ ایک دیوار میں تھا اور اس دیوار میں ایک قدیم دور کی بڑی سی تصویر بنی ہوئی تھی۔ تصویر کسی جنگل کی تھی جس کے درمیان ایک بڑے اونچے درخت کے نیچے ایک جوگی آلتی پالتی مارے بیٹھا ہوا تھا۔ اس جوگی کے سامنے ایک برتن پڑا ہوا تھا جس کے دہانے سے پانی باہر نکلتا نظر آ رہا تھا۔ عمران نے اس برتن کے دہانے پر انگلی کو رکھ کر زور

سے دبایا تو گڑگڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ ہی دیوار درمیان سے اندر
کی طرف کھلتی چلی گئی اور وہاں ایک خاصی بڑی انسانی ہاتھوں سے
بنی ہوئی سرنگ نظر آنے لگ گئی تھی۔

"یہ کوئی خاص نشانی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ ویسے ہم ساری عمر سر پٹکتے رہ جاتے تو سرنگ کا دہانہ تلاش
نہ کر سکتے۔ یہ ان کا مذہبی کوڈ ہوتا ہے اور کتاب میں اس بارے میں
بھی تفصیل سے درج تھا"...... عمران نے کہا اور پھر کچھ دیر انتظار کر
لینے کے بعد تاکہ بند سرنگ میں اگر زہریلی گیس موجود ہو تو نکل
جائے، عمران ایک سائیڈ پر کھڑا رہا۔ جب سارے ساتھی اندر داخل
ہو گئے تو عمران نے اندر داخل ہو کر زور سے سائیڈ پر پیر مارا۔ اس
کے ساتھ ہی گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی دہانہ برابر ہو گیا۔ اب
اندر خاصا اندھیرا ہو گیا تھا لیکن چند لمحوں بعد جب انہیں اس
اندھیرے میں کچھ کچھ نظر آنے لگ گیا تو وہ آگے بڑھتے چلے گئے۔
سرنگ خاصی طویل تھی اور وہ ابھی تھوڑا سا ہی آگے گئے تھے کہ
اچانک عمران کو احساس ہونے لگا کہ ہوا بھاری ہوتی چلی جا رہی
ہے۔ اس کا مطلب تھا کہ یہاں تازہ ہوا کی آمد کا جو راستہ تھا وہ
امتداد زمانہ کی وجہ سے بند ہو چکا ہے۔

"گیس ماسک نکال کر پہن لو ورنہ ابھی بے ہوش ہو کر گر جائیں
گے اور پھر ہماری لاشیں بھی کسی کو دستیاب نہ ہو سکیں گی"۔
عمران نے چیخ کر کہا تو اس کے ساتھی تیزی سے حرکت میں آ گئے۔

دیر بعد ان سب نے گیس ماسک پہنے ہوئے تھے اور اس کے
ہی ان کے سینوں پر پڑ جانے والا بوجھ یکلخت ہلکا ہو گیا اور وہ
ے آگے بڑھتے چلے گئے۔ لیکن یہ شیطان کی آنت کی طرح طویل
ختم ہونے میں ہی نہ آ رہی تھی کہ اچانک ان کے اوپر موجود
ری طرح لرزنے لگی جیسے انتہائی خوفناک زلزلہ آ گیا ہو۔

بھاگو۔ باہر بمباری ہو رہی ہے"...... عمران نے گیس ماسک
لگے ہوئے ٹرانسمیٹر میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دوڑ پڑا۔ اس
دوڑتے ہی اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے دوڑنے لگے۔ لرزش
تک جاری تھی۔ یہ اتنی نہ تھی کہ چھت بیٹھ جاتی لیکن چونکہ
بھی وقت کچھ بھی ہو سکتا تھا اس لئے عمران جلد از جلد کسی محفوظ
پر پہنچ جانا چاہتا تھا اور پھر خدا خدا کر کے اس سرنگ کا اختتام ہو
عمران نے آگے بڑھ کر دیوار کی جڑ میں ابھری ہوئی ایک اینٹ پر
ارا تو گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی دیوار درمیان سے پھٹ گئی
دوسری طرف ایک ایسا کمرہ نظر آ رہا تھا جس کی چھت آدھی سے
ٹوٹی ہوئی تھی۔

صفدر اور نعمانی تم دونوں اوپر جا کر حالات چیک کرو۔ ہم
سرنگ میں ہی رہیں گے۔ یہ زیادہ محفوظ ہے"...... عمران نے
تو صفدر اور نعمانی تیزی سے اس خلا سے باہر نکل گئے جبکہ عمران
ان کے باقی ساتھی وہیں سرنگ میں ہی رہ گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ
ان واپس آ گئے۔

" دس کے قریب فوجی جیپیں اور دو گن شپ ہیلی کاپٹر ا
عام سا ہیلی کاپٹر اس اسٹوپا پر موجود ہیں عمران صاحب جہاں
آئے ہیں "....... صفدر نے کہا۔

" اوہ۔ اس بار تو واقعی اللہ تعالیٰ نے خاص مہربانی کی ہے
ہمارا بچ نکلنا ناممکن ہو جاتا "....... عمران نے کہا۔

" تو اب باہر چلو۔ وہ خود ہی وہاں چیکنگ کر کے چلے
گے "....... تنویر نے کہا۔

" نہیں۔ ان دونوں اسٹوپوں کے بارے میں انہیں علم
ہے اس لئے پہلی بات تو یہ کہ وہ اس سرنگ کو تلاش کر لیں
سرنگ کے راستے یہاں پہنچ جائیں اور دوسری بات یہ کہ وہ وہاں
ناکام ہو کر دوبارہ یہاں چیکنگ کرنے آ جائیں اس لئے صفد
نعمانی دونوں باہر رہیں گے جبکہ ہم یہاں اندر رہیں گے۔ اگر
سے آئے تو صفدر اور نعمانی ہمیں اطلاع دے دیں گے اور
سب اس سرنگ میں ہی اندر رہ جائیں گے اور وہ لوگ خود ہی
مار کر واپس چلے جائیں گے "....... عمران نے کہا۔

" اور اگر وہ دونوں اطراف سے آ گئے تب "....... جولیا نے کہا۔

" تو پھر سوائے مقابلے کے اور کیا ہو سکے گا "....... عمران نے
تو جولیا کے ساتھ ساتھ باقی ساتھیوں نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا
جبکہ صفدر اور نعمانی دونوں باہر چلے گئے۔

" تم نے ان دونوں کو باہر کے لئے کیوں منتخب کیا ہے۔ کیا

ت ہے "....... چند لمحے خاموش رہنے کے بعد جولیا نے کہا۔
میں سے ایک کی دور کی نظر تیز ہے اور دوسرے کی سونگھنے
.... عمران نے جواب دیا تو سرنگ میں موجود باقی ساتھی
ہنس پڑے اور جولیا بھی شرمندہ سے انداز میں ساتھ ہی

شاگل کی حالت دیکھنے والی ہو رہی تھی۔ وہ اس وقت
میدان میں واقع ایک قدیم اسٹوپا کی عمارت کے سامنے موجود
اس نے یہاں آنے سے پہلے وہاں سے قریب ہی ایک فوجی سپاٹ
دس فوجی جیپیں مع مسلح فوجیوں کے اور دو گن شپ ہیلی کاپٹر
لئے تھے۔ اس کے بعد وہ اپنے ہیلی کاپٹر میں سوار ہو کر یہاں پہنچا
راستے میں اسے عمران کی طرف سے ٹرانسمیٹر کال اپنے ذاتی ٹرانسمیٹر
ملی تھی جس میں عمران نے اسے یہ تاثر دینے کی کوشش کی تھی کہ
سرگام پہاڑیوں میں پہنچ چکا ہے لیکن اسے معلوم تھا کہ اس نے جو
پور سے کارٹو بستی تک اپنے آدمیوں کو جس انداز میں پھیلایا ہوا
ان سب سے بچ کر یہ لوگ کسی صورت سرگام پہاڑیوں میں نہ
سکتے تھے اور اس کے ساتھ ساتھ چیک پوسٹ سے عمران اور اس
ساتھیوں کے کراس کرنے کے بعد اسے لمحہ بہ لمحہ رپورٹ ملتی

۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے پہلے ناکے پر تباہی پھیلا دی
اور ایک ہیلی کاپٹر مار گرایا تھا لیکن پھر دوسرے ناکے پر موجود
کے آدمیوں نے انہیں گھیر لیا اور وہ درختوں کے جھنڈ سے ہٹ
ایک قدیم اسٹوپا میں چھپ گئے اور پھر اس حملے میں بھی ایک گن
پ ہیلی کاپٹر استعمال ہوا لیکن وہ بھی تباہ ہو گیا اور اس کے آدمی
مارے گئے۔ ایک شدید زخمی آدمی نے اسے بہرحال ٹرانسمیٹر پر
طلاع دے دی تھی جس کے بعد شاگل نے جو رام پورہ میں موجود
دو جیپوں پر اپنے آدمی یہاں بھجوائے جبکہ قریب فوجی سپاٹ سے
نے مزید فوجی جیپیں اور دو گن شپ ہیلی کاپٹر منگوائے اور اس
کے بعد وہ اپنے ہیلی کاپٹر پر سوار ہو کر یہاں پہنچ گیا۔ پہلے اسٹوپا اور
ناکے ارد گرد کے علاقے میں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ پھر اس اسٹوپا
کئی افراد کے قدموں کے نشانات دوسرے اسٹوپا تک جاتے
یک کر لئے گئے اور شاگل سمجھ گیا کہ عمران اور اس کے ساتھی اس
ٹوپا میں چھپ گئے ہیں اس لئے اس نے تمام فوجیوں کو یہاں
یراؤ کرنے کا کہہ دیا اور خود وہ گن شپ ہیلی کاپٹروں کے ساتھ فضا
ماہی رہا۔ لیکن جب اسے بتایا گیا کہ یہاں اور اسٹوپا کے اندر کوئی
ی موجود نہیں ہے تو اس کے حکم پر گن شپ ہیلی کاپٹروں نے ارد
کے علاقے میں چیکنگ کی جبکہ خود شاگل نیچے اتر آیا تھا اور پھر اس
نے خود اسٹوپا کے اندر اور باہر اچھی طرح چیکنگ کی تھی۔ وہاں ایسے
نشانات موجود تھے جن سے معلوم ہوتا تھا کہ یہاں بہت سے لوگ

گھومتے پھرتے رہے ہیں کیونکہ قدموں کے نشانات نظر آ رہے تھے
لیکن وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا اور گن شپ ہیلی کاپٹروں نے بھی
ارد گرد کے علاقے کو چیک کیا تھا لیکن کوئی آدمی نظر نہ آیا۔ تھا جبکہ ہر
طرف چٹیل میدان پھیلا ہوا تھا۔

" باس۔ یہ لوگ اس بڑے کمرے میں گئے اور اس کے بعد
واپس نہیں آئے"...... اچانک اس کے نمبر ٹو راجندر نے کہا تو
شاگل بے اختیار اچھل پڑا۔

" واپس نہیں آئے۔ کیا مطلب۔ کیا وہ جن بھوت تھے کہ غائب
ہو گئے"...... شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" باس۔ ہو سکتا ہے کہ اس قدیم اسٹوپا میں کوئی سرنگ ہو"
راجندر نے کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ ہاں۔ ہاں۔ واقعی۔ اوہ۔ لیکن وہ سرنگ کہاں
ہے"...... شاگل نے اچھلتے ہوئے کہا۔

" میں نے بہت کوشش کی ہے لیکن سرنگ نہیں مل سکی۔ البتہ
ایسا ہو سکتا ہے کہ آپ اس اسٹوپا کے اطراف میں بمباری کرائیں۔
اگر کوئی سرنگ ہو گی تو خود بخود سامنے آ جائے گی"...... راجندر نے
کہا۔

" ہاں۔ یہ ٹھیک ہے۔ تم واقعی عقل مند ہو۔ ویری گڈ"۔ شاگل
نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فوجی پائلٹس کو احکامات دینے
شروع کر دیئے اور تھوڑی دیر بعد گن شپ ہیلی کاپٹروں نے اسٹوپا کے

گرد چاروں طرف کچھ فاصلے پر باقاعدہ میزائل فائر کئے لیکن زمین میں
گڑھے ضرور پڑ گئے لیکن وہاں کوئی سرنگ نظر نہ آئی۔

" سر۔ ادھر ایک سرنگ موجود ہے"...... اچانک اس کے ایک
آدمی نے قریب آ کر کہا۔

" کہاں۔ کہاں ہے"...... شاگل نے اچھلتے ہوئے کہا اور پھر وہ
اس آدمی کے ساتھ اسٹوپا کی اس سائیڈ پر پہنچ گیا جس طرف وہ تباہ
شدہ اسٹوپا تھا اور پھر وہ ایک گڑھے کے قریب پہنچ کر رک گئے۔

" سر۔ نیچے قدیم دور کی اینٹیں نظر آ رہی ہیں اور یقیناً یہ سرنگ
ہے"...... اس آدمی نے کہا۔

" اوہ واقعی۔ یہ واقعی سرنگ ہے اور یہ یقیناً پہلے اسٹوپا کی طرف جا
رہی ہے اور یہ لوگ ضرور اس سرنگ کے ذریعے اس اسٹوپا تک پہنچ
گئے ہوں گے۔ چلو وہاں فائرنگ کرو۔ چلو"...... شاگل نے چیختے
ہوئے کہا۔

" باس۔ کیوں نہ اس سرنگ کو توڑ کر اندر زہریلی گیس فائر کر
دی جائے۔ ہمارے پاس اس کا خاصا سٹاک موجود ہے"...... راجندر
نے کہا۔

" تو تمہارا کیا خیال ہے کہ وہ احمق اس سرنگ میں سو رہے ہوں
گے۔ نانسنس۔ یہ قدیم سرنگ ہے اور بند ہے۔ اس کے اندر تو
پہلے ہی زہریلی گیس بھری ہوئی ہو گی اور وہ لوگ یقیناً دوسری
طرف سے نکل گئے ہوں گے"...... شاگل نے انتہائی غصیلے لہجے

میں کہا اور پھر اس کے حکم پر تمام مسلح افراد جیپوں میں سوار ہو کر اس پہلے والے اسٹوپا کی طرف بڑھنے لگے جبکہ دونوں گن شپ ہیلی کاپٹر بھی فضا میں بلند ہو گئے اور پھر وہ بھی اس تباہ شدہ اسٹوپا کی طرف اڑتے چلے گئے جبکہ شاگل اور اس کا نمبر ٹو راجندر شاگل کے ہیلی کاپٹر سمیت وہیں رہ گئے۔

"آؤ۔ ہمیں بھی جانا ہو گا ورنہ یہ شیطان آسانی سے نہ مر سکیں گے"...... تھوڑی دیر بعد شاگل نے کہا اور پھر ان کا ہیلی کاپٹر بھی بلند ہوا اور تیزی سے اس تباہ شدہ اسٹوپا کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ البتہ اس کے پائلٹ سے کہہ دیا گیا تھا کہ وہ اپنا ہیلی کاپٹر فائرنگ کی زد سے اونچا رکھے۔ چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر کا ٹرانسمیٹر جاگ اٹھا اور شاگل نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ رامیش کالنگ باس۔ اوور"...... ایک آواز سنائی دی۔

"یس۔ شاگل سپیکنگ۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور"...... شاگل نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"باس۔ یہاں کوئی آدمی موجود نہیں ہے۔ اوور"...... رامیش نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ وہ لوگ واقعی اس سرنگ میں چھپے ہوئے ہیں۔ ٹھیک ہے۔ میں اس سرنگ پر بمباری کراتا ہوں۔ اوور اینڈ آل"...... شاگل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے

ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر اس پر دوسری فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ شاگل کالنگ۔ اوور"...... شاگل نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ میں گن شپ ہیلی کاپٹر پائلٹ سریندر سنگھ بول رہا ہوں۔ اوور"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"سریندر سنگھ۔ دشمن ایجنٹ اس اسٹوپا اور دوسرے اسٹوپا کے درمیان سرنگ میں چھپے ہوئے ہیں اس لئے اس سرنگ پر میزائل فائر کرو۔ اس قدر تیز فائرنگ کرو کہ پوری سرنگ کے پرخچے اڑ جائیں۔ اوور"...... شاگل نے کہا۔

"یس سر۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو شاگل نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اب یہاں اتار لو ہیلی کاپٹر"...... شاگل نے اپنے ہیلی کاپٹر کے پائلٹ سے کہا۔

"یس سر"...... پائلٹ نے جواب دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر اس تباہ شدہ اسٹوپا کے قریب اتر گیا تو شاگل اچھل کر نیچے اتر آیا۔ راجندر بھی اس کے پیچھے نیچے اتر آیا۔ اس دوران سرنگ پر میزائل فائرنگ شروع ہو چکی تھی اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے اس اسٹوپا سے لے کر دوسرے اسٹوپا تک پوری سرنگ کو مکمل طور پر تباہ کر دیا گیا۔

"راجندر"...... شاگل نے کہا۔

"یس باس"...... راجندر نے کہا۔

"آدمی لے جاؤ اور اس پوری سرنگ کو چیک کر کے لاشیں باہر نکالو"...... شاگل نے کہا۔

"یس باس"...... راجندر نے کہا جبکہ شاگل اپنے ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"ٹرانسمیٹر پر گن شپ ہیلی کاپٹروں کو واپس جانے کا کہہ دو"۔ شاگل نے پائلٹ سے کہا۔

"یس سر"...... پائلٹ نے جو ہیلی کاپٹر کے اندر ہی بیٹھا ہوا تھا جواب دیا اور شاگل ایک بار پھر مڑا اور فوجیوں کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے انہیں بھی واپس جانے کا حکم دے دیا اور چند لمحوں بعد فوجی جیپیں واپس چلی گئیں۔ اب وہاں صرف دو جیپیں اور شاگل کا ہیلی کاپٹر رہ گیا تھا یا شاگل کے وہ آدمی جو اس تباہ شدہ سرنگ کو چیک کرنے میں مصروف تھے۔ اس تباہ شدہ اسٹوپا سے اس دوسرے اسٹوپا تک پوری سرنگ کو چیک کرنے میں انہیں تقریباً دو گھنٹے گزر گئے اور جیسے جیسے وقت گزرتا جا رہا تھا شاگل کے ہونٹ بھنچتے چلے جا رہے تھے۔

"پوری سرنگ خالی ہے باس"...... آخر کار راجندر نے آکر کہا۔

"تو پھر کہاں گئے وہ لوگ"...... شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اب تو یہی کہا جا سکتا ہے کہ وہ لوگ کسی اور طریقے سے نکل

گئے ہیں"...... راجندر نے کہا۔

"کیا مطلب۔ تمہارے کہنے کے مطابق وہ سرنگ میں تھے۔ نہ اس اسٹوپا سے نکلے ہیں اور نہ واپس گئے ہیں تو پھر کہاں گئے۔ تم نے خود ان کے قدموں کے نشانات بھی دیکھے تھے۔ بولو"...... شاگل نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"باس۔ میرا خیال ہے کہ وہ لوگ ہمارے پہنچنے سے پہلے ہی یہاں سے واپس سڑک کی طرف چلے گئے ہوں گے اور وہاں سے وہ بھاگل پور پہنچ گئے ہوں گے۔ انہوں نے ہمیں ڈاج دیا ہے"۔ راجندر نے ڈرتے ڈرتے کہا تو شاگل بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ واقعی ایسا ہی ہو گا۔ یہ شیطان اس قسم کے ڈاج دینے میں ماہر ہے۔ چلو واپس چلو ورنہ وہ سرگام پہاڑیوں تک پہنچ جائیں گے۔ چلو واپس چلو"...... شاگل نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اس طرح اپنے ہیلی کاپٹر کی طرف بھاگا جیسے اب ایک لمحہ بھی یہاں رہنا اس پر شاق گزر رہا ہو۔

"عمران صاحب۔ اس بار واقعی ہم بال بال بچے ہیں"...... صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں۔ بال بچے کہاں سے آگئے"...... عمران نے چونک کر اور بڑے حسرت بھرے لہجے میں کہا تو صفدر اور دوسرے ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔ ظاہر ہے وہ سمجھ گئے تھے کہ عمران نے محاورہ بال بال بچے کو اس انداز میں استعمال کیا ہے۔

"اب یہاں کھڑے باتیں ہی کرتے رہو گے یا یہاں سے چلو گے بھی ہی"...... تنویر نے فوراً ہی مداخلت کرتے ہوئے کہا۔ وہ سب اس وقت دوسرے اسٹوپا کے عقب میں موجود تھے۔ صفدر اور نعمانی نے جیسے ہی سرنگ میں آکر اطلاع دی کہ تمام جیپیں اور ہیلی کاپٹر اس تباہ شدہ اسٹوپا کی طرف آ رہے ہیں تو عمران نے واپس اس دوسرے اسٹوپا میں پہنچنے کا فیصلہ کر لیا کیونکہ اسے یقین تھا کہ اب

گل وہاں سے مطمئن ہو کر ادھر آ رہا ہے اور اب دوبارہ وہاں
ینگ نہ کرے گا جبکہ یہاں وہ چیکنگ کر سکتے تھے۔ اگر سرنگ ان
ظروں میں آجاتی تو پھر وہ آسانی سے ہلاک کئے جا سکتے تھے اس لئے
ان نے واپسی کا اعلان کر دیا اور سرنگ کا راستہ بند کر کے وہ
تقریباً دوڑتے ہوئے اس سرنگ کو کراس کر کے واپس اس
رے اسٹوپا میں پہنچ گئے لیکن یہاں بھی وہ اندر رہنے کی بجائے اس
ے عقبی طرف آگئے اور اسی لمحے انہوں نے گن شپ ہیلی کاپٹروں کو
نگ پر میزائل فائرنگ کرتے دیکھ لیا تھا اور اس کیفیت سے صفدر
نے بال بال بچنے کی بات کی تھی کیونکہ اس میزائل فائرنگ سے
ف چند لمحے پہلے وہ اس سرنگ سے باہر آئے تھے اور اب فوجی
یں، گن شپ ہیلی کاپٹر، شاگل کا ہیلی کاپٹر اور اس کے آدمی جیپوں
یت واپس چلے گئے تھے اس لئے اب وہ اطمینان بھرے انداز میں
ال کھڑے تھے۔

"عمران صاحب۔ لگتا ہے کہ شاگل نے آگے کہیں چیکنگ سپاٹ
ار رکھا ہو کیونکہ اس کا اس طرح سرنگ کو تباہ کرنے سے ظاہر ہو
ہے کہ اسے بہرحال اس بات کا یقین تھا کہ ہم سرنگ کے راستے
ے گئے ہیں"...... صدیقی نے کہا۔

"اصل میں یہ اسٹوپا بے حد پرانا تھا اور یقیناً ہم سب کے قدموں
ے نشانات اس دیوار تک جاتے صاف دکھائی دیتے ہوں گے جہاں
نگ ہے مگر انہیں سرنگ کے دہانے کا علم نہ ہو سکا"۔ خاور نے کہا

تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"اوہ۔ پھر تو واقعی صفدر کی بات درست ہے کہ ہم سب بال بال بچے ہیں"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں اب کسی اور راستے سے بھاگل پور پہنچنا چاہئے"...... صفدر نے کہا۔

"بھاگل پور ہی تو اب ہمارے لئے پاگل پور بن چکا ہو گا۔ لامحالہ شاگل نے سپیشل ایجنسی کے چیف کرنل راٹھور سے معلوم کر لیا ہو گا کہ ہم سرگام پہاڑیوں پر نہیں پہنچے اور وہاں تک پہنچنے کا صحیح راستہ تو بہرحال بھاگل پور سے ہی بنتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر اب ہمیں کیا کرنا ہو گا"...... صفدر نے کہا تو عمران نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک تہہ شدہ نقشہ نکالا اور اسے کھول کر سامنے رکھ لیا۔

"یہ دیکھو۔ یہاں ہم موجود ہیں"...... عمران نے نقشے میں ایک جگہ انگلی رکھتے ہوئے کہا۔

"اور ہم نے یہاں پہنچنا ہے"...... عمران نے انگلی اٹھا کر ایک اور جگہ پر رکھتے ہوئے کہا۔

"یہ ہے بھاگل پور۔ میرا خیال ہے کہ اگر ہم ادھر سے دلدلی علاقے میں سے گھوم کر سرگام پہاڑیوں کے قریب پہنچیں تو ہم محفوظ انداز میں کارتو پہنچ سکتے ہیں لیکن اس میں دو باتیں محل نظر ہیں۔ ایک تو یہ کہ ہم دلدلوں میں پھنس بھی سکتے ہیں اور دوسرا یہ کہ کوئی

ہیلی کاپٹر ہمیں چیک کر کے ہم پر فائر کھول سکتا ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ اس کا ایک ہی حل ہے کہ ہم دو ہیلی کاپٹر حاصل کریں ورنہ اس طرح پیدل ہم نہیں پہنچ سکیں گے"...... اس بار کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہیلی کاپٹر فوجی ہوں تو ٹھیک ہے۔ غیر فوجی ہیلی کاپٹر تو صرف شاگل کا ہے اور کسی بھی غیر فوجی ہیلی کاپٹر کو فضا میں ہی تباہ کر دیا جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر آپ لوگ اس اسٹوپا میں رہیں۔ میں اور میرے ساتھی فوجی سپاٹ سے جا کر ہیلی کاپٹر اڑا کر لے آتے ہیں جنہوں نے وہاں پہلے فائرنگ کی تھی"...... صدیقی نے کہا۔

"تم اور تمہارے ساتھی باقی ٹیم سے علیحدہ نہیں ہیں اس لئے آئندہ اس قسم کے الفاظ منہ سے مت نکالنا"...... عمران کا لہجہ یکلخت انتہائی سرد ہو گیا تھا۔

"آئی ایم سوری عمران صاحب۔ دراصل مجھے عادت پڑ گئی ہے ایسے الفاظ بولنے کی"...... صدیقی نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہاری تجویز درست ہے۔ اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں ہے۔ ہمیں ہر صورت میں ہیلی کاپٹر چاہئے لیکن یہ بات بھی غلط ہے کہ کچھ لوگ وہاں جائیں اور ہیلی کاپٹر اڑا لیں۔ نجانے یہ سپاٹ کہاں ہو اور راستے میں کیا کیا مشکلات پیش آئیں اور پھر جو ساتھی یہاں رہ جائیں

گے ان کے پاس نہ کھانے کے لئے کچھ ہے اور نہ پینے کے لئے"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ آپ کی بات درست ہے۔ تو پھر اب کیا کرنا ہے"۔ صدیقی نے کہا تو عمران کچھ دیر خاموش رہا۔ پھر اس نے جیب سے ایک ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ ارجن سنگھ سیکنڈ ایئر چیف کالنگ۔ اوور"۔ عمران نے سیکنڈ ایئر چیف ارجن سنگھ کے لہجے اور آواز میں بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ شاگل چیف آف سیکرٹ سروس اٹنڈنگ یو۔ اوور"۔ چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر پر شاگل کی آواز سنائی دی۔

"مجھے رپورٹ دی گئی ہے کہ آپ نے دو فوجی ہیلی کاپٹر کسی کارروائی کے لئے طلب کئے تھے۔ اوور"....... عمران نے کہا۔

"ہاں کئے تھے اور اب وہ واپس پہنچ چکے ہیں۔ اوور"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"مگر انہیں دوران کارروائی شدید نقصان پہنچا ہے۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

"نقصان۔ نہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ آپ یہ کیسے کہہ رہے ہیں۔ اوور"....... شاگل کے لہجے میں حیرت تھی۔

"مجھے خفیہ رپورٹ بھی ملی ہے اس لئے میں نے سوچا کہ آپ سے کنفرم کر لوں۔ ویسے آپ پلیز اس بارے میں خود بھی وہاں کال کر

ان سے رپورٹ لے لیں تاکہ اگر کوئی ایسا نقصان پہنچا ہے جس اطلاع آپ کو نہیں ہے تو وہ کنفرم ہو سکے اور میں حکومت کو رٹ دے سکوں۔ میں آپ کو بعد میں کال کر کے معلوم کر لوں اوور"....... عمران نے کہا۔

"کیا آپ وہاں براہ راست کال نہیں کر سکتے جو مجھے کہہ رہے ہیں جب میں کہہ رہا ہوں کہ کوئی نقصان نہیں پہنچا تو پھر آپ نے یہ کیسے کر دی۔ اوور"....... شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"جناب شاگل صاحب۔ آپ کافرستان کے صدر اور وزیراعظم کے سب سے بڑے عہدیدار ہیں۔ آپ کی بات تو میرے لئے حرف کی حیثیت رکھتی ہے لیکن سر۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ مجھ چھپا رہے ہوں جبکہ آپ سے تو ظاہر ہے کوئی بھی کچھ نہیں چھپا ۔ اوور"....... عمران نے کہا تو اس کے ساتھیوں کے چہروں پر راہٹ ابھرائی۔ وہ سمجھ گئے تھے کہ عمران شاگل کو اس انداز میں ر کر رہا ہے۔

"اوہ۔ ایسا سمجھنے کا بے حد شکریہ۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ میں ام کرتا ہوں۔ اوور"....... اس بار بڑے نرم لہجے میں کہا گیا۔

"تھینک یو سر۔ میں بعد میں آپ کو کال کر کے معلوم کر لوں گا۔ اینڈ آل"....... عمران نے سر کہہ کر شاگل کو مزید بانس پر چڑھا ا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر کا ایک بٹن پریس کر کے آف کر دیا۔ اس کی نظریں البتہ ٹرانسمیٹر کے اس ڈائل پر جمی

ہوئی تھیں جس پر فریکوئنسی ڈسپلے ہوتی تھی۔ عمران کے سا
خاموش کھڑے تھے اور پھر تھوڑی دیر بعد عمران نے ٹرانسمیٹر پر مو
جنرل فریکوئنسی کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ شاگل چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس کالنگ۔
اوور"...... شاگل کی تیز آواز ٹرانسمیٹر سے سنائی دی۔

"یس۔ کمانڈر موہن اٹنڈنگ یو سر۔ اوور"...... ایک اور آ
ٹرانسمیٹر سے سنائی دی۔

"تم نے جو دو ہیلی کاپٹر بھجوائے تھے کیا انہیں کوئی نقصان پہ
ہے۔ اوور"...... شاگل نے کہا۔

"نقصان۔ نہیں کیسا نقصان سر۔ اوور"...... دوسری طرف
حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"سیکنڈ ایئر چیف کو رپورٹ دی گئی ہے کہ ان ہیلی کاپٹروں
نقصان پہنچا ہے۔ اوور"...... شاگل نے کہا۔

"اوہ نہیں جناب۔ ایسی کوئی رپورٹ یہاں سے نہیں دی گ
اوور"...... کمانڈر موہن نے جواب دیا۔

"اوکے۔ اوور اینڈ آل"...... شاگل نے کہا اور اس کے ساتھ
رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیا اور پھر بٹن آ
کر کے اس نے ٹرانسمیٹر کو ہاتھ میں پکڑ لیا۔

"اس سے کیا فائدہ ہوا عمران صاحب"...... صفدر نے کہا۔

"میں نے اس فوجی سپاٹ کی مخصوص فریکوئنسی معلوم کرنا تھی

نے معلوم کر لی ہے کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ شاگل اب اس
ی کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے کال کرے گا اور میں نے اسی لئے
میٹر کو آن رکھا تھا تاکہ وہاں کی فریکوئنسی یہاں ڈسپلے ہو جائے۔

"لیکن اس سے کیا فائدہ ہو گا۔ کیا آپ وہاں کال کریں گے"۔
در نے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر
یکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ شاگل چیف آف سیکرٹ سروس کالنگ۔ اوور"۔
ن نے اس بار شاگل کی آواز اور لہجے میں کال کرتے ہوئے کہا۔

"یس۔ کمانڈر موہن اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... دوسری طرف سے
آواز دوبارہ سنائی دی۔

"میں نے تمہارے سیکنڈ ایئر چیف کو بتا دیا ہے کہ ہیلی کاپٹروں
کوئی نقصان نہیں پہنچا اور انہیں جو خفیہ رپورٹ دی گئی ہے وہ
ہے اور میں نے انہیں یہ بھی بتا دیا ہے کہ کمانڈر موہن نے
ے ساتھ بے حد تعاون کیا ہے اور میں اس بارے میں رپورٹ
م منسٹر صاحب کو بھی دوں گا۔ اوور"...... عمران نے شاگل کی
اور لہجے میں کہا۔

"تھینک یو سر۔ ویری تھینک یو سر۔ آپ واقعی عظیم آدمی ہیں
اوور"...... دوسری طرف سے کمانڈر موہن نے انتہائی مسرت
ے لہجے میں کہا۔

" تمہاری کارکردگی واقعی ایسی ہے اور میں تعاون کرنے والوں
ہمیشہ اعلیٰ پوسٹوں پر دیکھنا پسند کرتا ہوں اور یقین رکھو اگر تم
طرح تعاون کرتے رہے تو تم اس چھوٹے سے سپاٹ کی بجائے کسی
بڑے ایئر بیس کے کمانڈر بن جاؤ گے۔ اوور"....... عمران نے کہا۔
" میں آپ کا بے حد شکر گزار ہوں سر۔ اور آپ سے تعاون
ویسے بھی میرے فرائض میں شامل ہے۔ حکم کریں جناب۔ اوور"
کمانڈر موہن نے انتہائی فرمانبردارانہ لہجے میں کہا۔
" تم دونوں ہیلی کاپٹر دوبارہ اس اسٹوپا پر بھجوا دو جو تباہ شدہ
اسٹوپا کے مغرب میں ہے۔ میرے خاص آدمی وہاں موجود ہیں۔
ہیلی کاپٹر انہیں لے کر کارٹو بستی کے شمال میں ڈراپ کر دیں گے۔
اوور"....... عمران نے کہا۔
" میں بھجوا دیتا ہوں جناب۔ اوور"....... کمانڈر موہن نے فوراً
کہا۔
" اوکے۔ اوور اینڈ آل"....... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف
دیا۔
" اب دعا کرو کہ یہاں یہ ترکیب کامیاب ہو جائے"....... عمران
نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔
" عمران صاحب۔ ان ہیلی کاپٹروں کے پائلٹوں کا کیا کرنا ہو
گا"....... صفدر نے کہا۔
" ان کو بے ہوش کر کے یہاں ڈال دیں گے۔ وہ خود ہی پیدل

سڑک پر پہنچ جائیں گے"....... عمران نے کہا۔
" ٹھیک ہے۔ اب بات صاف ہو گئی"....... صفدر نے کہا اور پھر
تقریباً آدھے گھنٹے بعد انہیں دور سے ہیلی کاپٹر آتے دکھائی دیئے۔
" میں صفدر، صدیقی اور نعمانی یہاں سامنے رہیں گے۔ باقی تم
سب اسٹوپا کے اندر چلے جاؤ"....... عمران نے کہا۔
" لیکن آپ نے دو ہیلی کاپٹر منگوائے ہیں۔ چار آدمیوں کے لئے تو
دو ہیلی کاپٹروں کی ضرورت نہ تھی"....... صفدر نے کہا۔
" جیسے میں نے کہا ہے ویسے کرو ورنہ یہ ہیلی کاپٹر نیچے ہی نہ اتریں
گے"....... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو صفدر، صدیقی اور نعمانی کے
علاوہ باقی ساتھی تیزی سے اسٹوپا کے اندر چلے گئے جبکہ وہ چاروں
اسٹوپا کے سامنے کھڑے ہو گئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد دونوں ہیلی کاپٹر
ان سے کچھ فاصلے پر سڑک پر اتر گئے تو عمران اور اس کے ساتھی ان کی
طرف بڑھنے لگے۔
" نیچے آ جاؤ۔ باس شاگل نے تمہیں بلوایا ہے"....... عمران نے
آگے بڑھ کر دونوں پائلٹوں سے باری باری کہا تو دونوں پائلٹ باہر آ
گئے اور تیز تیز قدم اٹھاتے اسٹوپا کی طرف بڑھنے لگے تو عمران کے
اشارے پر صفدر اور نعمانی یکلخت ان پر ٹوٹ پڑے اور چند ہی لمحوں
بعد وہ دونوں زمین پر بے ہوشی کے عالم میں پڑے نظر آ رہے تھے۔
" انہیں اٹھا کر اندر ڈال دو اور ساتھیوں کو بلا لو۔ ہم نے فوری
یہاں سے روانہ ہونا ہے"....... عمران نے کہا تو صدیقی اور نعمانی نے

آگے بڑھ کر ان دونوں بے ہوش پائلٹوں کو اٹھا کر کاندھوں پر لادا اور پھر اسٹوپا کی طرف بڑھ گئے جبکہ عمران ایک ہیلی کاپٹر کی پائلٹ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کے ساتھی باہر آگئے اور پھر وہ سب دو حصوں میں تقسیم ہو کر دونوں ہیلی کاپٹروں میں سوار ہو گئے۔ دوسرے ہیلی کاپٹر کی پائلٹ سیٹ پر تنویر تھا اور چند لمحوں بعد دونوں ہیلی کاپٹر ہوا میں بلند ہوئے اور پھر تیزی سے بھاگل پور کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ فضا میں موجود ہونے کی وجہ سے انہیں سرگام کی پہاڑیاں دور سے نظر آنا شروع ہو گئی تھیں۔

"عمران صاحب۔ وہاں بستی کارٹو میں بھی تو شاگل اور اس کے ساتھی موجود ہوں گے۔ آپ ہیلی کاپٹر براہ راست پہاڑیوں میں ہی اتار دیں"...... سائیڈ سیٹ پر موجود نعمانی نے کہا۔

"پہاڑیاں نان فلائی زون ہیں اس لئے کارٹو سے کچھ فاصلے پر ہم ہیلی کاپٹر اتار دیں گے اور پھر پیدل کارٹو پہنچیں گے"...... عمران نے جواب دیا اور پھر ایسا ہی ہوا۔ تھوڑی دیر بعد وہ بھاگل پور شہر کے اوپر سے گزرتے ہوئے پہاڑیوں کے آغاز میں موجود کارٹو بستی تک پہنچ گئے۔ عمران نے کارٹو بستی سے شمال کی جانب ایک قدیم مذہبی عمارت کے قریب لے جا کر ہیلی کاپٹر اتار دیا۔ دوسرا ہیلی کاپٹر بھی ان کے پیچھے نیچے اتر آیا تھا اور پھر عمران کی پیروی میں وہ سب اپنے سامان سمیت ہیلی کاپٹروں سے نیچے اتر آئے۔

"اب کیا ہم نے کارٹو بستی میں جانا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ ورنہ ہماری تلاش وہاں شروع ہو جائے گی کیونکہ یہ ہیلی کاپٹر جلد ہی مارک ہو جائیں گے۔ البتہ ہم نے سرگام پہاڑیوں میں یہیں کسی غار میں چھپنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ سرگام پہاڑیوں پر بھی چیکنگ کا نظام قائم کیا گیا ہو گا۔ وہاں سے تو یقیناً ان ہیلی کاپٹروں کو چیک کر لیا گیا ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

"ضرور کر لیا گیا ہو گا لیکن یہ دونوں فوجی ہیلی کاپٹر ہیں اس لئے وہ خاموش رہے ہوں گے لیکن جب یہ یہاں خالی کھڑے رہیں گے تو پھر نہ صرف سپیشل ایجنسی بلکہ شاگل کو بھی اس کی اطلاع مل جائے گی اور میں چاہتا ہوں کہ شاگل کی حدود سے نکل کر سپیشل ایجنسی کی حدود میں داخل ہو جائیں تاکہ ہم مشن کے بھی قریب پہنچ جائیں اور ہمارا سابقہ اس کرنل راٹھور سے ہو جائے"...... عمران نے کہا اور پھر وہ پہاڑیوں کی طرف چل پڑا۔ اس کے ساتھی اس کے پیچھے چل رہے تھے۔ تقریباً پندرہ منٹ بعد وہ پہاڑیوں میں داخل ہو گئے اور پھر جلد ہی انہیں ایک بڑا غار اس انداز کا مل گیا کہ جب تک کوئی اس غار تک پہنچ نہ جائے اسے یہ غار دور سے نظر نہ آ سکتا تھا۔

"عمران صاحب۔ ہم اس غار میں کب تک رہیں گے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہمیں یہاں اس وقت تک رہنا پڑے گا جب تک یہاں کا تمام نظام چیک نہ کر لیں اور اس لیبارٹری کو بھی ٹریس نہ کر لیں"۔

عمران نے کہا۔

" لیکن یہ سب کیسے ہو گا عمران صاحب۔ کیونکہ آپ نے خود بتایا تھا کہ یہاں رہنے والے قبیلے کو یہاں سے نکال دیا گیا ہے۔ اب ان پہاڑیوں پر سوائے چیکنگ سٹاف کے اور کوئی نہیں ہے اس لئے جیسے ہی ہم اس غار سے نکل کر کسی طرف بڑھیں گے ہمیں فوراً مارک کر لیا جائے گا اور ظاہر ہے ہمیں دشمن ہی سمجھا جائے گا"۔ صفدر نے کہا۔

" تمہاری بات درست ہے۔ لیکن بہرحال ہمیں مشن تو مکمل کرنا ہے اس لئے رات کو ہم چیکنگ کریں گے۔ دن کے وقت نہیں"۔ عمران نے کہا تو اس کی بات سن کر سب نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیئے۔

شاگل بھاگل پور میں اپنے آفس میں کرسی پر بیٹھا ہوا مسلسل پہلو بدل رہا تھا۔ وہ ان اسٹوپوں کی چیکنگ کے بعد ہیلی کاپٹر پر سیدھا یہاں واپس آ گیا تھا۔ البتہ اس نے اپنے تمام آدمیوں کو چیک پوسٹ سے لے کر پورے بھاگل پور اور بستی کارٹو تک پھیلا دیا تھا لیکن ابھی تک کسی طرف سے بھی کوئی اطلاع نہ آئی تھی۔

" یہ آخر کہاں غائب ہو گئے ہیں۔ کیا یہ جن بھوت ہیں۔ آخر کیا ہوا انہیں"...... شاگل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا تو اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور راجندر جو اس کا نمبر ٹو تھا، اندر داخل ہوا۔

" کوئی اطلاع ملی ہے"...... شاگل نے چونک کر پوچھا۔

" نہیں جناب۔ میرا خیال ہے کہ یہ لوگ آپ سے خوفزدہ ہو کر واپس ناپال بھاگ گئے ہیں"...... راجندر نے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"شٹ اپ۔ تمہیں اس شیطان کے بارے میں علم ہی نہیں
ہے۔ وہ اس طرح کبھی پیچھے نہیں ہٹتا اور مجھے یقین ہے کہ ہم یہاں
بیٹھے باتیں ہی کرتے رہ جائیں گے اور وہ سرگام پہاڑیوں میں اپنا کام
کر جائے گا۔ وہ ایسا ہی شیطان ہے۔ مکمل شیطان"...... شاگل نے غصیلے
لہجے میں کہا۔

"باس۔ اگر وہ آگے آتے تو بہرحال کہیں نہ کہیں تو چیک ہو
جاتے"...... راجندر نے کہا۔

"جو کچھ بھی ہے وہ بہرحال پیچھے نہیں جا سکتا۔ یہ بات تو طے
ہے"...... شاگل نے کہا۔

"باس۔ آپ کو سیکنڈ ایئر چیف ارجن سنگھ کی ٹرانسمیٹر کال آئی
تھی"...... اچانک راجندر نے کہا تو شاگل بے اختیار چونک پڑا۔

"ہاں۔ لیکن وہ تو میری پرسنل فریکونسی پر کال آئی تھی۔ تمہیں
کیسے معلوم ہوا"...... شاگل نے چونک کر کہا۔

"اسی بات پر تو میں سوچتا رہا ہوں باس۔ مجھے آپ سے بات
کرنے کی ہمت نہیں پڑی"...... راجندر نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتے ہو"...... شاگل نے چونک کر کہا۔

"باس۔ میں سوچتا رہا کہ آخر سیکنڈ ایئر چیف ارجن سنگھ کے پاس
آپ کی پرسنل فریکونسی کیسے پہنچ گئی"...... راجندر نے کہا تو شاگل
بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ واقعی مجھے تو اس کا خیال ہی نہیں آیا۔ مگر۔ کیا

مطلب۔ اوہ۔ اوہ۔ کہاں ہے ٹرانسمیٹر نکالو"...... شاگل نے انتہائی
بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جناب ان کا فون نمبر مجھے معلوم ہے۔ آپ فون کر لیں"۔
راجندر نے کہا تو شاگل نے جھپٹ کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"یہاں سے دارالحکومت کا نمبر بھی بتاؤ اور اس کا بھی۔ جلدی بتاؤ
احمق آدمی۔ جلدی"...... شاگل نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔ اس
کا انداز ایسا تھا جیسے اس کا نروس بریک ڈاؤن ہو گیا ہو اور راجندر
نے بوکھلائے ہوئے انداز میں یہاں سے دارالحکومت کا کوڈ نمبر اور
ارجن سنگھ کا فون نمبر بتا دیا۔ شاگل نے بجلی کی سی تیزی سے نمبر
پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ ایئر چیف آفس"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس شاگل بول رہا ہوں۔ سیکنڈ
ایئر چیف ارجن سنگھ سے بات کراؤ"...... شاگل نے انتہائی تیز اور
تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے
لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو۔ ارجن سنگھ بول رہا ہوں سیکنڈ ایئر چیف"...... چند لمحوں
بعد دوسری طرف سے ارجن سنگھ کی آواز سنائی دی۔

"شاگل بول رہا ہوں چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس"۔
شاگل نے بدستور تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ مجھے بتا دیا گیا ہے۔ فرمائیے"...... دوسری طرف سے قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا کیونکہ بہرحال شاگل سیکرٹ سروس کا چیف تھا۔

"کیا آپ نے مجھے میری ذاتی فریکونسی پر ٹرانسمیٹر کال کی تھی"۔ شاگل نے کہا۔

"آپ کی ذاتی فریکونسی پر ٹرانسمیٹر کال۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں جناب۔ مجھے آپ کی ذاتی فریکونسی کا علم کیسے ہو سکتا ہے اور پھر میں کس لئے کال کرتا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ مجھے پہلے ہی یقین تھا۔ اوہ۔ اوہ"...... شاگل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"ٹرانسمیٹر لاؤ۔ ٹرانسمیٹر پر کال ارجن سنگھ کی نہیں تھی بلکہ اس شیطان عمران کی تھی۔ کاش مجھے پہلے خیال آ جاتا"...... شاگل نے چیختے ہوئے کہا تو راجندر تیزی سے اٹھا اور اس نے الماری کھول کر اس میں سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے لا کر شاگل کے سامنے رکھ دیا۔

"نانسنس۔ میرے سامنے رکھ دیا ہے۔ تم خود اس پر اس شیطان کی فریکونسی ایڈجسٹ نہیں کر سکتے جو اٹھا کر میرے سامنے رکھ دیا ہے۔ نانسنس۔ تم مہاتما ہو۔ کیا ہو تم"...... شاگل غصے کی شدت سے راجندر پر ہی چڑھ دوڑا۔

"یس سر۔ یس سر"...... راجندر نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا اور اس نے تیزی سے فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔ پھر اس نے

ہی بٹن آن کیا شاگل نے کال دینا شروع کر دی۔

"یس سر۔ کمانڈر موہن اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ری طرف سے آواز سنائی دی۔

"تمہیں سیکنڈ ایئر چیف ارجن سنگھ کی ٹرانسمیٹر کال ملی تھی۔ ور"...... شاگل نے کہا۔

"سیکنڈ ایئر چیف کی۔ نہیں جناب۔ انہوں نے کیوں کال کرنا تھا ب۔ لیکن آپ نے مجھے کال کیا تھا کہ انہوں نے آپ کو کال کر کہا ہے کہ ہیلی کاپٹروں کو نقصان پہنچا ہے حالانکہ انہیں میں نے کچھ نہیں بتایا تھا اور نہ نقصان ہوا تھا اور پھر آپ نے کال ختم کر ی۔ پھر کچھ دیر بعد آپ نے دوبارہ کال کی اور وہی دونوں ہیلی کاپٹر ں اسٹوپا پر کال کئے جہاں پہلے گئے تھے اور میں نے دونوں ہیلی کاپٹر ا دیئے اور ابھی تک وہ واپس نہیں آئے۔ اوور"...... کمانڈر موہن نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیا تم۔ اوہ۔ کیا تم چیک کر سکتے ہو کہ وہ ہیلی کاپٹر ہاں ہیں اس وقت۔ اوور"...... شاگل نے بری طرح بوکھلائے ئے لہجے میں کہا۔

"آپ کی کال پر بھجوائے تھے جناب۔ آپ نے کہا تھا کہ آپ کے دیوں نے بھاگل پور جانا ہے اور اب آپ ہی ایسا کہہ رہے ہیں۔ ور"...... کمانڈر موہن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ یو نانسنس۔ جو میں پوچھ رہا ہوں وہ بتاؤ۔ نانسنس۔

اوور"...... شاگل نے یکلخت حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ یس سر۔ میں معلوم کر سکتا ہوں سر۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کمانڈر موہن نے بری طرح گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تو جلدی چیکنگ کرو اور پھر ٹرانسمیٹر پر مجھے بتاؤ۔ جلدی کرو جلدی۔ اوور"...... شاگل نے اسی طرح حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"اس میں مجھے کچھ دیر لگ جائے گی جناب۔ آپ اپنی فریکونسی بتا دیں۔ میں آپ کو خود کال کر دوں گا۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو شاگل نے اسے فریکونسی بتا دی۔

"یس سر۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور رابطہ ختم ہو گیا تو شاگل نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اس پر اپنی ذاتی فریکونسی ایڈجسٹ کر دی۔

"یہ کیا ہو رہا ہے۔ وہ تو کہہ رہا ہے آپ نے منگوائے ہیں ہیلی کاپٹر"...... راجندر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"احمق آدمی۔ ہم احمق بن گئے ہیں۔ وہ۔ وہ ہیلی کاپٹر میں نے نہیں اس شیطان عمران نے منگوائے ہیں۔ نانسنس۔ اور مجھے یقین ہے کہ وہ اب تک سرگام پہاڑیوں پر پہنچ بھی چکا ہو گا اور ہم یہاں احمقوں کی طرح بیٹھے اسے بھاگل پور اور کارٹو بستی میں تلاش کر رہے ہیں"...... شاگل نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"ہم نے تو نہیں منگوائے جناب"...... راجندر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ۔ وہ شیطان عمران ہر آدمی کی آواز اور لہجے کی نقل کر لیتا ہے۔
ں نے پہلے یہاں مجھے کال کی ارجن سنگھ کی آواز میں۔ نجانے کیوں
ں کی۔ بہرحال پھر اس نے میری آواز میں کمانڈر موہن کو کال کیا
ر وہاں سے ہیلی کاپٹر منگوا لئے"...... شاگل نے کہا تو راجندر کے
ے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے لیکن وہ خاموش رہا۔ پھر
باً پندرہ منٹ بعد ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دی تو شاگل نے
ٹ کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ کمانڈر موہن کالنگ۔ اوور"...... کمانڈر موہن کی
سنائی دی۔

"یس۔ شاگل بول رہا ہوں۔ کیا رپورٹ ہے۔ کہاں ہیں ہیلی
ر۔ اوور"...... شاگل نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جناب دونوں ہیلی کاپٹر سرگام پہاڑیوں کے دامن میں کارٹو بستی
دائیں طرف تقریباً ایک ہزار گز کے فاصلے پر زمین پر کھڑے ہیں۔
کے پائلٹ نجانے کہاں ہیں کیونکہ ٹرانسمیٹر کال کوئی اٹنڈ نہیں
ہا جناب۔ اوور"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا

"اوہ۔ اوہ۔ تم اپنے فوجی بھیج کر انہیں واپس منگوا لو۔ اوور اینڈ
...... شاگل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر

"میرا خیال درست نکلا۔ وہ ہمارے ہاتھ سے نکل گئے ہیں۔ وہ

اب سرگام پہاڑیوں میں موجود ہیں۔ نانسنس۔ تمہارے آدمیوں نے فوجی ہیلی کاپٹروں کو کیوں نہیں چیک کیا تھا"...... شاگل نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"جناب۔ وہ فوجی ہیلی کاپٹروں کو کیسے چیک کر سکتے تھے۔ انہیں کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ ان میں دشمن ہو سکتے ہیں"...... راجندر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"انہیں معلوم ہونا چاہئے تھا۔ اب کیا کیا جائے۔ یہ شیطان تو اب تک وہاں پہنچ چکے ہوں گے اور وہ علاقہ ہماری حدود میں نہیں آتا"...... شاگل نے کہا۔

"جناب۔ میرا خیال ہے کہ سپیشل ایجنسی کے چیف کرنل راٹھور سے بات کر لی جائے تو بہتر ہے"...... راجندر نے کہا۔

"کیا بات کروں۔ نانسنس۔ اب میں خود اسے کال کروں"۔ شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"پھر ایسا ہے جناب کہ ہم وہاں ان کے پیچھے چلے جاتے ہیں"۔ راجندر نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ جناب صدر صاحب نے خصوصی طور پر ایسا کرنے سے منع کیا ہے لیکن یہ کرنل راٹھور ان شیطانوں کا مقابلہ نہ کر سکے گا اور یہ لیبارٹری تباہ ہو جائے گی۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ اب کیا کیا جائے"...... شاگل نے اٹھ کر انتہائی بے چینی کے انداز میں ٹہلتے ہوئے کہا اور شاگل کے اٹھتے ہی راجندر بھی اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

ٹھیک ہے۔ مجھے صدر صاحب سے بات کرنا ہو گی ورنہ ڑی تباہ ہو جائے گی۔ یہ شیطان اس کرنل راٹھور کے بس کا نہیں ہیں"...... شاگل نے یکلخت فیصلہ کن لہجے میں کہا اور کے ساتھ ہی وہ دوبارہ کرسی پر بیٹھا اور اس نے رسیور اٹھا کر ے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ چونکہ اسے دارالحکومت کا علوم تھا اس لئے وہ نمبر پریس کئے چلا جا رہا تھا۔

یس۔ پریذیڈنٹ ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نی آواز سنائی دی۔

شاگل بول رہا ہوں چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس۔ ملٹری ڑی سے بات کراؤ"...... شاگل نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد بھاری سی آواز سنائی دی۔

شاگل بول رہا ہوں چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس"۔ ا نے جان بوجھ کر اپنا عہدہ بتاتے ہوئے کہا حالانکہ وہ بھی جانتا ہ اسے صرف نام بتانا ہی کافی ہو گا لیکن یہ اس کی فطرت تھی۔

جی فرمائیے"...... دوسری طرف سے خشک لہجے میں کہا گیا۔

ٹاپ ایمرجنسی۔ صدر صاحب سے بات کراؤ"...... شاگل نے جے میں کہا۔

ہولڈ کریں۔ میں معلوم کرتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا

گیا۔ شاید ٹاپ ایمرجنسی کے الفاظ کی وجہ سے دوسری طرف سے
کوئی عذر نہ کیا گیا تھا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد صدر صاحب کی بھاری اور باوقار آواز
سنائی دی۔

"جناب میں شاگل بول رہا ہوں۔ ناپال کی سرحد کے پاس مہا
پور سے جناب۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور عمران اس وقت سرگام
پہاڑیوں میں داخل ہو چکے ہیں جناب"...... شاگل نے انتہائی
مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیا مطلب۔ کیسے اور آپ کیا کرتے رہے ہیں
وہاں"...... صدر صاحب نے یکلخت انتہائی تشویش بھرے لہجے میں
کہا۔

"ہم یہاں راستوں پر چیکنگ کرتے رہ گئے لیکن اب معلوم ہوا
ہے کہ اس عمران نے سیکنڈ ایئر چیف ارجن سنگھ کی آواز کی نقل کر
کے قریب ہی موجود ایک سپاٹ سے دو فوجی ہیلی کاپٹر طلب کرائے
اور پھر ان ہیلی کاپٹروں پر بیٹھ کر وہ سرگام پہاڑیوں کے قریب اتر گئے
اور ہم درمیان میں انہیں ٹریس کرتے رہ گئے"...... شاگل نے کہا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ کیا آپ نے کرنل راٹھور کو اطلاع دے دی
ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سر۔ آپ جانتے تو ہیں کہ یہ شیطان عمران وغیرہ کرنل راٹھور
کے بس کے نہیں ہیں"...... شاگل نے کہا۔

"نہیں۔ کرنل راٹھور بے حد ہوشیار آدمی ہے اور انہوں نے وہاں
ائی سخت انتظامات کر رکھے ہیں۔ میں آپ کا مطلب سمجھتا ہوں۔
چاہتے ہیں کہ آپ کو بھی وہاں کام کرنے کی اجازت دے دی
ے لیکن اس طرح گڑبڑ ہو سکتی ہے اور اس گڑبڑ سے وہ لوگ فائدہ
لیں گے اس لئے آپ نے ہرگز مداخلت نہیں کرنی۔ آپ صرف
ل راٹھور کو اطلاع کر دیں اور بس"...... دوسری طرف سے
ائی غصیلے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"ویری بیڈ۔ صدر صاحب معاملے کی نزاکت کو سمجھ ہی نہیں
ے۔ یہ لیبارٹری تباہ ہو جائے گی۔ یقیناً تباہ ہو جائے گی۔ ویری
"...... شاگل نے رسیور رکھ کر ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ راجندر
ش بیٹھا ہوا تھا۔

"اب اطلاع دینی ہی پڑے گی"...... شاگل نے چند لمحے خاموش
ے کے بعد کہا اور ٹرانسمیٹر اپنے سامنے کر کے اس نے اس پر ایک
نسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ شاگل چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس کالنگ۔
"...... شاگل نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"کرنل راٹھور بول رہا ہوں۔ اوور"...... تھوڑی دیر بعد کرنل
ر کی آواز سنائی دی۔

"کرنل راٹھور۔ سرگام پہاڑیوں میں چیکنگ کی کیا پوزیشن ہے۔
"...... شاگل نے کہا۔

"آپ کیوں پوچھ رہے ہیں۔ یہ میرا کام ہے۔ اوور"...... دوسری
طرف سے غصیلے لہجے میں کہا گیا۔
"کرنل راٹھور۔ ہم سب کافرستان کے مفاد کے لئے کام کر رہے
ہیں اس لئے غصہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیا تمہیں معلوم ہے
کہ دشمن ایجنٹ اس وقت کہاں ہیں۔ اوور"...... شاگل نے کہا۔
"جہاں بھی ہوں وہ بہرحال سرگام پہاڑیوں میں نہیں ہیں۔
اوور"...... کرنل راٹھور نے کہا۔
"اس کا مطلب ہے کہ میرا آئیڈیا درست تھا کرنل راٹھور۔ میں
بتا دوں کہ دشمن ایجنٹ دو فوجی ہیلی کاپٹروں میں سوار ہو کر پاکیشیا
کی سرحد سے سرگام پہاڑیوں کے دامن میں نارتو بستی کے قریب
اترے ہیں اور وہ سرگام پہاڑیوں میں داخل ہو چکے ہیں۔ اوور"......
شاگل نے کہا۔
"ہیلی کاپٹر ہم نے چیک کر لئے تھے۔ وہ فوجی تھے اور یہ سرگام
پہاڑیوں سے نچلے دامن میں اتر گئے تھے۔ ہم نے مزید چیکنگ بھی کی
ہے لیکن اگر یہ لوگ پہاڑیوں میں داخل ہوتے تو اب تک چیک ہو
چکے ہوتے۔ یہاں ایک کیڑا بھی اگر رینگے گا تو ہماری چیکنگ میں آ
جائے گا۔ اوور"...... کرنل راٹھور نے کہا۔
"آپ کی چیکنگ رینج تمام پہاڑیوں پر محیط ہے یا خصوصی حصے
تک۔ اوور"...... شاگل نے ایک خیال کے آتے ہی پوچھا۔
"لیبارٹری پہاڑی مکمل طور پر اور باقی پہاڑیاں اس رینج تک جس

رینج میں لیبارٹری پہاڑی آتی ہے۔ اوور"...... کرنل راٹھور نے
جواب دیا۔
"اوہ۔ تو پھر یہ لوگ یقیناً پہاڑیوں کے نچلے حصے میں موجود ہوں
گے۔ بہرحال وہ پہاڑیوں میں موجود ہیں۔ اگر آپ اجازت دیں تو
آپ کی چیکنگ رینج سے نیچے میں نگرانی کرا دوں۔ اس طرح یہ لوگ
آسانی سے مارے جا سکتے ہیں۔ اوور"...... شاگل نے کہا۔
"اوہ نہیں جناب۔ آپ بے فکر رہیں۔ سپیشل ایجنسی یہ کام
آسانی سے کر لے گی۔ آپ کا شکریہ۔ ہم بہرحال انہیں چیک کر لیں
گے۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ
ہی رابطہ ختم ہو گیا تو شاگل نے ہونٹ بھینچتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر
دیا۔
"یہ کرنل احمق ہے۔ یہ نجانے اپنے آپ کو کیا سمجھتا ہے۔ یہ خود
بھی مارا جائے گا اور لیبارٹری بھی تباہ کروا بیٹھے گا"...... شاگل نے
انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔
"باس۔ میرے ذہن میں ایک تجویز آئی ہے"...... اچانک راجندر
نے کہا۔
"کیا"...... شاگل نے چونک کر پوچھا۔
"باس۔ ان کی چیکنگ رینج تو نیچے ہے ہی نہیں اس لئے اگر ہم
وہاں چلے بھی جائیں تو یہ چیک نہیں کر سکتے اور اگر کر بھی لیں گے
تو ہم ان دشمنوں کو وہاں سے اٹھا کر واپس یہاں لے آئیں گے اور

اس طرح وہ ہمارا کیا کرلیں گے "...... راجندر نے کہا۔
"اوہ۔ ویری گڈ۔ تم واقعی بے حد ذہین آدمی ہو۔ ویری گڈ۔
اٹھو۔ سپیشل سیکشن کو بلاؤ اور جیپیں تیار کراؤ۔ جلدی۔ فوراً
شاگل نے اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے چیخ کر کہا تو راجندر سر
ہوا تیزی سے مڑا اور دروازے کی طرف بھاگ پڑا اور شاگل
آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی تھی۔

کرنل راٹھور نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
یک طرف پڑے ہوئے وائرلیس انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور اس کا
ایک بٹن پریس کر دیا۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی
اور پھر کسی نے رسیور اٹھا لیا۔
"یس۔ کیپٹن شیام بول رہا ہوں"...... کیپٹن شیام کی آواز سنائی
دی۔
"کرنل راٹھور بول رہا ہوں کیپٹن شیام۔ ابھی ابھی چیف آف
کافرستان سیکرٹ سروس شاگل کی ٹرانسمیٹر کال آئی ہے۔ ان کا کہنا
ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ دو فوجی ہیلی کاپٹروں میں سوار ہو کر کارٹو
بستی سے کچھ فاصلے پر اترے ہیں اور سرگام پہاڑیوں میں داخل ہو گئے
ہیں۔ کیا تم نے چیک کیا ہے انہیں"...... کرنل راٹھور نے کہا۔
"ہیلی کاپٹر تو چیک کئے گئے تھے باس۔ لیکن ہمیں یہ معلوم نہیں

ہے کہ ان میں کون سوار تھے۔ ویسے وہ چونکہ پہاڑیوں سے پہلے اتر
تھے اس لئے ہم نے توجہ نہیں کی تھی لیکن باس اگر یہ پاکیشیا
ایجنٹ سرگام پہاڑیوں میں داخل ہو گئے ہوں تب بھی وہ ہم سے
نہیں بچ سکتے۔ جہاں بھی وہ اوپن ہوئے مارے جائیں گے"۔ دوسری
طرف سے کیپٹن شیام نے کہا۔

" نہیں۔ انہیں فوری چیک کرانا ہو گا۔ وہ انتہائی خطرناک
ایجنٹ ہیں اس لئے انہیں اس طرح ڈھیل نہیں دی جا سکتی"۔
کرنل راٹھور نے تیز لہجے میں کہا۔

" لیکن باس۔ ہم نے لیبارٹری سے پہلے نچلی سطح پر چیکنگ کا نظام
ہی قائم نہیں کیا۔ اگر وہاں آدمی بھیجیں تو ہو سکتا ہے کہ وہ ہمارے
آدمیوں کو اغوا کر کے ان کے روپ میں اوپر آ جائیں جبکہ ان کا مشن
بہرحال لیبارٹری کی تباہی ہے اس لئے لامحالہ وہ اوپر آئیں گے اور
یہاں چیکنگ میں کلنگ کا ایسا نظام موجود ہے کہ وہ کسی صورت بھی
نہ بچ سکیں گے"...... کیپٹن شیام نے کہا۔

" مین چیکنگ روم کہاں بنایا گیا ہے"...... کرنل راٹھور نے
پوچھا۔

" جناب۔ چیکنگ اور کلنگ پوائنٹ نمبر تھری پر ہے۔ میں اور
کیپٹن موہن یہاں موجود ہیں"...... کیپٹن شیام نے جواب دیا۔

" اوکے۔ میں وہیں آ رہا ہوں"...... کرنل راٹھور نے کہا اور
رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا غار کے دہانے کی طرف

بڑھتا چلا گیا۔ اس نے جان بوجھ کر یہ سارا نظام اس لئے پہاڑی غار
میں نہ رکھا تھا کیونکہ اس طرح وہ ڈسٹرب ہوتا تھا اور اسے ویسے بھی
سو فیصد یقین تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹ شاگل اور سیکرٹ سروس سے
بچ کر سرگام پہاڑیوں تک پہنچ ہی نہ سکیں گے اس لئے وہ مطمئن تھا
لیکن اب اسے احساس ہو رہا تھا کہ وہ لوگ اس کے تصور سے بھی
زیادہ خطرناک ہیں اس لئے اس نے خود ان کی چیکنگ اور کلنگ
اپنے سامنے کرانے کا فیصلہ کر لیا تھا تاکہ کسی قسم کا کوئی جھول باقی
نہ رہے۔ کرنل راٹھور یہی سوچتا ہوا تھوڑی دیر بعد ایک اور پہاڑی پر
پہنچ گیا جہاں ایک غار کے باہر اسے کیپٹن شیام کھڑا نظر آ رہا تھا۔ اس
نے کرنل راٹھور کو سلام کیا اور پھر وہ دونوں آگے پیچھے چلتے ہوئے
اس بڑے غار میں پہنچ گئے جہاں کیپٹن موہن بھی موجود تھا۔ کیپٹن
موہن نے بھی کرنل راٹھور کو سلام کیا اور کرنل راٹھور میز کے اوپر
رکھی ہوئی ایک کافی بڑی مشین کے سامنے موجود تین کرسیوں میں
سے ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے بیٹھتے ہی دوسری دو کرسیوں پر
کیپٹن شیام اور کیپٹن موہن بھی بیٹھ گئے۔ سامنے موجود مشین کی
بڑی سکرین چار حصوں میں تقسیم شدہ تھی جن میں سے ہر حصے پر
سرگام پہاڑیوں کا ایک ایک رخ نظر آ رہا تھا۔ ایک خانے میں
پہاڑیوں کا عقبی حصہ تھا جہاں پہاڑیاں سلیٹ کی طرح صاف اور
پنسل کی طرح سیدھی تھیں لیکن سکرین پر پہاڑیوں کا صرف اوپر والا
حصہ کسی حد تک نظر آ رہا تھا۔

"کلنگ مشینری کی کیا پوزیشن ہے"....... کرنل راٹھور نے سکرین کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"باس۔ پہاڑیوں کی چوٹی پر چیکنگ اور کلنگ مشینری موجود ہے اور وہاں موجود آپریٹر اپنی رینج کو خود ہی مشین پر چیک کر رہا ہوتا ہے اور پھر ہماری طرف سے کنفرم ہوتے ہی وہ لانگ رینج ریوالونگ ہیوی مشین گنوں سے فائر کھول کر پہاڑیوں پر موجود افراد کا خاتمہ کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ ایسے میزائل بھی فائر کئے جا سکتے ہیں جن سے پوری پہاڑی اڑائی جا سکتی ہے"....... کیپٹن شیام نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیبارٹری کہاں ہے"....... کرنل راٹھور نے کہا۔

"درمیانی اس پہاڑی پر جس کے اوپر شیر بنا ہوا ہے"....... کیپٹن شیام نے کہا۔

"اس کا راستہ کدھر سے تھا"....... کرنل راٹھور نے پوچھا۔

"راستہ اس کی چوٹی کے قریب ایک بڑی چٹان کے پیچھے تھا۔ آمدورفت خصوصی ہیلی کاپٹروں کے ذریعے ہوتی تھی لیکن اب اسے اندر سے سیلڈ کر دیا گیا ہے"....... کیپٹن شیام نے کہا۔

"ویسے یہ سسٹم واقعی ادھورا ہے۔ اب جب تک اس رینج میں کوئی نہ آئے ہم اس سے قطعی بے خبر رہیں گے جبکہ نچلے حصے کے لئے علیحدہ سسٹم بنانا چاہئے تھا"....... کرنل راٹھور نے کہا۔

"باس۔ اس کی ضرورت ہی نہیں سمجھی گئی۔ وہ نیچے رہ کر کچھ بھی

کر لیں اس سے ہمیں کیا فرق پڑ سکتا ہے اور اوپر آ کر وہ رینج میں آتے ہی ختم کر دیئے جائیں گے"....... کیپٹن شیام نے انتہائی مطمئن لہجے میں کہا۔

"کیا رات کو بھی چیکنگ اسی طرح ہو گی"....... کرنل راٹھور نے کہا۔

"یس باس۔ رات کو انفرا شعاعیں کام کرنا شروع کر دیں گی اس لئے سب کچھ بالکل اسی طرح واضح طور پر نظر آئے گا اور اگر کلنگ کرنا ہو گی تو پھر یہ انفرا شعاعیں گنوں کو ٹارگٹ کرنے کے کام آئیں گی"....... کیپٹن شیام نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ کرنل راٹھور پہلی بار آ کر یہ تفصیل اس لئے معلوم کر رہا تھا کہ اسے پہلے ایسا کرنے کا موقع ہی نہ ملا تھا اور نہ ہی اس نے خود کوشش کی تھی اس لئے کہ اسے یقین تھا کہ یہ سب کچھ ایسے ہی رہ جائے گا۔ پاکیشیائی ایجنٹ یہاں تک پہنچ ہی نہیں سکیں گے۔

"ایک بات بتاؤ کیپٹن شیام۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ فوجی ہیلی کاپٹر حاصل کریں اور پھر ان پر سوار ہو کر اطمینان سے یہاں پہنچ جائیں۔ آخر یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے"....... اچانک کرنل راٹھور نے کہا۔

"باس۔ بظاہر تو ایسا ناممکن ہے لیکن وہ خطرناک ایجنٹ ہیں اس لئے ہو سکتا ہے کہ کوئی چکر چل گیا ہو"....... کیپٹن شیام نے کہا۔

"لیکن اگر انہوں نے یہاں پہنچنا تھا تو وہ ہیلی کاپٹروں پر ہی یہاں پہنچ سکتے تھے۔ پھر انہوں نے ہیلی کاپٹر یہاں سے دور کیوں اتار دیئے۔ کیا انہیں معلوم تھا کہ یہاں ہم نے خصوصی انتظامات کر رکھے ہیں"...... کرنل راٹھور نے کہا۔

"ہو سکتا ہے باس کہ انہیں یہ بات اس سپاٹ سے معلوم ہو گئی ہو جہاں سے انہوں نے یہ ہیلی کاپٹر کسی بھی انداز میں حاصل کئے ہوں کیونکہ انہیں خاص طور پر اطلاع دی گئی تھی کہ سرگام پہاڑیوں کو دو ماہ کے لئے نان فلائی زون قرار دے دیا گیا ہے"۔ کیپٹن شیام نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی تمہاری بات درست ہے۔ بہرحال اب مجھے ہر طرح سے اطمینان ہو گیا ہے اس لئے اب میں واپس جا رہا ہوں۔ البتہ تم نے ہر لحاظ سے محتاط رہنا ہے"...... کرنل راٹھور نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے اٹھتے ہی کیپٹن شیام اور کیپٹن موہن بھی اٹھ کھڑے ہوئے لیکن اسی لمحے سیٹی کی تیز آواز سنائی دی تو وہ تینوں چونک پڑے جبکہ کیپٹن شیام نے تیزی سے مڑ کر ایک طرف پڑے ہوئے بڑے سے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ پی اے ٹو پرائم منسٹر کالنگ۔ اوور"...... دوسری طرف سے پرائم منسٹر کے پی اے کی آواز سنائی دی تو کرنل راٹھور چونک پڑا۔

"یس۔ کرنل راٹھور اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... کرنل راٹھور نے

آگے بڑھ کر کہا اور ساتھ ہی ہاتھ بڑھا کر اس نے بٹن پریس کر دیا۔

"پرائم منسٹر صاحب سے بات کریں جناب۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ اوور"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد باوقار سی آواز سنائی دی۔

"کرنل راٹھور بول رہا ہوں سر۔ اوور"...... کرنل راٹھور نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کرنل راٹھور۔ مجھے صدر صاحب نے اطلاع دی ہے کہ انہیں چیف شاگل نے بتایا ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ سرگام پہاڑیوں میں داخل ہو چکے ہیں۔ جس پر میں نے براہ راست ان سے بات کی تو انہوں نے مجھے جو تفصیل بتائی ہے اس کے مطابق انہوں نے انہیں روکنے کے لئے ناکہ بندی کی تھی لیکن وہ بچ گئے اور پھر انہوں نے ایئر سپاٹ کو ان کی آواز میں ٹرانسمیٹر کال کر کے وہاں سے فوجی ہیلی کاپٹر حاصل کر لئے اور ان کی مدد سے وہ سرگام پہاڑیوں پر پہنچ گئے۔ چیف شاگل تو ان کے پیچھے سرگام پہاڑیوں میں داخل ہونے کے لئے انتہائی بے چین تھے لیکن میں نے انہیں سختی سے روک دیا ہے کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ یہ کریڈٹ آپ کی ایجنسی کو ملے۔ آپ نے اس سلسلے میں کیا اقدامات کئے ہیں۔ مجھے تفصیل بتائیں۔ اوور"...... پرائم منسٹر نے مسلسل بولتے ہوئے کہا تو کرنل راٹھور نے ابھی جو کچھ دیکھا تھا اور جو کیپٹن شیام سے معلوم ہوا تھا وہ سب کچھ پوری

تفصیل سے بتا دیا۔

" اوہ۔ لیکن پہاڑیوں کے نچلے حصے تو اس چیکنگ میں نہیں رہ گئے۔ اوور"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

" یس سر۔ لیکن اس کی چیکنگ کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ وہ لوگ اوپر آئے بغیر نیچے سے کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ اوور"...... کرنل راٹھور نے کہا۔

" اگر شاگل کو اجازت دے دی جائے کہ وہ نیچے ان لوگوں کا خاتمہ کر دے تو زیادہ بہتر نہیں ہے۔ اوور"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

" مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے جناب۔ لیکن اگر وہ لوگ اوپر آ گئے تو پھر میں نے انہیں ختم کر دینا ہے۔ بغیر کچھ دیکھے کہ وہ کون ہیں اور کون نہیں۔ کیونکہ پاکیشیائی ایجنٹ ان کے روپ میں بھی آ سکتے ہیں۔ اوور"...... کرنل راٹھور نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میں چیف شاگل کو بتا دیتا ہوں۔ میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ اگر وہ انہیں ہلاک نہ بھی کر سکے تب بھی یہ دشمن ایجنٹ بہرحال دونوں اطراف سے پھنس جائیں گے اور اس طرح ان کی ہلاکت یقینی ہو جائے گی۔ اوور"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

" یس سر۔ آپ کی بات درست ہے۔ اوور"...... کرنل راٹھور نے کہا۔

" بہرحال چاہے وہ لوگ چیف شاگل کے ہاتھوں ختم ہوں یا آپ کے ہاتھوں کریڈٹ آپ کی ایجنسی کو ہی ملے گا کیونکہ ان کا خاتمہ

سرگام پہاڑیوں میں ہی ہو گا۔ اوور"...... پرائم منسٹر نے کہا تو کرنل راٹھور کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

" تھینک یو سر۔ اوور"...... کرنل راٹھور نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کے الفاظ سن کر اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" تم نے سن لیا کیپٹن شیام۔ ہماری رینج میں جو بھی آئے ہمیں بہرحال اس کا خاتمہ کرنا ہے اور ایک لمحہ بھی توقف نہ کرنا"۔ کرنل راٹھور نے کہا۔

" یس سر۔ آپ بے فکر رہیں سر"...... کیپٹن شیام نے جواب دیا تو کرنل راٹھور سر ہلاتا ہوا واپس غار کے دہانے کی طرف مڑ گیا۔

عمران اور اس کے ساتھی غار میں موجود تھے۔ البتہ نعمانی او
کیپٹن شکیل دونوں غار سے باہر چٹانوں کے پیچھے چھپے ہوئے کارو
بستی کی طرف اور اوپر کی طرف سے آنے والوں کی نگرانی کے لئے
موجود تھے۔

" عمران صاحب۔ اگر شاگل اور اس کے آدمی پہاڑیوں پر آئے تو
ہم دونوں اطراف سے پھنس جائیں گے "....... صفدر نے کہا۔

" وہ کیسے "....... عمران نے چونک کر کہا۔

اوپر سے بھی ہم پر فائر کھول دیا جائے گا اور نیچے سے بھی اور ہمارے
پاس اپنے بچاؤ کا کوئی راستہ بھی نہیں ہو گا "....... صفدر نے کہا۔

" بات تو تمہاری ٹھیک ہے۔ اگر شاگل کو معلوم ہو گیا کہ ہم
سرگام پہاڑیوں میں داخل ہو چکے ہیں تو اس نے کسی حدود کا قطعی

ل نہیں رکھنا۔ البتہ اس سے ہمیں ایک فائدہ ہو سکتا ہے کہ ہم
ے آدمیوں کے روپ میں اوپر جا سکتے ہیں "....... عمران نے کہا۔

۔ لیکن وہ لوگ بھی عام ڈریس میں ہیں۔ یونیفارم میں تو نہیں
اس لئے کیسے اوپر والوں کو پہچان ہو گی "....... صفدر نے باقاعدہ
ح کرتے ہوئے کہا۔

ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ واقعی یہ مسئلہ بھی پیدا ہو سکتا
۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم اس وقت بڑی نازک پوزیشن میں
.... عمران نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

نہ صرف نازک بلکہ نازک ترین کیونکہ ایک لحاظ سے سوائے
ے پوری سیکرٹ سروس یہاں موجود ہے "....... صفدر نے

اس کی فکر مت کرو۔ چیف کے لئے سیکرٹ سروس کے ممبران
رتی کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ وہ فوراً نئی ٹیم تیار کر لے گا۔ اصل
یہ ہے کہ اس ٹیم میں اسے صفدر، کیپٹن شکیل، جولیا، تنویر،
ا وغیرہ وغیرہ جیسے نابغہ روزگار سرڈیشنگ پاور سیکرٹ ایجنٹ
ے ملیں گے "....... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے
ر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک سامنے پڑے
، لانگ رینج ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دی تو سب بے
چونک پڑے اور عمران کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ رینگنے
ں نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کی سائیڈ پر موجود ایک

بٹن پریس کر دیا تو سیٹی کی آواز ختم ہو گئی اور ایک آواز سنائی دینے
لگی۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ پی اے ٹو پرائم منسٹر کالنگ۔ اوور"...... کال بار
بار دی جا رہی تھی۔

"یس۔ کرنل راٹھور اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک
اور آواز سنائی دی تو سب ساتھیوں کے چہروں پر یکلخت عمران کے لئے
تحسین کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔ وہ سمجھ گئے تھے کہ عمران نے
یہاں ٹرانسمیٹر کی زیرو فریکوئنسی اوپن کر دی تھی اور چونکہ یہ کال ان
کے سروں پر ہی تقریباً ہو رہی تھی اس لئے یہ کال آسانی سے کیچ ہو گئی
اور پھر جیسے جیسے پرائم منسٹر کافرستان اور کرنل راٹھور کے درمیان
گفتگو آگے بڑھتی رہی ان سب کے چہروں پر بھی عمران کے لئے
تحسین کے تاثرات بڑھتے چلے گئے کیونکہ کرنل راٹھور پوری تفصیل
سے سرگام پہاڑیوں میں کئے جانے والے حفاظتی اور چیکنگ
انتظامات کے بارے میں پرائم منسٹر کو بتا رہا تھا اور وہ سب بیٹھے اس
طرح یہ سب کچھ سن رہے تھے جیسے بچے کسی بزرگ سے الف لیلیٰ کی
کوئی حیرت انگیز کہانی سنتے ہیں۔ جب کال ختم ہو گئی تو عمران نے
ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"تمہاری بات درست ثابت ہوئی صفدر۔ شاگل کو یہ اطلاع مل
چکی ہے کہ ہم یہاں سرگام پہاڑیوں میں داخل ہو چکے ہیں اور وہ کسی
حدود کا خیال رکھے بغیر یہاں آنا چاہتا تھا لیکن پرائم منسٹر نے اسے

روک دیا تھا ورنہ اب تک وہ ہمارے سروں پر پہنچ چکا ہوتا"۔ عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ اب تو پرائم منسٹر نے اسے یہاں پہنچنے کی
اجازت دینے کا فیصلہ کر لیا ہے"...... صدیقی نے کہا۔

"ہاں۔ وہ جس قدر جلد ممکن ہو سکا یہاں پہنچے گا کیونکہ وہ پاکیشیا
سیکرٹ سروس کے خاتمے کا کریڈٹ ہر صورت میں خود لینا چاہتا
ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو اس کے باوجود تم یہاں اطمینان سے بیٹھے ہو"...... جولیا نے
غصیلے لہجے میں کہا۔

"تو اور کیا کروں۔ تم بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"رمبا سمبا ناچو"...... جولیا نے بھنائے ہوئے لہجے میں کہا تو
عمران بے اختیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور دوسرے لمحے اس نے واقعی
رمبا سمبا ڈانس کرنا شروع کر دیا تو جولیا کے چہرے پر حیرت جبکہ
باقی ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔

"ارے۔ یہ تو تم نے بتایا نہیں کہ کتنی دیر ناچنا ہے"۔ عمران
نے یکلخت رکتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"تم سے بات کرنا بھی عذاب ہے۔ بہرحال اب بتاؤ کہ ہم نے
واقعی یہیں بیٹھے رہنا ہے یا کوئی حفاظتی اقدام بھی کرنا ہے"۔ جولیا
نے ہنستے ہوئے کہا۔ اس کے انداز میں ہلکی سی شرمندگی بھی تھی
اور مسرت بھی۔ شرمندگی شاید اس بات پر کہ اس کی وجہ سے عمران

پر اس کے ساتھیوں کو ہنسنے کا موقع مل گیا اور مسرت اس بات پر ا
عمران نے اس کی بات کی اس انداز میں تعمیل کر دی تھی اور اس
وجہ سے اس کی نسوانی انا کو تسکین پہنچی تھی۔

"عمران صاحب۔ آخر آپ اس قدر مطمئن کیوں ہیں"...... صفد
نے کہا۔

"اس لئے کہ ہمارے دو ساتھی باہر موجود ہیں اور وہ شاگل ا
اس کے ساتھیوں کو دور سے ہی چیک کر لیں گے۔ شاگل اور ا
کے ساتھی بہرحال ہم سب سے نشیب میں ہیں اس لئے ہم انہ
آسانی سے ختم کر لیں گے"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن اگر شاگل نے بھی یہی سوچ لیا جو آپ نے سوچا ہے
پھر"...... صدیقی نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کہہ تو رہا ہوں کہ وہ گہرائی میں ہیں اور ہم بلند
پر"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ شاگل وحشت بھرے دماغ کا مالک ہے۔ اس
لئے اس نے یہاں آکر غاروں کو تلاش نہیں کرنا۔ اسے یہ بھی معلو
ہے کہ آپ اگر بلندی پر ہوئے تو آپ نے ان پر فائر کھول دینا ہے ا
وہ کیڑے مکوڑوں کی طرح مارے جائیں گے۔ چنانچہ میرا خیال
کہ اس نے یہاں پورے ایریئے میں میزائلوں کی بارش کر دینی
اور اس کے لئے وہ لانگ رینج میزائل گنیں بھی استعمال کر سکتا
اور اگر ایسا ہوا تو پھر انہیں ہلاک کرنا تو ایک طرف ہمیں اپنی جان

انا بھی مشکل ہو جائے گا"...... صدیقی نے انتہائی سنجیدہ لہجے
ا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری گڈ صدیقی۔ تم نے واقعی یہ بات کر کے میری
ھیں کھول دی ہیں۔ وہ واقعی ایسا ہی کرے گا اور اس صورت میں
پھنس جائیں گے اس لئے اب ایک ہی صورت ہے کہ ہم سرگرم
اڑیوں سے باہر چلے جائیں اور جب شاگل اپنی کارروائی مکمل کر
ے واپس چلا جائے تو پھر ہم آگے بڑھیں اور مجھے یقین ہے کہ ایک
ر وہ مطمئن ہو کر چلا گیا تو پھر دوبارہ نہیں آئے گا"...... عمران نے
ا۔

"لیکن ہم اوپر بھی تو جا سکتے ہیں مشن کی تکمیل کے لئے"۔ صفدر
کہا۔

"تم نے تفصیل تو سن لی ہے۔ ایک مخصوص بلندی پر پہنچتے ہی
پر میزائل اور مشین گنوں کی فائرنگ شروع ہو جائے گی جبکہ نیچے
ل اور اس کے آدمی ہوں گے۔ اس طرح نہ جائے ماندن اور نہ
ئے رفتن والا معاملہ ہو جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن جو انتظامات یہاں ہیں اگر یہ ایسے ہی رہے تو پھر"۔ صفدر
کہا۔

"اس دوران اطمینان سے بیٹھ کر اس بارے میں سوچ لیا جائے"
...... عمران نے کہا تو سب نے اس بار اس کی تائید کر دی اور پھر
ب سامان وغیرہ اٹھا کر غار سے باہر آ گئے۔

"ارے کیا ہوا"...... پاس ہی موجود ان کے ساتھیوں نے چونک کر پوچھا تو صفدر نے انہیں تفصیل بتا دی اور پھر وہ بھی ان کے ساتھ ہی تیزی سے نیچے اترتے چلے گئے۔

شاگل کی حالت دیکھنے والی ہو رہی تھی۔ اس نے یہاں موجود اپنے تمام ساتھیوں کو اکٹھا کر کے باقاعدہ سرگام پہاڑیوں پر بڑے خوفناک انداز میں ریڈ کیا تھا۔ اسے پرائم منسٹر نے تفصیل بتا دی تھی کہ اس رینج کے بعد سپیشل ایجنسی کے انتظامات شروع ہو جاتے ہیں اس لئے وہ اس رینج سے نیچے ہی اپنی کارروائی کر سکتا ہے اور شاگل نے اس کے لئے باقاعدہ منصوبہ بندی کی تھی۔ اس نے سرگام پہاڑیوں کے پورے حصے کو جو کارٹو بستی اور اس سے ملحقہ علاقے سے ملحق تھا ایک خاص رینج تک انتہائی خوفناک میزائل فائرنگ کرائی تھی۔ اس قدر خوفناک کہ اگر وہاں کوئی موجود ہو تو وہ کسی صورت بھی نہ بچ سکے لیکن جب کسی قسم کا کوئی ردعمل سامنے نہ آیا تو شاگل نے خود اپنے ساتھیوں سمیت جا کر اس پورے علاقے کی ایک ایک پہاڑی اور ایک ایک غار کو چیک کیا تھا۔ صرف ایک غار کے اندر

ایسے نشانات نظر آئے تھے کہ جیسے اس میں کچھ لوگ رہے ہیں لیکن وہ غار بھی خالی تھی اور اس کے علاوہ کسی غار میں کوئی آدمی نہ تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ اس نے اس مخصوص رینج سے اوپر پہاڑیوں اور غاروں کو اس مخصوص شعاعی مشین کے ذریعے چیک کرایا تھا لیکن ان غاروں میں سپیشل ایجنسی کے لوگ اور مشینری موجود تھی لیکن عمران اور اس کے ساتھی کہیں موجود نہ تھے۔ سپیشل ایجنسی کی چونکہ باقاعدہ یونیفارم تھی اس لئے وہ انہیں پہچان گئے تھے اور ظاہر ہے اس کے بعد ان کی واپسی شروع ہو گئی اور شاگل نے ایک بار پھر انہیں بھاگل پور اور کارتو کے درمیان ڈیوٹی پر لگا دیا تاکہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو چیک کیا جا سکے۔ شاگل اس وقت بھاگل پور میں اپنے مخصوص ہیڈ کوارٹر میں موجود تھا۔ راجندر بھی وہیں موجود تھا اور شاگل دونوں ہاتھوں سے سر پکڑے اس طرح بیٹھا ہوا تھا جیسے اب دنیا میں اس کے لئے کوئی کشش باقی نہ رہی ہو۔

" باس۔ میرا خیال ہے کہ انہیں ہماری آمد کا علم ہو گیا تھا اور وہ ہمارے پہنچنے سے پہلے وہاں سے نکل گئے"...... اچانک خاموش بیٹھے ہوئے راجندر نے کہا تو شاگل بے اختیار اچھل پڑا۔

" کیا۔ کیا مطلب۔ انہیں کیسے علم ہوا۔ کیا تم نے انہیں اطلاع دی تھی۔ بولو"...... شاگل نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" باس۔ اس غار کی چیکنگ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ لوگ وہاں رہے ہیں لیکن پھر ان کے غائب ہو جانے سے تو یہی ظاہر ہوتا

ہے کہ وہ ہماری آمد سے پہلے وہاں سے نکل گئے"...... راجندر نے اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیا۔ وہ اب شاید شاگل کا مزاج شناس ہو چکا تھا اس لئے اب اسے معلوم تھا کہ شاگل کو کب غصہ آتا ہے اور کب نہیں۔

" لیکن انہیں اطلاع کیسے ملی"...... شاگل نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔

" میں نے اس پر سوچا ہے باس۔ میرا خیال ہے کہ پرائم منسٹر صاحب نے کرنل راٹھور کو جو کال کی ہے وہ کال ان لوگوں نے کیچ کر لی ہے کیونکہ وہ ان پہاڑیوں میں ہی موجود تھے"...... راجندر نے کہا تو شاگل بے اختیار چونک پڑا۔

" اوہ۔ اوہ۔ واقعی ایسا ہو سکتا ہے۔ اوہ۔ ویری سیڈ۔ لیکن پھر بھی وہ آخر کہاں جا سکتے ہیں۔ کیا وہ کارتو پہنچ گئے ہوں گے"۔ شاگل نے کہا۔

" وہ کارتو کی سائیڈ میں کسی بھی جگہ چھپ سکتے ہیں باس۔ اور یقیناً اب رات پڑنے پر وہ دوبارہ آجائیں گے"...... راجندر نے کہا۔

" تمہارا مطلب ہے کہ اب ہم دوبارہ وہاں ریڈ کریں۔ نہیں۔ اب کوئی فائدہ نہیں کیونکہ اب انہوں نے وہاں رکنا نہیں ہے۔ وہ سیدھے سپیشل ایجنسی سے ٹکرا جائیں گے اور اگر تمہاری بات درست ہے تو پھر ایک اور خطرہ بھی ہمیں لاحق ہو رہا ہے کہ اس کرنل راٹھور نے یقیناً اپنے تمام حفاظتی انتظامات بھی پرائم منسٹر

صاحب کو بتائے ہوں گے اور اگر کال کیچ ہو گئی ہے تو پھر حفاظتی انتظامات کی یہ تفصیل بھی ان شیطانوں تک پہنچ گئی ہو گی اور وہ اس کا توڑ کر لیں گے۔ ویری بیڈ"...... شاگل نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ہو سکتا ہے کہ ایسا نہ ہوا ہو"...... راجندر نے کہا۔

"ٹرانسمیٹر لے آؤ۔ جلدی۔ ابھی معلوم ہو جاتا ہے"...... شاگل نے کہا تو راجندر نے جیب سے ایک جدید ساخت کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکال کر شاگل کے سامنے رکھ دیا۔ شاگل نے اس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ شاگل کالنگ۔ اوور"...... شاگل نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ کرنل راٹھور اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد کرنل راٹھور کی آواز سنائی دی۔

"کرنل راٹھور۔ کیا پرائم منسٹر صاحب نے آپ کو ٹرانسمیٹر پر کال کی تھی۔ اوور"...... شاگل نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا تم نے انہیں اپنے حفاظتی انتظامات کی تفصیل بتائی تھی۔ اوور"...... شاگل نے کہا۔

"ہاں۔ انہوں نے پوچھی تھی اس لئے میں نے بتا دی۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ اوور"...... کرنل راٹھور نے اب اسے آپ کی بجائے

تم کہہ کر مخاطب کیا تھا کیونکہ شاگل نے بھی اسے تم ہی کہا تھا۔

"تمہاری کال اس عمران نے کیچ کر لی ہے اور اسی لئے وہ وہاں سے نکل گیا ہے ورنہ ہم اس بار اسے ہر صورت میں ہلاک کر دیتے۔ اوور"...... شاگل نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم نے پہاڑیوں کے نچلے حصے میں بے پناہ فائرنگ کرائی ہے اور میزائل گنیں بھی فائر کرائی ہیں۔ کیا اس طرح اندھا دھند کارروائی سے وہ لوگ ہلاک ہو سکتے تھے۔ تمہیں چاہئے تھا کہ منصوبہ بندی سے کام کرتے۔ اوور"...... کرنل راٹھور نے بھی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اگر وہ واقعی وہاں موجود ہوتے تو تم دیکھتے کہ ان کی لاشیں کیسے سامنے آتی ہیں کیونکہ منصوبہ بندی سے اس شیطان عمران اور اس کے ساتھیوں کا کچھ نہیں بگاڑا جا سکتا۔ بہرحال اب میری بات سنو۔ عمران نے تمہاری اور پرائم منسٹر صاحب کی تمام ٹرانسمیٹر گفتگو سن لی اس لئے اب تمہارے تمام حفاظتی انتظامات کا اسے علم ہو چکا ہے۔ میرا مشورہ ہے کہ تم ان حفاظتی انتظامات کو خاموشی سے تبدیل کرا دو ورنہ تم جانتے ہو کہ کیا ہو گا۔ اوور"...... شاگل نے کہا۔

"تمہیں میری ایجنسی کے بارے میں فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں چیف شاگل۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کی موت میری ایجنسی کے مقدر میں لکھ دی گئی ہے اور ایسا ہی ہو گا۔ اوور اینڈ

آل"...... دوسری طرف سے تیز لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم کر دیا گیا تو شاگل نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"نانسنس۔ احمق آدمی۔ خود بھی مارا جائے گا اور لیبارٹری بھی تباہ کرا دے گا۔ اب کیا کیا جائے"...... شاگل نے غصیلے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"باس۔ میرا خیال ہے کہ ہم اگر اس شعاع مشین کو نچلے حصے کے لئے استعمال کریں تو ہمیں معلوم ہو سکتا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی واپس آئے ہیں یا نہیں"...... راجندر نے کہا۔

"تم احمق آدمی ہو۔ نانسنس۔ تمہیں اتنا بھی معلوم نہیں ہے کہ یہ شعاعیں پھیلتی نہیں ہیں بلکہ ہوا اور پہاڑیوں میں صرف افقی انداز میں اوپر کو اٹھتی ہیں۔ اب کیا مشین کو ہم ساری سرگام پہاڑیوں میں لے کر پھرتے رہیں گے۔ نانسنس۔ اگر ایسا ہوتا تو لازماً کرنل راٹھور سے پہلے ہم چیکنگ نہ کر لیتے"...... شاگل نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"آئی ایم سوری باس۔ اب آپ جیسی ذہانت تو میرے پاس نہیں ہو سکتی"...... راجندر نے خوشامدانہ لہجے میں کہا تو شاگل کا غصے سے سخت بگڑا ہوا چہرہ یکلخت نرم پڑ گیا۔

"سب کچھ سوچ کر بات کیا کرو"...... شاگل نے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا۔

"باس۔ کیا اب ہم اسی طرح بیٹھے رہیں گے"...... چند لمحوں کی

خاموشی کے بعد راجندر نے ایک بار پھر کہا۔

"تو اب کیا کریں۔ تم بتاؤ"...... شاگل نے ایک بار پھر غصیلے لہجے میں کہا۔

"باس۔ مجھے سو فیصد یقین ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی ہمارے جانے کے بعد دوبارہ پہاڑیوں میں آجائیں گے اس لئے ہمیں ان کے پیچھے وہاں جانا چاہئے"...... راجندر نے کہا۔

"نہیں۔ اب رات پڑنے والی ہے۔ اب ویسے بھی ہمیں کچھ معلوم نہیں ہو گا اور ہم اندھوں کی طرح الٹا ان کی فائرنگ رینج میں آجائیں گے"...... شاگل نے کہا۔

"ایک اور کام بھی ہو سکتا ہے باس"...... راجندر نے کہا۔

"وہ کیا"...... شاگل نے چونک کر پوچھا۔

"ہم ان پہاڑیوں کے دامن میں این ڈی نصب کر دیں تو اس طرح یہاں بیٹھے بیٹھے ہم ان پہاڑیوں کو چیک کر سکتے ہیں"۔ راجندر نے کہا۔

"اس سے کیا ہو گا۔ پہاڑیوں میں گھنٹی بج اٹھے گی بس۔ لیکن ہم کیا کریں گے۔ ارے ایک منٹ۔ اوہ۔ اوہ۔ واقعی ایسا ہو سکتا ہے۔ ویری گڈ۔ ہاں۔ واقعی ایسا ہو سکتا ہے"...... شاگل نے بولتے بولتے اس طرح چونک کر کہا جیسے اچانک اس کے ذہن میں کوئی خیال آ گیا ہو۔

"کیا ہوا باس"...... راجندر نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں

کہا۔

" این ڈی کی بجائے اگر ہم سٹار ایکس کراسنگ کریں تو بات بن سکتی ہے"....... شاگل نے کہا۔

" لیکن باس۔ سٹار ایکس تو یہاں ہمارے پاس نہیں ہے۔ وہ تو دارالحکومت سے منگوانا پڑے گا"....... راجندر نے کہا۔

" تو کیا ہوا۔ یہ کام ایک گھنٹے میں مکمل ہو جائے گا۔ تم ہیلی کاپٹر پر جاؤ اور سٹار ایکس لے آؤ۔ اس کے ذریعے ہم آسانی سے نہ صرف عمران اور اس کے ساتھیوں بلکہ سپیشل ایجنسی کے آدمیوں کو بھی بے ہوش کر کے گرا سکتے ہیں اور پھر اس عمران اور اس کے ساتھیوں کو اٹھا کر یہاں لے آئیں گے اور ان کا خاتمہ کر دیں گے۔ اس طرح کریڈٹ ہمیں مل جائے گا"....... شاگل نے کہا۔

" یہ بہترین تجویز ہے"....... راجندر نے کہا۔

" تم فوراً جاؤ اور جس قدر جلد ممکن ہو سکے لے آؤ سٹار ایکس۔ چلو اٹھو جاؤ"....... شاگل نے کہا تو راجندر سر ہلاتا ہوا اٹھا اور تقریباً دوڑنے کے انداز میں بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

" اب میں دیکھوں گا عمران کہ تم کس طرح زندہ بچ سکتے ہو"....... شاگل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر اب انتہائی اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

کرنل راٹھور اپنی مخصوص غار میں موجود تھا کہ پاس پڑے ہوئے لیس انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی اور کرنل راٹھور نے رسیور اٹھا لیا۔

یس"....... کرنل راٹھور نے کہا۔

" کیپٹن شیام بول رہا ہوں باس۔ آپ ہمارے پاس آ جائیں نکہ پاکیشیائی ایجنٹ ہمارے ٹارگٹ میں آ چکے ہیں اور ہم ان پر رکھولنے ہی والے ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ یہ کام آپ کے ہاتھوں ".......کیپٹن شیام نے کہا۔

" اوہ۔ کہاں ہیں یہ ایجنٹ"....... کرنل راٹھور نے تیز لہجے میں ا۔

" وہ دائیں طرف ایک پہاڑی کریک میں داخل ہو کر ہماری رف آ رہے ہیں۔ ان کا مقصد شاید فرسٹ چیک پوسٹ پر قبضہ رنا ہے لیکن یہ کریک ایک جگہ پر بند تھا جس کی وجہ سے انہیں باہر

آنا پڑا اور جیسے ہی وہ باہر آئے ہم نے انہیں چیک کر لیا۔ آپ آجائیں جلدی"...... کیپٹن شیام نے کہا۔

"اوکے۔ میں آرہا ہوں"...... کرنل راٹھور نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا وہ غار کے دہانے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس غار میں داخل ہو رہا تھا جس میں چیکنگ مشین اور کیپٹن شیام اور کیپٹن موہن موجود تھے۔

"کہاں ہیں یہ لوگ۔ دکھاؤ مجھے"...... کرنل راٹھور نے غار میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"وہ کریک کے اندر ہیں اس لئے اس وقت سکرین پر نظر نہیں آ رہے لیکن بہرحال وہ کسی نہ کسی جگہ سے تو باہر آئیں گے اور ہم ان پر فائر کھول دیں گے"...... کیپٹن شیام نے کہا۔ وہ کرنل راٹھور کے آنے پر اٹھ کھڑا ہوا تھا اور اس کے اٹھتے ہی کیپٹن موہن بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔

"بیٹھو۔ کون سے کریک میں ہیں وہ لوگ۔ دکھاؤ مجھے"۔ کرنل راٹھور نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو کیپٹن شیام نے سکرین پر ایک جگہ انگلی رکھ دی۔

"یہاں یہ موجود ہیں اس وقت"...... کیپٹن شیام نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ کریک اگر لیبارٹری تک پہنچ گیا تو پھر۔ کیا تم نے اسے چیک نہیں کیا تھا"...... کرنل راٹھور نے انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

۔ سر۔ وہ ہماری چیکنگ رینج سے بہت پہلے کریک میں داخل ے اور کریک کا دہانہ اس طرف ہے۔ ہماری چیکنگ میں تو وہ اس آئے جب اچانک انہیں کسی وجہ سے کریک سے باہر آنا پڑا پھر اس سے پہلے کہ ہم انہیں ہلاک کرنے کے لئے ٹارگٹ بناتے ر کریک میں داخل ہو گئے"...... کیپٹن شیام نے کہا۔

تو تم اب صرف اس انتظار میں بیٹھے ہو کہ وہ کب باہر نکلتے خود تم نے یا تمہارے آدمیوں نے اس کریک کو چیک نہیں نانسنس۔ اس کریک کو ضرور چیک کرو اور ان کے باہر نکلنے کا ر کرنے کی بجائے کریک کے اندر انتہائی تیز بے ہوش کر دینے گیس فائر کرو اور پھر انہیں باہر نکال کر اسی بے ہوشی کے عالم ہلاک کر دو"...... کرنل راٹھور نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

باس۔ ہم تو اس انتظار میں ہیں کہ وہ بہرحال کہیں نہ کہیں سے یں گے"...... کیپٹن شیام نے کہا۔

فوراً انہیں تلاش کر کے بے ہوش کرو۔ فوراً۔ ایسے لوگوں کو لی سا وقت دینا بھی ملک و قوم سے غداری ہے"...... کرنل رنے کہا تو کیپٹن شیام نے وائرلیس انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور بعد دیگرے کئی نمبر پریس کر دیئے۔

یس۔ پوائنٹ ٹو سے سارجنٹ بھوشن بول رہا ہوں"۔ دوسری سے آواز سنائی دی۔

سارجنٹ بھوشن۔ تمہارے ایریئے میں پہاڑیوں کے درمیان

کوئی کریک موجود ہے جس میں پاکیشیائی ایجنٹ داخل ہوئے ہیں۔ انہیں تھرٹی تھری پوائنٹ پر باہر نکلتے ہوئے چیک کیا گیا ہے۔ اس وقت بھی وہ اس کریک میں کہیں موجود ہیں۔ تم فوراً سیکشن کو ساتھ لے کر اس کریک کا دہانہ تلاش کرو اور پھر اس میں سی ایس بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کرو۔ جلدی کرو۔ فوراً اٹ از موسٹ ایمرجنسی"...... کیپٹن شیام نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کیپٹن شیام نے رسیور رکھ دیا۔

"کیا ہم انہیں یہاں سے چیک نہیں کر سکتے"...... کرنل راٹھور نے کہا۔

"نہیں سر۔ اس کی چیکنگ کے لئے پوائنٹ فور پر مشینری موجود ہے۔ سارجنٹ بھوشن بے حد ہوشیار آدمی ہے۔ وہ فوری ایکشن لے گا اور پھر ہمیں اطلاع مل جائے گی"...... کیپٹن شیام نے کہا تو کرنل راٹھور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کیپٹن شیام نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ کیپٹن شیام بول رہا ہوں"...... کیپٹن شیام نے کہا۔

"سارجنٹ بھوشن بول رہا ہوں جناب۔ حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے۔ کریک میں واقعی کچھ افراد کی نشاندہی ہوئی ہے لیکن اندر گیس بھری ہوئی ہے اس لئے ہم اندر داخل نہیں ہو سکتے"...... سارجنٹ

بھوشن نے کہا۔

"کیسے نشاندہی ہوئی ہے"...... کیپٹن شیام نے پوچھا۔

"کریک کے دہانے پر موجود گرد میں دس افراد کے قدموں کے نشانات اندر جاتے نظر آتے ہیں۔ ان میں دو عورتوں کے قدموں کے نشانات بھی موجود ہیں"...... سارجنٹ بھوشن نے کہا۔

"اس کریک کا دہانہ کہاں ہے جسے تم نے چیک کیا ہے"۔ کیپٹن شیام نے پوچھا۔

"کسارو پہاڑی کے دائیں طرف جناب"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اور اس کا دوسرا دہانہ کہاں ہے"...... کیپٹن شیام نے پوچھا۔

"کسارو پہاڑی کے آخری حصے سے ذرا پہلے۔ میرے آدمی وہاں موجود ہیں"...... سارجنٹ بھوشن نے کہا۔

"تمہارے پاس گیس ماسک نہیں ہیں"...... کیپٹن شیام نے کہا۔

"اوہ۔ یس سر۔ گیس ماسک تو ہیں"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"انہیں پہن کر کریک میں جاؤ اور ان بے ہوش افراد کو وہاں سے اٹھا کر سٹار کیمپ میں رکھو اور مجھے اطلاع دو تاکہ میں اور چیف کرنل راٹھور صاحب خود وہاں آ کر اپنے سامنے انہیں ہلاک کرائیں"۔ کیپٹن شیام نے کہا۔

"یس باس"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو کیپٹن شیام رسیور رکھ دیا۔

"کیا ضرورت ہے انہیں باہر نکالنے کی۔ وہیں کریک کے اندر ان کا خاتمہ کر دینا تھا"....... کرنل راٹھور نے کہا۔

"جناب۔ اس گیس سے بے ہوش ہونے والے اس کے کے بغیر کسی صورت بھی ہوش میں نہیں آ سکتے اس لئے اگر یہ بھی جائیں تب بھی کوئی فرق نہیں پڑا اور دوسری بات یہ جناب پہلے ان کی چیکنگ ہو جائے کہ کیا واقعی یہی ہمارے مطلوبہ لو ہیں"....... کیپٹن شیام نے کہا تو کرنل راٹھور بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا مطلب۔ کیا یہ کوئی اور گروپ بھی ہو سکتا ہے۔ دوسرے گروپ کو کیا ضرورت ہے کہ وہ اس انداز میں آئے"....... کرنل راٹھور نے کہا۔

"باس۔ اگر آپ ناراض نہ ہوں تو میں کھل کر بات کر دوں" کیپٹن شیام نے کہا تو کرنل راٹھور ایک بار پھر اچھل پڑا۔

"کھل کر۔ کیا مطلب۔ کیا کوئی پیچیدگی ہے اس میں"۔ کرنل راٹھور کے لہجے میں حیرت تھی۔

"چیف۔ اصل میں یہ جنگ ہے کریڈٹ لینے کی۔ ہماری ایجن نئی ہے اور ہم چاہتے ہیں یہ کریڈٹ سپیشل ایجنسی کو ہی ملے پرائم منسٹر صاحب کی بھی یہی خواہش ہے جبکہ سیکرٹ سروس چیف شاگل کی خواہش ہے کہ وہ اس کا کریڈٹ لے اور جناب

شاگل کے ساتھ ہیں اس لئے ہو سکتا ہے کہ یہ گروپ سیکرٹ کا ہو اور اس کا مقصد کسی پوائنٹ پر قبضہ کرنا ہو تاکہ جیسے پاکیشیائی ایجنٹوں کا خاتمہ کریں وہ ہمیں بے ہوش کر کے یہاں سے لے جائیں اور باہر جا کر ان کا کریڈٹ خود لے .... کیپٹن شیام نے کہا تو کرنل راٹھور کا چہرہ حیرت سے مسخ سا ہو گیا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کیا مطلب۔ سیکرٹ سروس ایسا کیسے کر ہے"....... کرنل راٹھور نے کہا۔

"آپ کو معلوم نہیں ہے جناب کہ ایسا ہوتا ہے۔ آپ کو اب بتاؤں کہ سیکرٹ سروس ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہلاک کرنے میں ناکام ہوئی ہے اس لئے کہ میں نے ان تک اطلاع بھجوائی تھی اگل پور میں سیکرٹ سروس کے ناکے لگے ہوئے ہیں۔ اس لئے نے فوجی ہیلی کاپٹر اغوا کئے اور یہاں براہ راست پہنچ گئے ورنہ ہ بھاگل پور کے زمینی راستے سے آتے اور لامحالہ سیکرٹ سروس اتھوں مارے جاتے اور اس طرح کریڈٹ سیکرٹ سروس لے .... کیپٹن شیام نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ حیرت انگیز۔ تم نے کیسے ان تک اطلاع پہنچائی۔ کیا ان سے رابطہ ہے"....... کرنل راٹھور نے ہونٹ چباتے ہوئے

"نہیں سر۔ ان سے ہمارا رابطہ کیسے ہو سکتا ہے۔ سیکرٹ سروس

کا خاص آدمی رام لال جس نے انہیں ناپال کے شہر میں ٹریس کر
سیکرٹ سروس کے چیف شاگل کو رپورٹ دی تھی وہ ہمارا بھی
ہے۔ میں نے اس کے ذریعے فون پر انہیں مبہم سی اطلاع کرا
اس طرح وہ لوگ ہوشیار ہو گئے اور یہاں پہنچ گئے تاکہ ہم ا
ہلاک کر سکیں اور انہیں معلوم ہو جائے کہ آپ کی صلاحیتیں
سے زیادہ ہیں کہ جن کا سیکرٹ سروس اتنے طویل عرصہ تک کچھ
بگاڑ سکی انہیں پہلی بار ہی سپیشل ایجنسی نے ہلاک کر دیا۔
کیپٹن شیام نے کہا تو کرنل راٹھور کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ تم واقعی بے حد ذہین ہو کیپٹن شیام۔ ٹھیک
ہے۔ اب میں سمجھ گیا ہوں۔ اگر یہ لوگ ہمارے ہاتھوں ہلاک ہو
تو لامحالہ مجھے ترقی مل جائے گی اور میں تمہیں بھی ترقی دے دو
گا"...... کرنل راٹھور نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ ہم تو آپ کے حکم کے غلام ہیں جناب"...... کیپٹن
شیام نے کہا تو کرنل راٹھور نے اس انداز میں سر ہلانا شروع کر
جیسے کیپٹن شیام نے یہ بات کر کے اس کی روح کو بھی شاداب
دیا ہو۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"یس۔ کیپٹن شیام سپیکنگ"...... کیپٹن شیام نے ر
اٹھاتے ہوئے کہا۔

"سارجنٹ بھوشن بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف
سارجنٹ بھوشن کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... کیپٹن شیام نے کہا اور ساتھ ہی
نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"جناب آپ کی ہدایت کے مطابق ہم گیس ماسک پہن کر اس
یک میں داخل ہوئے۔ وہاں واقعی دس افراد بے ہوش پڑے
ئے تھے۔ ہم انہیں اٹھا کر باہر لے آئے ہیں۔ اس وقت وہ سٹار
پ میں موجود ہیں"...... سارجنٹ بھاشن نے کہا۔

"کون لوگ ہیں یہ"...... کیپٹن شیام نے پوچھا۔

"اجنبی افراد ہیں۔ دو عورتیں اور آٹھ مرد۔ ان کے پاس انتہائی
رناک اسلحہ بھی ہے جناب۔ یہ اسلحہ سیاہ پلاسٹک کے تھیلوں میں
ہے اور دونوں عورتوں اور ایک مرد کے علاوہ باقی سات مردوں
پشت پر یہ تھیلے موجود تھے"...... سارجنٹ بھوشن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم چیف کے ساتھ وہیں آ رہے ہیں اور سنو۔ کیا
ارے پاس میک اپ واشر ہے"...... کیپٹن شیام نے کہا۔

"نہیں جناب۔ ہمارے پاس میک اپ واشر نہیں ہے جناب"۔
رجنٹ بھوشن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ ہم آ رہے ہیں۔ تم نے ہر طرح سے ہوشیار رہنا
"...... کیپٹن شیام نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل
ایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کر دیئے۔

"یس۔ راجندر بول رہا ہوں ایکس پوائنٹ سے"...... رابطہ قائم
تے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کیپٹن شیام بول رہا ہوں"...... کیپٹن شیام نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"تمہارے پوائنٹ پر میک اپ واشر موجود ہے"...... کیپٹن شیام نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تم اس میک اپ واشر سمیت سٹار کیمپ پہنچ جاؤ۔ فوراً۔ میں اور چیف بھی وہیں جا رہے ہیں۔ دشمن ایجنٹوں کا میک اپ چیک کرنا ہے"...... کیپٹن شیام نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"آئیے باس۔ اب انہیں چیک کر کے آپ اپنے ہاتھوں سے ان کا خاتمہ کریں"...... کیپٹن شیام نے اٹھتے ہوئے کہا تو کرنل راٹھور بھی مسکراتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ کیپٹن موہن بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔

"کیپٹن موہن۔ تم نے ہماری عدم موجودگی میں پوری طرح ہوشیار رہنا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ کوئی اور گروپ ہو اور اصل گروپ کسی طرح یہاں آ جائے"...... کیپٹن شیام نے کیپٹن موہن سے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ بے فکر رہیں"...... کیپٹن موہن نے جواب دیا۔

"اگر کوئی مشکوک معاملہ ہو تو تم نے ہمیں سٹار کیمپ پر اطلاع دینی ہے"...... کرنل راٹھور نے کہا۔

"یس چیف"...... کیپٹن موہن نے جواب دیا اور پھر کرنل ر اور کیپٹن شیام اس غار سے باہر آ گئے۔ پہاڑی راستوں پر چلتے ے وہ اوپر جھاڑیوں کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ پھر ایک پہاڑی کے ے کے ساتھ ہی جب وہ گھومے تو وہ چوٹی کے قریب ایک بہت غار میں پہنچ گئے جہاں اسلحے کی چار پانچ پیٹیاں بھی موجود تھیں رسیاں اور میزیں بھی تھیں۔ وہاں چار افراد موجود تھے جن میں تین سپاہی اور ایک سارجنٹ تھا جبکہ فرش پر دس افراد بے پڑے ہوئے تھے۔ ان میں دو عورتیں تھیں اور آٹھ مرد۔ ایک سیاہ رنگ کے سات تھیلے بھی پڑے ہوئے تھے۔ اسی لمحے ایک ادمی ایک بیگ اٹھائے اندر داخل ہوا اور اس نے سب کو سلام

"آو راجندر۔ یہ جو لوگ فرش پر پڑے ہوئے ہیں ان کا میک اپ کرو"...... کیپٹن شیام نے کہا۔

"یس باس"...... راجندر نے کہا تو کرنل راٹھور اور کیپٹن شیام یوں پر بیٹھ گئے۔

"یہ لوگ اپنے انداز اور قدوقامت سے تو سیکرٹ سروس کے لگتے ہیں"...... کرنل راٹھور نے انہیں غور سے دیکھتے ہوئے

"سر۔ پاکیشیائی ایجنٹ بھی تو سیکرٹ سروس کے ہیں اور ے لوگ بھی۔ اس لئے چیکنگ ضروری ہے۔ اگر یہ پاکیشیائی

ہیں تو لامحالہ ابھی میک اپ واشر سے ان کی اصل شکلیں سامنے
جائیں گی"...... کیپٹن شیام نے کہا۔

"لیکن کیا ہماری والی سیکرٹ سروس میں عورتیں بھی شامل
ہیں"...... کرنل راٹھور نے کہا۔

"جناب۔ جہاں ایک عورت موجود ہو وہاں کیا نہیں ہو
سکتا"...... کیپٹن شیام نے مبہم سے لہجے میں کہا۔ سارجنٹ بھوشن
اور اس کے آدمیوں کی موجودگی کی وجہ سے وہ کھل کر بات نہ کر
رہا تھا اور اس کی بات سن کر کرنل راٹھور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"باس۔ پہلے کس کا میک چیک کرنا ہے"...... راجندر نے
میک اپ واشر کی طرف بڑھتے ہوئے کیپٹن شیام سے پوچھا۔

"پہلے ان دونوں عورتوں کے میک اپ واش کرو"...... کیپٹن
شیام نے کہا۔

"یس باس"...... راجندر نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے ایک
بے ہوش عورت کے سر اور چہرے پر کنٹوپ چڑھایا اور پھر تیزی سے
چلنے والے اس جدید میک اپ واشر کا بٹن آن کر دیا۔ کنٹوپ جس
میں اس عورت کا چہرہ دکھائی دے رہا تھا یکلخت دھوئیں میں چھپ
گیا۔ چند لمحوں بعد میک اپ واشر بند ہو گیا تو دھواں چھٹ گیا اور
راجندر نے کنٹوپ اتار لیا تو کیپٹن شیام اور کرنل راٹھور دونوں بے
اختیار اچھل پڑے کیونکہ اس عورت کا چہرہ ویسے کا ویسا ہی تھا۔

"کیا مطلب۔ کیا یہ میک اپ میں نہیں ہے"...... کرنل راٹھور

کہا۔

"اس سے تو ظاہر ہوتا ہے کہ یہ عورت مقامی ہے اور یہ لوگ
یشیائی ایجنٹ نہیں ہیں بلکہ کافرستان سیکرٹ سروس کے ہیں اور
ہاں قبضہ کرنے آئے تھے"...... کیپٹن شیام نے کہا۔

"ویری بیڈ۔ یہ تو ملک سے غداری ہے"...... کرنل راٹھور کا چہرہ
کی شدت سے تمتما اٹھا تھا۔ پھر کیپٹن شیام کے کہنے پر راجندر
دوسری عورت کے ساتھ ساتھ آٹھوں مردوں کے چہرے بھی
ب کئے لیکن کسی کا بھی میک اپ واش نہ ہو سکا۔

"اب تو واقعی یہ بات کنفرم ہو گئی۔ ویری بیڈ۔ میں پرائم منسٹر
بات کرتا ہوں"...... کرنل راٹھور نے اٹھ کر کھڑے ہوتے
ئے کہا۔

"باس آپ جلدی نہ کریں۔ ہم انہیں باندھ دیتے ہیں اور پھر
یں ہوش میں لا کر ان سے پوچھ گچھ کرتے ہیں تاکہ یہ اعتراف کر
۔ اس کے بعد آپ پرائم منسٹر صاحب کو نہ صرف کال کریں بلکہ
یں یہاں بلائیں تاکہ وہ اپنی آنکھوں سے انہیں دیکھیں اور خود ان
سن لیں کہ یہ کون لوگ ہیں ورنہ چیف شاگل نے صاف انکار کر
ا ہے"...... کیپٹن شیام نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات ٹھیک ہے۔ انہیں باندھو اور پھر انہیں
ش میں لے آؤ"...... کرنل راٹھور نے کہا۔

"انہیں اٹھا کر کرسیوں پر بٹھاؤ اور رسیاں لے کر انہیں کرسیوں

سے باندھ دو"....... کیپٹن شیام نے کہا۔

" اتنی رسیاں تو یہاں موجود ہی نہیں ہوں گی باس"۔ سارجنٹ بھوشن نے کہا۔

" کیا ضرورت ہے۔ یہ دشمن ایجنٹ تو نہیں ہیں۔ صرف ان کے ہاتھ ان کے عقب میں کر کے باندھ دو۔ پھر یہاں مسلح افراد موجود ہیں۔ یہ کیا کر سکتے ہیں"....... کرنل راٹھور نے کہا۔

" یس باس"....... کیپٹن شیام نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہدایات دینا شروع کر دیں اور سارجنٹ بھوشن اور اس کے آدمیوں نے پہلے تو دس فولڈنگ کرسیاں دیوار کے ساتھ لگائیں اور بے ہوش افراد کو اٹھا کر ان کرسیوں پر بٹھانا شروع کر دیا۔

" لیکن ان کے پاس تو انتہائی خطرناک اسلحہ بھی موجود ہے۔ ایسا اسلحہ یہ کیوں ساتھ لائے ہیں۔ نہیں کیپٹن شیام۔ یہ کوئی اور چکر ہے"....... اچانک کرنل راٹھور نے کہا۔

" جناب۔ اس سارے سیٹ اپ پر قبضہ کرنے کے لئے لامحالہ انہیں ایسا اسلحہ ساتھ لانا ہی تھا۔ عام اسلحہ سے تو یہ یہاں قبضہ نہ کر سکتے تھے"....... کیپٹن شیام اپنی بات پر اڑا ہوا تھا۔

" لیکن پھر یہ عورتوں کو کیوں ساتھ لائے ہیں۔ ان کی کیا ضرورت تھی"....... کرنل راٹھور نے کہا۔

" اگر عورتیں ساتھ نہ ہوتیں چیف تو ہم کیسے مشکوک ہوتے کہ یہ لوگ پاکیشیائی ایجنٹ ہیں اور وہ چاہتے بھی یہی تھے کہ ہم ان کے

خلاف کارروائی کریں اور یہ لوگ ہمارے سارے سیٹ اپ پر قبضہ کر کے کہہ سکیں کہ انہوں نے پاکیشیائی ایجنٹوں کے خلاف کارروائی کی ہے"....... کیپٹن شیام نے کہا۔

" کیا مطلب۔ میں تمہاری بات کا مطلب نہیں سمجھا"....... کرنل راٹھور نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

" باس۔ یہ لوگ یہاں قبضہ کرتے ہیں اور ہمیں بے ہوش کر دیا جاتا اور پھر یہ بتایا جاتا کہ دو عورتیں اور آٹھ مرد جو پاکیشیائی ایجنٹ تھے انہوں نے سپیشل ایجنسی کو یہاں بے بس کر دیا تھا اس لئے کافرستان سیکرٹ سروس کو مجبوراً مداخلت کرنا پڑی اور پھر انہوں نے ایجنٹوں کو ہلاک کر دیا"....... کیپٹن شیام نے کہا۔

" اوہ ہاں۔ یہ تو واقعی انتہائی گہری سازش ہے۔ اوہ۔ ایسا ممکن ہے۔ مجھے تو تمہاری ذہانت پر رشک آرہا ہے"....... کرنل راٹھور نے کہا۔

" یہ سب آپ کی صحبت کا نتیجہ ہے باس"....... کیپٹن شیام نے کہا تو کرنل راٹھور کا چہرہ مزید چمک اٹھا۔

عمران کے تاریک ذہن میں یکلخت روشنی کے نکتے نمودار ہوئے
اور پھر یہ نکتے بڑے ہوتے چلے گئے اور جیسے ہی اس کا تاریک ذہن
پوری طرح روشن ہوا تو اس کی آنکھیں کھل گئیں اور اس نے بے
اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے کسی نے اس کے سینے پر
مشین گن کی نال رکھ کر اسے بیٹھے رہنے پر مجبور کر دیا تو عمران کا
ذہن پوری طرح ہوشیار ہو گیا۔ اس نے دیکھا کہ وہ ایک وسیع و
عریض غار میں لوہے کی فولڈنگ کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے
دونوں ہاتھ اس کے عقب میں کر کے رسی سے باندھے گئے تھے جبکہ
باقی جسم پر کوئی رسی نہ تھی۔ اس نے گردن گھمائی تو اس نے اپنے
تمام ساتھیوں کو اسی طرح کرسیوں پر بیٹھے ہوئے دیکھا۔ ایک آدمی
صفدر کی ناک سے شیشی لگائے ہوئے تھا جبکہ سامنے فولڈنگ
کرسیوں پر دو آدمی بیٹھے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک قدرے پختہ عمر

ا جبکہ دوسرا نوجوان تھا لیکن دونوں بھاری اور ورزشی جسم کے
تھے۔ اس کے ساتھ ہی عمران کے ذہن میں بے ہوش ہونے
پہلے کے واقعات کسی فلم کے سین کی طرح گھومتے چلے گئے۔ وہ
ساتھیوں سمیت پہاڑی کے نیچے بنے ہوئے غار سے نکل کر کارتو
میں جانے کی بجائے بائیں طرف پہاڑیوں کے اندر جا کر چھپ
تھے اور پھر انہوں نے خود شاگل اور اس کے ساتھیوں کو کارٹو
سے پہاڑیوں میں داخل ہوتے اور پھر وہاں بے پناہ میزائل
نگ کرتے دیکھا۔ مگر وہ اس فائرنگ سے محفوظ رہے تھے۔ پھر
در کی تجویز پر وہ اس طرف سے پہاڑیوں کے اوپر چڑھتے چلے گئے
نکہ صفدر کا خیال تھا کہ اس سائیڈ پر ہو سکتا ہے کہ وہ ان کی
نگ رینج سے باہر ہوں اور پھر کافی بلندی پر پہنچ کر انہیں ایک
یک کا دہانہ نظر آ گیا تو وہ اس کریک میں داخل ہو گئے۔ کریک
ب جگہ پر جا کر اچانک بند ہو گیا تو انہیں باہر آنا پڑا لیکن کچھ فاصلے
انہیں اس کریک کا دہانہ نظر آیا تو وہ آگے بڑھ کر اس کریک میں
ل ہو گئے اور جس انداز میں یہ کریک گھومتا ہوا آگے بڑھا چلا جا
تھا اس سے عمران مطمئن تھا کہ وہ یقیناً سپیشل ایجنسی کے کسی
پ کے قریب جا پہنچیں گے اور اس کا پروگرام یہی تھا کہ اس
ائنٹ پر قبضہ کر کے آسانی سے باقی سپاٹس کو کور کیا جا سکتا ہے
ن ابھی وہ کریک میں ہی تھے کہ اچانک ان کے ذہن گھومنے شروع
گئے۔ پہلے تو عمران یہی سمجھا کہ کریک میں موجود زہریلی گیس کی

وجہ سے ایسا ہو رہا ہے اس لئے اس نے اپنے ذہن کو بلینک کر
کی کوشش کی لیکن پھر اس کی ناک سے نامانوس سی بو ٹکرائی اور
بو ایسی تھی جسے محسوس کرتے ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ کوئی زود اثر
ہوش کر دینے والی گیس یہاں فائر کی جا رہی ہے۔ بہرحال اس
کوشش ناکام ہو گئی اور اس کا ذہن تاریک پڑ گیا اور اب اسے یہاں
ہوش آیا تھا۔ عمران کی تیز نظروں نے پلک جھپکنے میں پورے غار
جائزہ لے لیا تھا۔ وہاں ان کے اسلحہ کے بیگ بھی موجود تھے اور ایک
سپر میک اپ واشر بھی موجود تھا۔ وہ جس انداز میں موجود تھا اس
سے ہی ظاہر ہو گیا تھا کہ اسے باقاعدہ استعمال کیا گیا ہے جبکہ اس
اپنے ساتھیوں کے چہروں پر وہی مخصوص میک اپ نظر آ رہا تھا جو
انہوں نے کیا تھا۔ اس لئے عمران سمجھ گیا کہ ان کا میک اپ چیک
نہیں ہو سکا اس لئے انہیں ہوش میں لایا گیا ہے۔

"تمہارا نام کیا ہے اور شاگل سے تمہارا کیا تعلق ہے"۔ اچانک
نوجوان نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ نوجوان کے اس
فقرے سے ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ نوجوان انہیں شاگل کے آدمی سمجھ
رہا ہے اور اس کی وجہ بھی وہ سمجھتا تھا کہ ان کا میک اپ وہ چیک نہ
کر سکے تھے اس لئے انہیں مقامی آدمی سمجھا جا رہا ہے۔

"پہلے تم لوگ اپنا تو تعارف کراؤ"...... عمران نے کہا اور اس
کے ساتھ ہی اس نے اپنی انگلیوں کو مخصوص انداز میں جھٹک کر
بلیڈ باہر نکالے اور ہاتھوں پر بندھی ہوئی رسی کاٹنا شروع کر دی۔

"میرا نام کیپٹن شیام ہے اور یہ میرے باس ہیں کرنل راٹھور۔
ہمارا تعلق سپیشل ایجنسی سے ہے"...... اس نوجوان جس نے اپنا
نام کیپٹن شیام بتایا تھا سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ تو کرنل راٹھور بذات خود یہاں موجود ہیں۔ میرا نام
راجندر ہے اور میں چیف شاگل کا نمبر ٹو ہوں۔ مجھے اطلاع ملی تھی کہ
یہاں پاکیشیائی ایجنٹوں نے قبضہ کر لیا ہے اور ہم ان کے خلاف
کارروائی کرنے یہاں آئے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"تم اس قدر خطرناک اسلحہ اور ان عورتوں کو کیوں ساتھ لائے
ہو"...... کرنل راٹھور نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہم یہاں پاکیشیائی ایجنٹوں کے خلاف کام کرنے آئے ہیں اور یہ
انتہائی خطرناک ترین گروپ ہے اور ان سے ٹکراتے ہوئے ہمیں
طویل عرصہ ہو گیا ہے اس لئے ہمیں اس اسلحہ کی ضرورت تھی۔ آپ
لوگوں کا ابھی ان سے پہلا ٹکراؤ ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا تم شاگل سے بات کر کے کنفرم کرا سکتے ہو کہ تم اس کے
نمبر ٹو ہو"...... کرنل راٹھور نے کہا۔

"کیوں نہیں کرا سکتا"...... عمران نے کہا۔

"لانگ رینج ٹرانسمیٹر لاؤ کیپٹن شیام"...... کرنل راٹھور نے کہا۔

"یس باس"...... کیپٹن شیام نے کہا اور اس نے وہاں موجود
ایک آدمی کو اشارہ کیا تو اس نے ایک طرف پڑے ہوئے بیگ میں
سے ایک لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکال کر کیپٹن شیام کے ہاتھ میں دے

دیا۔

"پہلے تم مجھے یہ بتاؤ کہ وہ پاکیشیائی ایجنٹ کہاں ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"یہاں کوئی پاکیشیائی ایجنٹ نہیں آئے اور نہ ہی آسکتے ہیں اور آئے بھی تو ہلاک ہو جائیں گے"۔۔۔۔۔۔ کرنل راٹھور نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ وہ یہاں پہنچ چکے ہیں۔ یہ بات طے ہے۔ اسی لئے تو ہم آئے ہیں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اسے شوٹ کر دو"۔۔۔۔۔۔ کرنل راٹھور نے یکلخت غصے سے چیختے ہوئے کہا تو وہاں موجود چار فوجیوں نے گنیں سیدھی کر لیں۔

"باس۔ باس۔ پلیز"۔۔۔۔۔۔ اچانک کیپٹن شیام نے ہاتھ اٹھا کر ان فوجیوں کو روکتے ہوئے کرنل راٹھور سے کہا۔

"یہ مجھے جھوٹا کہہ رہا ہے۔ اسے مرنا ہوگا"۔۔۔۔۔۔ کرنل راٹھور نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس۔ اس طرح ثبوت ختم ہو جائے گا"۔۔۔۔۔۔ کیپٹن شیام نے آہستہ سے کہا تو کرنل راٹھور نے طویل سانس لیا۔

"ٹھیک ہے۔ کراؤ اس سے کال"۔۔۔۔۔۔ کرنل راٹھور نے کہا۔

"چیف شاگل کی مخصوص فریکونسی بتاؤ"۔۔۔۔۔۔ کیپٹن شیام نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ایک شرط پر بات کرا سکتا ہوں کہ تم اور کرنل راٹھور کے

لاوہ باقی افراد باہر چلے جائیں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کیوں۔ وجہ"۔۔۔۔۔۔ کرنل راٹھور نے چونک کر کہا۔

"اس لئے کہ یہ سٹیٹ سیکرٹ ہے۔ چیف شاگل کافرستان یکرٹ سروس کے چیف ہیں جبکہ آپ سپیشل ایجنسی کے چیف ہیں ر دو چیفس کے درمیان ہونے والی بات چیت چھوٹے لوگوں تک ہیں پہنچنی چاہئے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"باہر جاؤ"۔۔۔۔۔۔ کرنل راٹھور نے کہا تو کیپٹن شیام کے علاوہ ہاں موجود باقی مسلح افراد باہر چلے گئے۔ ظاہر ہے عمران اور اس کے اتھی بندھے ہوئے تھے اس لئے انہیں ان سے کوئی خطرہ محسوس نہ ہو رہا تھا۔

"اب بتاؤ فریکونسی"۔۔۔۔۔۔ کیپٹن شیام نے کہا تو عمران نے ریکونسی بتا دی۔

"میری بات کراؤ ورنہ معاملات بگڑ بھی سکتے ہیں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو کیپٹن شیام نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے فریکونسی یڈجسٹ کی اور پھر اٹھ کر وہ عمران کے قریب آگیا۔ اس دوران مران کے دونوں ہاتھ رسیوں کی گرفت سے آزاد ہو چکے تھے اس لئے یسے ہی وہ قریب آیا عمران کے عقب میں بندھے ہوئے دونوں ہاتھ جلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئے اور دوسرے لمحے سینے پر ہاتھوں ا زوردار ضرب کھا کر کیپٹن شیام چیختا ہوا اچھل کر عقب میں پشت کے بل جا گرا۔ اس کا سر اس کرسی سے ٹکرایا تھا جس پر وہ بیٹھا ہوا

تھا جبکہ ٹرانسمیٹر عمران نے جھپٹ لیا تھا اور دوسرے لمحے ٹرانسمیٹر اڑتا
ہوا کرنل راٹھور کے چہرے پر پوری قوت سے ٹکرایا اور کرنل راٹھور
چیختا ہوا کرسی سمیت اچھل کر پیچھے کی طرف نیچے جا گرا لیکن دوسرا لمحہ
عمران کے لئے بھی حیرت انگیز اور قطعی غیر متوقع ثابت ہوا جب
کیپٹن شیام کسی کھلتے ہوئے سپرنگ کی طرح اچھل کر عمران سے
اس قوت سے آ ٹکرایا کہ عمران سنبھل ہی نہ سکا اور اچھل کر ایک
طرف زمین پر جا گرا۔ دوسری طرف کرنل راٹھور نے نیچے گرتے ہی
یکلخت قلابازی کھائی اور پھر اس سے پہلے کہ عمران سنبھل کر اٹھتا
کرنل راٹھور کسی توپ سے نکلے ہوئے گولے کی طرح اس پر آ گرا اور
عمران کو ایک لمحے کے لئے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے سینے کے
اندر خوفناک زلزلہ سا آ گیا ہو لیکن دوسرے لمحے اس کے جسم نے
خود بخود حرکت کی اور اس کی ناک پر ٹکر مارنے کے لئے جھکتا ہوا
کرنل راٹھور چیختا ہوا اچھل کر ایک طرف جا گرا۔ اسی لمحے غار کے
دہانے کی طرف سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں بھی سنائی دینے
لگیں جبکہ کیپٹن شیام عمران کو گرا کر انتہائی پھرتی سے اٹھا ہی تھا کہ
عمران کے دوسرے ساتھی جن کے ہاتھ بندھے ہوئے تھے کرسیوں
سے اٹھ کر اسی حالت میں میدان میں کود پڑے اور تنویر اور کیپٹن
شیام دونوں ایک دوسرے سے اس طرح ٹکرائے تھے جیسے دو پہاڑ
آپس میں ٹکراتے ہیں جبکہ صفدر اور کیپٹن شکیل غار کے دہانے کی
طرف سے آنے والے مسلح افراد سے جا ٹکرائے اور باقی ساتھی بھی

جنگ میں کسی نہ کسی انداز میں شریک ہو گئے۔ عمران کرنل
ور کو اچھال کر اٹھ کر کھڑا ہونے میں کامیاب ہوا ہی تھا کہ یکلخت
ی ٹانگوں پر زوردار ضرب لگی اور وہ اچھل کر غار کے دہانے کی
یڈ پر جا گرا اور اس کے ساتھ ہی وہ تڑپ کر اٹھا تو اس کے ہاتھ
ایک مشین پسٹل موجود تھا۔ یہ مشین پسٹل شاید کرنل راٹھور
جیب سے نکل کر گرا تھا اور پھر ماحول یکلخت فائرنگ کی تیز آواز اور
انی چیخوں سے گونج اٹھا اور غار سے اندر داخل ہوتے ہوئے چار
لح آدمی جن میں سے دو خاور اور صدیقی سے الجھ چکے تھے چیختے ہوئے
ے گرے لیکن اس سے پہلے کہ عمران مشین پسٹل کا رخ موڑتا اس
ے ہاتھ پر ضرب لگی۔ یہ ضرب اس قدر اچانک اور زوردار تھی کہ
ین پسٹل اس کے ہاتھ سے نکل کر ایک طرف جا گرا اور اس کے
اتھ ہی کرنل راٹھور اچھل کر اس سے ٹکرایا لیکن دوسرے لمحے وہ
ی طرح چیختا ہوا ہوا میں اچھل کر ایک دھماکے سے ایک کرسی پر
گرا اور پھر کرسی سمیت نیچے گر گیا۔ عمران بجلی کی سی تیزی سے
ھل کر کھڑا ہوا ہی تھا کہ یکلخت اس کی ناک سے نامانوس سی بو
رائی اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن یکلخت اس طرح تاریک ہو گیا
ے کیمرے کا شٹر بند ہوتا ہے۔ البتہ آخری احساس اس کے تاریک
تے ہوئے ذہن میں یہ محفوظ رہا تھا کہ اسے اور اس کے ساتھیوں کو
ٹ کر دیا گیا ہے اور یقیناً یہ تاریکی ہمیشہ کے لئے ہے۔

کارٹو بستی کے آخری سرے پر جہاں سے سرگام پہاڑیاں قریب
پڑتی تھیں شاگل اور اس کا نمبر ٹو راجندر دس مسلح افراد کے ساتھ
موجود تھا۔ راجندر کے ہاتھ میں ایک لمبی لیکن چھوٹی نال کی گن موجود
تھی جبکہ ان کے سامنے ایک مستطیل شکل کی اونچی سی مشین موجود
تھی جس کے نچلے حصے میں ایک فولڈنگ سٹینڈ تھا اور ایک آدمی اس
سٹینڈ پر بیٹھا ہوا تھا۔

"جلدی کرو۔ چیک کرو"...... شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا تو
اسی لمحے مشین پر موجود سکرین ایک جھماکے سے روشن ہو گئی اور
سکرین پر ایک منظر ابھر آیا جس پر سرگام پہاڑیاں نظر آ رہی تھیں۔

"چیک کرو۔ جلدی"...... شاگل نے ایک بار پھر کہا تو اس آدمی
نے مشین کی ایک ناب کو تیزی سے گھمانا شروع کر دیا اور ناب کی
حرکت کے ساتھ ساتھ سکرین پر موجود سین بھی بدلتے جا رہے تھے

ین سب پہاڑیاں ہی نظر آ رہی تھیں۔

"غاروں کو چیک کرو۔ پہاڑیوں کا ہم نے اچار ڈالنا ہے۔
نسنس"...... شاگل نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... اس آدمی نے کہا اور پھر اس نے مشین کے نیچے
جود دو بٹنوں کو یکے بعد دیگرے پریس کر دیا اور پھر ناب کو گھمانا
روع کر دیا۔ سکرین صاف تھی کہ اچانک سکرین پر ایک غار کے
انے کا منظر ابھر آیا۔

"اسے کلوز اپ میں لو"...... شاگل نے کہا تو اس آدمی نے ایک
ر ناب کو گھمانا شروع کر دیا اور غار کے دہانے کا یہ منظر چوڑا ہوتا
لا گیا اور غار کے اندر کا منظر واضح طور پر نظر آنے لگا۔ وہاں غار میں
و آدمی موجود تھے۔ ان کے سامنے ایک چھوٹی سی مشین پڑی ہوئی تھی
ں کی طرف وہ دونوں متوجہ تھے۔

"اس غار کو چیک کرو۔ جلدی"...... شاگل نے کہا۔

"باس۔ آپ کرنل راٹھور کو چیک کرنا چاہتے ہیں"...... راجندر
نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے یقین ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی پہاڑیوں پر پہنچ
ے ہیں اور یقیناً کرنل راٹھور کو بھی اس کی اطلاع مل چکی ہو گی اس
ے میں کرنل راٹھور کو چیک کرنا چاہتا ہوں تاکہ اس کے ذریعے
ران اور اس کے ساتھیوں تک پہنچ سکوں"...... شاگل نے تفصیل
ے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ آپ واقعی بے حد ذہین ہیں" .... راجندر نے کہا تو شاگل کے چہرے پر چمک سی ابھر آئی۔ سکرین پر مسلسل مختلف چھوٹی بڑی غاروں کے مناظر ابھر رہے تھے اور انہیں کلوز اپ میں بھی چیک کیا جا رہا تھا لیکن وہاں کوئی خاص آدمی نظر نہ آ رہا تھا۔ بے شمار غاریں تو خالی تھیں۔ پھر اچانک ایک غار کا دہانہ نظر آیا تو اس سے کچھ فاصلے پر چار مسلح افراد موجود تھے۔

"اوہ۔ اوہ۔ چیک کرو اسے" .... شاگل نے چونک کر کہا تو مشین پر کام کرنے والے آدمی نے ہاتھ روک دیئے۔ چاروں آدمی اس دوران تیزی سے مڑے اور غار کے دہانے میں غائب ہو گئے۔

"کلوز اپ میں لاؤ" .... شاگل نے چیخ کر کہا تو مشین پر کام کرنے والے آدمی نے دو بٹن پریس کر کے ایک ناب کو گھمایا تو غار کا دہانہ کلوز آپ میں آنا شروع ہو گیا۔ غار اندر سے بائیں طرف گھوم گئی تھی اس لئے مشین پر کام کرنے والے آدمی نے ایک اور ناب کو بائیں طرف گھمانا شروع کر دیا اور اس کے ساتھ ہی نہ صرف شاگل اور راجندر بلکہ مشین پر کام کرنے والا آدمی بھی بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ وسیع و عریض غار میں بہت سے افراد میں انتہائی خوفناک لڑائی ہو رہی تھی۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں۔ یہ کرنل راٹھور بھی ہے۔ جلدی کرو۔ اندر ٹی ایکس فائر کرو۔ جلدی" .... شاگل نے چیختے ہوئے کہا تو راجندر نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی گن کو پہاڑیوں کی

طرف سیدھا کیا اور ٹریگر دبا دیا۔ ہلکے ہلکے دھماکوں کے ساتھ ہی گن کی چپٹی نال میں سے مخصوص ساخت کے بے شمار کیپسول نکل کر پہاڑیوں کی طرف بڑھے اور پھر چٹانوں سے ٹکرا کر پھٹتے چلے گئے لیکن راجندر مسلسل ٹریگر دبائے چلا گیا اور گن کی چپٹی نال میں سے مسلسل مخصوص ساخت کے کیپسول نکل کر فضا میں غائب ہوتے چلے جا رہے تھے۔ اچانک ٹھک کی آواز سنائی دی اور راجندر نے ٹریگر سے ہاتھ ہٹا لیا۔ سکرین پر ابھی تک مختلف لوگوں میں لڑائی جاری تھی اور فائرنگ بھی ہوئی تھی جس سے چاروں مسلح افراد فرش پر گر کر بے حس و حرکت ہو چکے تھے۔ پھر اچانک سب اس طرح گر گئے جیسے ان کے جسموں سے توانائی سلب ہو گئی ہو۔

"ویری گڈ۔ اب چیکنگ کر کے بتاؤ کہ یہ غار کہاں ہے"۔ شاگل نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو مشین پر کام کرنے والے آدمی نے ایک بٹن پریس کیا تو سکرین پر جھماکا سا ہوا اور اس کے ساتھ ہی ایک نقشہ ابھر کر سامنے آ گیا۔ یہ سرگام پہاڑیوں کا تفصیلی نقشہ تھا اور پھر چوٹی کے قریب ایک جگہ پر سرخ رنگ کا نقطہ جلتا بجھتا دکھائی دینے لگا۔

"یہاں ہے یہ غار باس" .... مشین پر کام کرنے والے آدمی نے کہا۔

"جاؤ راجندر۔ ہیلی کاپٹر پر جاؤ اور انہیں وہاں سے نکال لاؤ"۔ شاگل نے کہا۔

"لیکن باس۔ ان کی تعداد تو کافی ہے اور ہیلی کاپٹر میں یہ تمام لوگ نہیں آسکیں گے"....... راجندر نے کہا۔

"دو ہیلی کاپٹر بلکہ تین ہیلی کاپٹر کال کر لو۔ جلدی جاؤ اور انہیں ہیڈ کوارٹر پہنچانا ہے تم نے"....... شاگل نے کہا تو راجندر تیزی سے مڑا اور دوڑتا ہوا اندھیرے میں غائب ہو گیا۔

"مشین آف کر دو اور اسے پیک کر دو۔ اس کا کام مکمل ہو چکا ہے"....... شاگل نے کہا اور تیزی سے مڑ کر سائیڈ پر موجود ایک جیپ کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے چہرے پر فتح مندی کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ اس نے نہ صرف عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس کر لیا تھا بلکہ وہ انہیں ان پہاڑیوں سے اٹھا کر لے آنے میں بھی کامیاب ہو گیا تھا۔ اس طرح اب ان کی ہلاکت کا کریڈٹ بہرحال سیکرٹ سروس کو ہی ملے گا اور اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اب انہیں بے ہوشی کے دوران ہی ختم کر دے گا۔ کچھ دیر بعد ہی وہ بھاگل پور میں بنائے گئے اپنے ہیڈ کوارٹر میں پہنچ گیا۔ اس نے ہیڈ کوارٹر کے انچارج مارٹن کو ہدایات دے دیں اور خود وہ اپنے مخصوص کمرے میں پہنچ گیا۔ اس نے الماری سے شراب کی بوتل نکالی اور اسے کھول کر گھونٹ گھونٹ سپ کرنے لگا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد دروازہ کھلا اور راجندر اندر داخل ہوا۔

"کیا ہوا"....... شاگل نے چونک کر پوچھا۔

"باس۔ عمران اور اس کے ساتھی بڑے کمرے میں پہنچ چکے

ہیں"....... راجندر نے کہا۔

"کتنی تعداد ہے ان کی"....... شاگل نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے پوچھا۔

"دو عورتیں اور آٹھ مرد ہیں"....... راجندر نے جواب دیا۔

"تم نے کیسے انہیں سپیشل ایجنسی کے آدمیوں سے الگ کیا"۔ شاگل نے کہا۔

"جناب۔ سپیشل ایجنسی کے آدمی یونیفارم میں تھے"۔ راجندر نے جواب دیا۔

"اوہ۔ گڈ شو۔ ٹھیک ہے آؤ۔ ارے کیا وہ کرنل راٹھور وہیں ہے اسے بھی لے آئے ہو"....... شاگل نے چونک کر پوچھا۔

"وہ تو وہیں ہے باس۔ آپ نے اسے تو لے آنے کا نہیں کہا تھا"....... راجندر نے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ آؤ"....... شاگل نے کہا اور اٹھ کر کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑے کمرے میں پہنچ گئے جہاں دو عورتیں اور آٹھ مرد فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔

"یہ واقعی عمران اور اس کے ساتھی ہیں بلکہ میرا خیال ہے کہ یہ ساری سیکرٹ سروس ہے۔ ویری گڈ"....... شاگل نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو اب انہیں ہلاک کر دوں باس"....... راجندر نے جیب سے

مشین پسٹل نکالتے ہوئے کہا۔

" ہلاک اور یہاں۔ نہیں یہاں نہیں۔ انہیں دارالحکومت لے جانا ہو گا۔ وہاں سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر میں انہیں ہلاک کرنا ہے"...... شاگل نے یکلخت چونک کر کہا۔

" باس۔ یہ ہوش میں نہ آجائیں"...... راجندر نے کہا۔

" نہیں۔ پانچ چھ گھنٹے سے پہلے یہ ہوش میں نہیں آسکتے۔ البتہ ان کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈال دو اور ان کے بٹن جام کر دو"۔ شاگل نے کہا تو راجندر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" باس۔ آپ نے اچانک فیصلہ بدل دیا ہے۔ اس کی کوئی خاص وجہ"...... راجندر سے نہ رہا گیا تو وہ آخر کار بول ہی پڑا۔

" ہاں۔ ہماری پوزیشن ایسی ہے کہ ہم سپیشل ایجنسی کے آدمیوں کو ہلاک بھی نہیں کر سکتے اور انہیں بہرحال معلوم ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ وہاں موجود تھے۔ لازماً انہوں نے انہیں ٹریس کر لیا ہو گا اور پھر انہیں ہوش میں لایا گیا ہو گا اور پھر انہوں نے سچوئیشن بدل دی۔ بہتر ہوا کہ ہماری چیکنگ اس وقت ہوئی جب یہ لڑ رہے تھے اور پھر ہم نے انہیں بے ہوش کر دیا ورنہ تو یہ سرگام پہاڑیوں پر خود قبضہ کر کے اس لیبارٹری کو اب تک تباہ کر چکے ہوتے۔ لیکن اب مسئلہ یہ ہے کہ کرنل راٹھور نے ہوش میں آکر پرائم منسٹر کو بتا دینا ہے کہ کیا ہوا اور اگر ہم نے ان کی لاشیں پیش کر دیں تو پھر یہ بات کنفرم ہو جائے گی کہ ہم نے مداخلت کی ہے اور صدر صاحب

نے اس بار سخت حکم دیا ہوا ہے کہ اگر ہم نے ان کی رینج میں مداخلت کی تو ہمارا کورٹ مارشل کر دیا جائے گا اس لئے بہتر یہی ہے کہ ہم خاموش رہیں۔ جب پرائم منسٹر صاحب مجھ سے بات کریں گے تو میں ان کی موجودگی سے ہی انکار کر دوں گا۔ پھر جب معاملہ ٹھنڈا پڑ جائے گا تو ہم انہیں یہاں سے دارالحکومت شفٹ کر دیں گے اور وہاں انہیں ہلاک کر کے اپنا کریڈٹ حاصل کر لیں گے"...... شاگل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" باس۔ انہیں ہلاک اب کر دیا جائے اور اوپن بعد میں کر دیا جائے گا۔ اس طرح خطرہ تو ختم ہو جائے گا"...... راجندر نے کہا۔

" یو نانسنس۔ احمق آدمی۔ تمہیں کس نے بھرتی کیا ہے۔ نانسنس۔ کیا ان کی لاشیں دیکھ کر وہ سمجھ نہیں جائیں گے کہ انہیں ہلاک ہوئے کتنا وقت گزر گیا ہے۔ نانسنس۔ تم میرا کورٹ مارشل کرانا چاہتے ہو۔ احمق آدمی"...... شاگل یکلخت راجندر پر ہی چڑھ دوڑا۔

" آئی ایم سوری باس۔ جس قدر ذہین آپ ہیں اتنا تو بہرحال مجھ سمیت کوئی بھی نہیں ہو سکتا۔ آپ تو سپر مائینڈ ہیں جناب"۔ راجندر نے کہا۔

" تم میرے نمبر ٹو ہو اس لئے تمہیں بھی میری طرح ذہین ہونا چاہئے۔ سپر مائینڈ نہ سہی ذہین تو ہونا چاہئے۔ بولو نہیں ہونا چاہئے"۔ شاگل نے کہا۔

"یس سر۔ آپ کی صحبت میں ضرور ہو جاؤں گا"...... راجندر نے کہا۔

"اب انہیں طویل عرصے تک بے ہوش رکھنا پڑے گا۔ یہ شیطان ہیں۔ نجانے کب ہوش میں آجائیں۔ مارٹن کو بلاؤ۔ جلدی۔ فوراً" شاگل نے اچانک چونک کر کہا تو راجندر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد مارٹن اندر آگیا۔

"مارٹن۔ ہم نے ان لوگوں کو دس بارہ گھنٹے بے ہوش رکھنا ہے اس لئے انہیں طویل بے ہوشی کے انتہائی طاقتور انجکشن لگا دو" شاگل نے کہا۔

"یس باس"...... مارٹن نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ پھر شاگل اس وقت تک وہیں رہا جب تک اس نے اپنے سامنے سب کو انجکشن نہ لگوا دیئے۔

"اب میں آفس جا رہا ہوں مارٹن۔ اس کے باوجود تم نے ان کا خیال رکھنا ہے اور راجندر تم نے بھی ہوشیار رہنا ہے۔ میں کسی بھی وقت کوئی حکم دے سکتا ہوں"...... شاگل نے کہا۔

"یس باس"...... راجندر نے کہا تو شاگل تیز تیز قدم اٹھاتا اس بڑے کمرے سے نکل کر دوبارہ اپنے آفس میں آکر بیٹھ گیا اور پھر تین گھنٹوں بعد اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی تو شاگل نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ شاگل بول رہا ہوں۔ چیف آف سیکرٹ سروس"۔ شاگل نے کہا۔

"پی اے ٹو پرائم منسٹر"...... دوسری طرف سے پرائم منسٹر کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"یس"...... شاگل نے کہا اور اس کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ ابھر آئی تھی۔

"پرائم منسٹر صاحب سے بات کیجئے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سر۔ میں شاگل بول رہا ہوں"...... شاگل نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"چیف شاگل۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں کیا رپورٹ ہے"...... پرائم منسٹر صاحب کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"میں بھاگل پور اور اس کے گرد و نواح کی چیکنگ کرا رہا ہوں جناب۔ جیسے ہی یہ لوگ یہاں پہنچے تو انہیں ہلاک کر دیا جائے گا"...... شاگل نے کہا۔

"لیکن پہلے تو شاید آپ نے یہی رپورٹ دی تھی کہ وہ فوجی ہیلی کاپٹروں پر سرگام پہاڑیوں کے قریب پہنچ گئے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس سر۔ لیکن باوجود بے حد تلاش کے ان کا پتہ نہیں چل سکا اس لئے میرا خیال ہے کہ وہ ان ہیلی کاپٹروں پر نہیں آئے ورنہ اب تک ان کا کوئی نہ کوئی پتہ چل جاتا"...... شاگل نے کہا۔

"مجھے ابھی ابھی کرنل راٹھور نے رپورٹ دی ہے کہ انہوں نے پاکیشیائی ایجنٹوں کو گرفتار کر لیا تھا لیکن پھر اچانک وہ سب بے ہوش ہو گئے۔ اب انہیں ہوش آیا ہے تو پاکیشیائی ایجنٹ غائب ہیں اور وہاں جہاں وہ پاکیشیائی ایجنٹوں کے ساتھ موجود تھے قریب چٹان پر ہیلی کاپٹر کے مخصوص نشانات موجود ہیں اور نہ صرف وہ بلکہ سپیشل ایجنسی کے تمام پوائنٹس پر موجود لوگ بے ہوش تھے۔ ان کا کہنا ہے کہ ایسا ہیلی کاپٹر آپ کے پاس ہے"۔ پرائم منسٹر نے کہا۔

"جناب۔ میں تو بھاگل پور میں موجود ہوں۔ وہاں ان پہاڑیوں پر اگر جاتے تو پہلے ہی چیک ہو جاتے۔ ہیلی کاپٹر تو مسلسل ہمارے ہیڈ کوارٹر میں موجود ہے اور جناب یہ بات تو انتہائی حیران کن ہے کہ پورے پہاڑی سلسلے میں موجود تمام لوگ بے ہوش ہو جائیں۔ یہ سب کیسے ممکن ہے"...... شاگل نے کہا۔

"تو پھر کیا ہوا ہو گا وہاں۔ یہ ہیلی کاپٹر کس کا ہو گا اور کون انہیں لے گیا ہو گا"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"جناب۔ اب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ آپ خود سمجھ دار ہیں۔ میرا تو خیال ہے کہ کرنل راٹھور صاحب نے کوئی خواب دیکھ لیا ہو گا کہ انہوں نے پاکیشیائی ایجنٹوں کو پکڑا اور پھر اچانک وہ سب بے ہوش ہو گئے اور پاکیشیائی ایجنٹ ہیلی کاپٹر پر سوار ہو کر فرار ہو گئے۔ وہ لوگ جو اپنے ملک سے یہاں کسی مشن پر آتے ہیں وہ فرار ہونے کے لئے نہیں آتے"...... شاگل نے کہا۔

"اوہ۔ آپ کی بات درست ہے۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ میں انہیں ...دوں گا کہ وہ مزید ہوشیار رہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور ...کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو شاگل نے مسکراتے ہوئے ...ور رکھ دیا۔

"...اسے کہتے ہیں عقل مندی۔ دور اندیشی"...... شاگل نے ...اتے ہوئے اپنی تعریف کرتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد ...ازہ کھلا اور راجندر بوکھلائے ہوئے انداز میں اندر داخل ہوا۔

"ج۔ ج۔ جناب۔ وہ فرار ہو گئے ہیں۔ مارٹن کی لاش پڑی ہوئی ..."...... راجندر نے کہا تو شاگل بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا نشہ کرنے لگے ہو۔ کیا مطلب"۔ ...گل نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"بب۔ باس۔ باس۔ میں اپنے کمرے میں جا کر سو گیا تھا۔ ...انک کسی کھٹکے کی وجہ سے میری آنکھ کھل گئی تو میں اٹھ کر باہر ...تو بیرونی دروازہ جو میں نے خود بند کیا تھا کھلا ہوا تھا۔ میں ...وازے کی طرف گیا اور میں نے باہر جھانکا تو باہر ہیلی کاپٹر موجود ...نہ تھا۔ میں بوکھلائے ہوئے انداز میں واپس بھاگا تو بڑے کمرے ...میں مارٹن کی لاش پڑی ہوئی تھی اور وہ ایجنٹ غائب تھے"۔ راجندر ...نے بوکھلائے ہوئے انداز میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ میں یہاں موجود ہوں۔ مجھے تو کوئی آواز ...ائی نہیں دی۔ نہیں۔ یہ سب غلط ہے۔ بکواس ہے"...... شاگل

نے چیختے ہوئے کہا اور پھر دروازے کی طرف دوڑ پڑا۔ تھوڑی دیر بعد
جب وہ بڑے کمرے میں پہنچا تو وہاں واقعی مارٹن کی لاش پڑی ہوئی
تھی اور عمران اور اس کے ساتھی غائب ہو چکے تھے۔
"ویری بیڈ۔ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔ انہیں تو میں نے اپنے
سامنے طویل بے ہوشی کے انجکشن لگوائے تھے۔ نہیں۔ ایسا تو ممکن
ہی نہیں۔ کیا بے ہوش لوگوں نے مارٹن کو ہلاک کیا اور پھر ہیلی
کاپٹر لے اڑے۔ نہیں۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے"...... شاگل نے
ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ اس کی حالت واقعی پاگلوں جیسی ہو
رہی تھی۔ اس کا بس نہ چل رہا تھا کہ وہ دونوں ہاتھوں سے اپنے سر
کے بال نوچ ڈالے۔
"باس۔ میں نے کہا تھا کہ انہیں ہلاک کر دیا جائے"۔ راجندر
نے آہستہ سے کہا۔
"یو نانسنس۔ فول۔ احمق۔ نکمے۔ پرائم منسٹر صاحب کو تمہارا
باپ جواب دیتا۔ نانسنس۔ تم سوئے کیوں تھے۔ گٹ آؤٹ۔ یہ
سب تمہاری کوتاہی ہے۔ تمہاری۔ تمہیں میں ڈسمس کرتا ہوں۔
گٹ آؤٹ۔ اب تمہارا کورٹ مارشل ہو گا"...... شاگل پاگلوں کی
طرح راجندر پر ہی چڑھ دوڑا اور راجندر کان لپیٹے خاموشی سے مڑا اور
کمرے سے باہر نکل گیا۔ شاگل کافی دیر تک وہاں کھڑا پیر پٹختا رہا اور
پھر تیزی سے نکل کر اپنے آفس میں آ گیا۔ اس کا چہرہ غصے اور خجالت
کی وجہ سے مسخ سا ہو رہا تھا۔ اس نے کرسی پر بیٹھ کر میز کی دراز کھولی

س میں سے ٹرانسمیٹر نکال کر میز پر رکھا اور پھر اس پر فریکوئنسی
ٹ کر کے اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔
ہیلو۔ ہیلو۔ شاگل کالنگ"...... شاگل نے بار بار کال دیتے
ے کہا لیکن دوسری طرف سے کال اٹنڈ ہی نہ کی گئی تو شاگل نے
یٹر آف کر دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کا رسیور اٹھایا
بر پریس کرنے شروع کر دیئے۔
یس۔ کرشن بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک
ہ آواز سنائی دی۔
شاگل بول رہا ہوں"...... شاگل نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔
یس باس"...... دوسری طرف سے چونک کر اور انتہائی مؤدبانہ
یں کہا گیا۔
تم اپنے گروپ سمیت ہیڈ کوارٹر آ جاؤ۔ مارٹن کو ہلاک کر دیا گیا
س لئے اب ہیڈ کوارٹر انچارج تم ہو گے اور اپنے گروپ کو
ن کی طرف بھیج دو۔ ہمارا ہیلی کاپٹر بھی اڑا لیا گیا ہے۔ میں نے
کاپٹر ٹرانسمیٹر پر کال کرنے کی کوشش کی ہے لیکن کال ہی اٹنڈ
کی جا رہی۔ میرا خیال ہے کہ ہیلی کاپٹر ان پہاڑیوں میں کہیں
د ہے۔ اسے تلاش کرو اور واپس ہیڈ کوارٹر لے آؤ۔ جلدی۔
۔ شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔
یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو شاگل نے رسیور اس
کریڈل پر پٹخ دیا جیسے سارا غصہ وہ فون پر اتارنا چاہتا ہو۔

"ویری بیڈ۔ کاش میں راجندر کی بات مان لیتا۔ ان شیطانوں کو پہلے ہی گولی مار دیتا۔ بعد میں جو ہوتا دیکھا جاتا"...... شاگل بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد دروازہ کھلا اور راج اندر داخل ہوا۔

"باس۔ باس۔ میں نے انہیں تلاش کر لیا ہے باس"۔ راج نے بڑے پرجوش لہجے میں کہا۔

"کہاں ہیں وہ۔ کہاں ہیں۔ جلدی بتاؤ۔ فوراً"...... شاگل ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ جناب سرگام پہاڑیوں کے بائیں جانب ستاگرم پہا میں موجود ہیں"...... راجندر نے کہا۔

"ستاگرم پہاڑی۔ وہ کہاں ہے"...... شاگل نے چونک کر حیر بھرے لہجے میں کہا۔

"جناب۔ یہ پہاڑی سرگام پہاڑی کے عقب میں موجود ہے راجندر نے کہا۔

"عقب میں۔ اوہ۔ تم وہاں تک بھی پہنچ گئے یہاں بیٹھے بیٹھے کیوں"...... شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوہ نہیں جناب۔ میں نے ٹرانسمیٹر نیٹ ورک پر ان کا پتہ چلا ہے"...... راجندر نے کہا تو شاگل چونک پڑا۔

"ٹرانسمیٹر نیٹ ورک۔ کیا مطلب"...... شاگل نے حیر بھرے لہجے میں کہا۔

"جناب۔ ہیلی کاپٹر میں ٹرانسمیٹر موجود ہے۔ میں نے اس کی نسی کو بنیاد بنا کر نیٹ ورک مشین کو آن کیا تو سکرین پر ہیلی آ گیا۔ وہ ایک پہاڑی پر موجود ہے۔ پھر میں نے اس پہاڑی کو ن لیا۔ یہ ستاگرم پہاڑی ہے"...... راجندر نے کہا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ کون سی مشین ہے۔ دکھاؤ مجھے"۔ شاگل حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آیئے جناب۔ میں اسے دارالحکومت سے لے آیا تھا کہ شاید کام آ ئے"...... راجندر نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ ۔شاگل بھی اس کے پیچھے چل پڑا اور وہ دونوں ایک کمرے میں پہنچ ۔ یہ راجندر کا کمرہ تھا۔ کمرے میں ایک مستطیل شکل کی مشین ود تھی جس کی سکرین روشن تھی اور اس پر ہیلی کاپٹر صاف ائی دے رہا تھا۔

"ہاں۔ یہ ہمارا ہیلی کاپٹر ہے لیکن یہ ستاگرم پہاڑی کیسے بن "...... شاگل نے کہا۔

"جناب۔ سرگام پہاڑیوں کے پتھروں کا رنگ براؤن ہے جبکہ رم پہاڑی کے پتھر گہرے سیاہ رنگ کے ہیں۔ یہ آپ دیکھیں۔ ا پہاڑی پر ہیلی کاپٹر موجود ہے اس پہاڑی کے پتھر گہرے سیاہ ـ کے ہیں اور صرف ستاگرم پہاڑی کے پتھر ہی گہرے سیاہ رنگ ہیں"...... راجندر نے کہا۔

"اوہ۔ واقعی تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ یہ تو بڑے کام کی مشین

ہے۔ کہاں سے لی ہے تم نے"...... شاگل نے کہا۔

" جناب۔ ہیڈ کوارٹر سے لے آیا ہوں"...... راجندر نے

شاگل چونک پڑا۔

" ہیڈ کوارٹر سے۔ لیکن مجھے تو کسی نے اس کے بارے میں
نہیں بتایا"...... شاگل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" جناب۔ یہ میں نے منگوائی تھی ایکریمیا سے۔ مجھے شوق
ایسی مشینری کا"...... راجندر نے کہا۔

" اوہ۔ ویری گڈ۔ تم واقعی ذہین اور اچھے آدمی ہو۔ لیکن اب
لوگوں کو کیسے پکڑا جائے"...... شاگل نے کہا۔

" آپ فوجی ہیلی کاپٹر کال کر لیں۔ ان پر بیٹھ کر وہاں پہنچا جا
ہے"...... راجندر نے کہا۔

" اوہ نہیں۔ ہم وہاں نہیں جا سکتے۔ یہی بڑا عذاب ہے۔
احمقوں کو کیا ہو گیا ہے۔ شاگل کے راستے بند کر دیئے
نانسنس"۔ شاگل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے وہ صدر اور
منسٹر کے حق میں یہ الفاظ استعمال کر رہا تھا اور راجندر بھی اس
کو سمجھتا تھا اس لئے وہ خاموش رہا۔

" میں بات کرتا ہوں صدر صاحب سے ورنہ یہ لیبارٹری تو تبا
جائے گی۔ یہ کرنل راٹھور احمق آدمی ہے"...... شاگل نے کہا
تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے لہجے سے مع
ہو رہا تھا کہ اب وہ وہاں مداخلت کرنے کا حتمی فیصلہ کر چکا ہے۔

عمران کے تاریک ذہن میں اچانک روشنی سی پھیلنے لگی اور پھر یہ
ی تیز ہوئی تو اس کی آنکھیں کھل گئیں اور وہ لاشعوری طور پر
اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے حیرت بھرے انداز میں ادھر ادھر
ا۔ اسے یاد آ گیا تھا کہ وہ اپنے ساتھیوں سمیت غار میں کرنل
ر اور اس کے آدمیوں کے ساتھ لڑائی میں مصروف تھا کہ
ے اس کا ذہن اس طرح تاریک پڑ گیا جیسے کیمرے کا شٹر بند ہوتا
ور اب اسے ہوش آیا تھا تو وہ وہاں اس غار کی بجائے ایک بڑے
مرے کے فرش پر موجود تھا۔ اس کے سارے ساتھی بھی یہاں
پر پڑے ہوئے تھے اور وہ سب بے ہوش تھے۔ عمران کے دونوں
عقب میں کر کے ان میں ہتھکڑی ڈالی گئی تھی۔

یہ کیا ہوا۔ ہم یہاں کیسے پہنچ گئے۔ یہ کون سی جگہ ہے"۔ عمران
بڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہتھکڑی کھولنے

کی کوشش شروع کر دی اور جلد ہی اسے معلوم ہو گیا کہ ہتھکڑی کے
بٹن خصوصی طور پر جام کر دیئے گئے ہیں لیکن اس کے لئے کوئی
مسئلہ نہیں تھا کیونکہ وہ اس کو کھولنے کا طریقہ جانتا تھا۔ چند ہی لمحوں
بعد وہ ہتھکڑی کھول لینے میں کامیاب ہو گیا اور پھر وہ ابھی اٹھ کر کھڑا
ہوا ہی تھا کہ اچانک باہر سے قدموں کی آواز سنائی دی تو عمران تیزی
سے آگے بڑھ کر دروازے کی اوٹ میں ہو گیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا
اور ایک آدمی اندر داخل ہوا تو عمران اس پر جھپٹ پڑا اور دوسرے
لمحے وہ آدمی عمران کے سینے سے لگا ہوا کھڑا تھا۔ اس کی گردن میں
عمران کا بازو تھا۔

" خبردار اگر حرکت کی تو گردن توڑ دوں گا"...... عمران نے اس
کے کان میں غراتے ہوئے کہا۔

" تم۔ تمہیں کیسے ہوش آ گیا۔ تمہیں تو طویل بے ہوشی کا
انجکشن لگایا گیا تھا اور پھر ہتھکڑی لگا کر اس کے بٹنوں کو جام کر دیا
گیا تھا"...... اس آدمی نے رک رک کر انتہائی حیرت بھرے لہجے میں
کہا۔

" تمہارا نام کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" میرا نام مارٹن ہے"...... اس آدمی نے جواب دیا اور پھر عمران
نے اس سے ساری تفصیل معلوم کر لی تو اسے معلوم ہوا کہ مرگا
پہاڑیوں پر انتہائی زود اثر بے ہوش کر دینے والی گیس شاگل نے فائر
کرائی اور پھر ہیلی کاپٹروں پر انہیں اٹھا کر یہاں لے آیا اور طویل

ہوشی کے انجکشن لگوا دیئے اور عمران سمجھ گیا کہ شاگل نے انہیں
کیوں ہلاک نہیں کیا کیونکہ وہ شاگل کی رگ رگ سے واقف تھا۔
ظاہر ہے وہ اعلیٰ حکام پر ظاہر نہ کرنا چاہتا تھا کہ اس نے وہاں مداخلت
کی ہے۔ عمران کو یہ بھی معلوم تھا کہ شاگل کا یہ ہیڈ کوارٹر بھاگل پور
میں ہے اور اس کا اسسٹنٹ راجندر یہاں موجود ہے۔ عمران نے
اس مارٹن کی گردن توڑ کر اسے ایک طرف پھینکا اور پھر آگے بڑھ کر
اس نے ایک ایک کر کے اپنے تمام ساتھیوں کے ناک اور منہ
دونوں ہاتھوں سے بند کر کے انہیں ہوش دلا دیا کیونکہ اسے معلوم
ہو گیا تھا کہ دو مختلف بے ہوش کر دینے والی گیسوں کے کراس
اثرات کی وجہ سے نہ صرف اسے ہوش آ گیا تھا بلکہ اس کے ساتھی بھی
اب ہوش میں آنے کے قریب ہوں گے اس لئے اس نے ان کی ناک
اور منہ بند کر کے انہیں فوراً ہی ہوش میں لے آنے کی کوشش کی
تھی اور پھر اس کا خیال درست ثابت ہوا اور تھوڑی دیر بعد اس کے
سارے ساتھی ہوش میں آ گئے اور پھر عمران نے انہیں تفصیل بتا
دی۔ سب نے اپنی ہتھکڑیاں آسانی سے کھول لی تھیں۔

" اس شاگل اور اس کے اسسٹنٹ کو تو ختم کریں تاکہ عقب تو
محفوظ ہو جائے"...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" خاموشی سے باہر آ جاؤ۔ ہم نے شاگل کا ہیلی کاپٹر حاصل کرنا ہے
اور ابھی ہم نے کسی کو کچھ نہیں کہنا۔ آؤ"...... عمران نے سرد لہجے
میں کہا اور پھر وہ دبے قدموں چلتے ہوئے ایک دروازہ کھول کر باہر

صحن میں آ گئے۔ یہاں ہیلی کاپٹر موجود تھا۔ گو یہ ہیلی کاپٹر چھوٹا تھا لیکن ظاہر ہے اب اس کے سوا اور کوئی صورت نہ تھی کہ وہ سب اس میں کسی نہ کسی انداز میں سوار ہو جاتے۔ عمران نے تاریں توڑ کر مخصوص انداز میں اس کا انجن آن کر دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہو چکا تھا۔

" عمران صاحب۔ آخر آپ کیوں شاگل کو زندہ چھوڑ دیتے ہیں۔ تنویر کی بات درست تھی۔ ہمارا عقب محفوظ ہو جاتا"...... صفدر نے کہا۔

" اس طرح یہ بات کنفرم ہو جاتی کہ ہم یہاں لائے گئے تھے اور یہی میں نہیں چاہتا کیونکہ اس کی اطلاع لامحالہ کرنل راٹھور کو بھی مل جاتی جبکہ اب وہ مطمئن ہو گا کہ ہمیں بے ہوشی کے عالم میں نجانے کہاں لے جایا گیا ہو گا"...... عمران نے کہا تو صفدر خاموش ہو گیا۔

" اب آپ دوبارہ سرگام پہاڑیوں پر جا رہے ہیں"...... چند لمحوں بعد صفدر نے کہا۔

" نہیں۔ وہ نان فلائی ایریا ہے۔ ہمارا ہیلی کاپٹر فضا میں ہی تباہ کر دیا جائے گا"...... عمران نے کہا۔

" تو پھر"...... صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

" ہم سرگام پہاڑیوں کی سائیڈ سے ہو کر اس کے عقب میں جائیں گے اور پھر وہاں سے سیدھے چوٹی پر پہنچیں گے"...... عمران نے کہا۔

" اس کریک کے ذریعے کیوں نہ دوبارہ کوشش کی جائے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

" نہیں۔ اب وہ کریک ان کا خاص ٹارگٹ ہو گا"...... عمران نے جواب دیا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ہیلی کاپٹر اڑتا ہوا ایک لمبا چکر کاٹ کر سرگام پہاڑیوں کے عقب میں پہنچ گیا۔ سرگام پہاڑیوں سے کچھ فاصلے پر ایک اور پہاڑی تھی اور عمران نے ہیلی کاپٹر اس پہاڑی پر لے جا کر اتار دیا اور پھر وہ سب ہیلی کاپٹر سے باہر آ گئے۔

" پہلے اچھی طرح چیکنگ کر لو پھر آگے بڑھیں گے"...... عمران نے ہیلی کاپٹر میں موجود نائٹ ٹیلی سکوپ اٹھا کر اپنے گلے میں ڈالتے ہوئے کہا اور پھر وہ سب ہیلی کاپٹر سے اتر کر آگے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ ایک چٹان کی اوٹ لے کر عمران نے سامنے کچھ فاصلے پر موجود سرگام پہاڑیوں کے عقبی حصے کو چیک کرنا شروع کر دیا۔

" عمران صاحب۔ عقبی طرف کیمپ موجود ہیں"...... اچانک صفدر نے کہا۔ وہ ہاتھ سے نیچے کی طرف اشارہ کر رہا تھا۔

" اوہ ہاں۔ واقعی"...... عمران نے نیچے کی طرف دوربین کا رخ کرتے ہوئے کہا۔

" اس طرف پہاڑیوں کی پوزیشن ایسی ہے کہ کسی طرح بھی ادھر نہیں پہنچ سکتے۔ ہمیں دوبارہ ہیلی کاپٹر کے ذریعے ہی پہنچنا ہو گا"۔ عمران نے چند لمحے غور سے دیکھنے کے بعد کہا اور اس کے ساتھ ہی

اس کی نظریں سرگام پہاڑیوں پر دوڑنے لگیں۔

"ہمیں اسی ہیلی کاپٹر کے ذریعے نیچے جانا ہو گا اور وہاں موجود افراد کو کور کر کے ہی آگے بڑھیں گے"...... عمران نے چند لمحے بعد دوربین کو گلے میں لٹکاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے اٹھتے ہی اس کے ساتھی بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

"عمران صاحب۔ اس طرح ہم پھنس جائیں گے۔ اب تک ہمارے شاگل کی گرفت سے نکلنے اور ہیلی کاپٹر لے جانے کی بات کہاں مل گئی ہو گی اور شاگل نے فوری طور پر کرنل راٹھور کو اس بارے مطلع کر دینا ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ بجائے نیچے جا کر ان یہاں لوگوں کو کور کرنے کے ہم براہ راست سرگام پہاڑیوں پر اتر جائیں اور وہاں کھلے عام ریڈ کر دیں"...... صدیقی نے کہا۔

"لیکن جیسے ہی ہیلی کاپٹر ان کی رینج میں آیا انہوں نے اسے میزائل سے فضا میں ہی تباہ کر دینا ہے"...... عمران نے کہا۔

"جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ تم چلو تو سہی۔ تم سوچتے زیادہ ہو اور کام کم کرتے ہو"...... تنویر نے ایک بار پھر بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تنویر درست کہہ رہا ہے عمران۔ تم واقعی اب سوچنے زیادہ لگ گئے ہو"...... جولیا نے کہا اور پھر تقریباً سب نے ہی کسی ناں کسی انداز میں تنویر اور صدیقی کی بات کی حمایت کر دی۔

"اوکے۔ اگر تم سب ہی اس بات پر متفق ہو تو ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا اور واپس ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب ایک بار پھر ہیلی کاپٹر پر سوار ہو گئے۔ پائلٹ سیٹ پر عمران تھا۔ چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہوا اور وہ سامنے جانے کی بجائے چکر کاٹ کر عقبی طرف کو جانے لگا تو ہیلی کاپٹر میں موجود سب لوگ بے اختیار چونک پڑے۔ لیکن پھر اس سے پہلے کہ وہ کوئی بات کرتے عمران نے ہیلی کاپٹر کا رخ موڑا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس کی رفتار یکلخت تیز کر دی اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے ہیلی کاپٹر اس پہاڑی کو جس پر وہ پہلے موجود تھے، کے اوپر سے گزرتا ہوا درمیانی خلا کو کراس کر کے سیدھا سرگام پہاڑیوں کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس دوران ٹرانسمیٹر پر کال آنی شروع ہو گئی لیکن عمران نے توجہ نہ کی اور چند لمحوں بعد کال آنا بند ہو گئی۔ ہیلی کاپٹر کی رفتار بے حد تیز تھی اور یوں لگ رہا تھا کہ جیسے ہیلی کاپٹر سرگام پہاڑیوں کو کراس کر کے آگے کارتو بستی کی طرف جا رہا ہے کہ اچانک عمران نے ہیلی کاپٹر کی نہ صرف رفتار کم کر دی بلکہ ہیلی کاپٹر کسی گن شپ ہیلی کاپٹر کی طرح یکلخت غوطہ مار کر نیچے کی طرف بڑھا اور چند لمحوں بعد ہی ہیلی کاپٹر ایک مسطح چٹان کے اوپر پہنچ کر چند لمحوں کے لئے معلق ہو گیا اور پھر آہستہ آہستہ نیچے اترتا چلا گیا اور ہیلی کاپٹر کے رکتے ہی عمران سمیت سب ساتھی تیزی سے نیچے اترے اور تیزی سے ایک پہاڑی راستے پر آگے بڑھتے چلے گئے۔ سب سے آگے عمران تھا کہ اچانک انہیں اپنے سروں پر سائیں کی تیز آواز سنائی دی۔

"اوٹ لے لو"...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے غوطہ مارا اور ایک چٹان کی اوٹ میں ہو گیا۔ اسی لمحے ان سے کچھ اوپر ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور چٹان پر موجود ہیلی کاپٹر کے پرزے ہوا میں اڑتے ہوئے دکھائی دینے لگے۔

"یہاں غار ہے۔ جلدی کرو اس غار میں اکٹھے ہو جاؤ"...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ چٹان کی اوٹ سے نکل کر ایک سائیڈ پر موجود غار کی طرف دوڑ پڑا۔ اس کے دوڑتے ہی اس کے سارے ساتھی بھی مختلف چٹانوں کی اوٹ سے نکل نکل کر عمران کے پیچھے بھاگنے لگے لیکن ابھی انہیں غار کے اندر پہنچے ہوئے چند ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ باہر انتہائی خوفناک فائرنگ شروع ہو گئی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے گولیوں کی بارش ہو رہی ہو اور پھر فائرنگ کے ساتھ ساتھ میزائل فائرنگ بھی شروع ہو گئی اور ان تمام چٹانوں کے پرخچے اڑتے چلے گئے جن کے پیچھے وہ لوگ پہلے چھپے ہوئے تھے۔ وہ سب کھلی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے کہ اگر وہ چند لمحے پہلے وہاں سے نکل کر غار میں نہ آجاتے تو میزائل فائرنگ کی وجہ سے ان چٹانوں کے ساتھ ساتھ ان کے جسموں کے پرخچے بھی اڑ گئے ہوتے لیکن غار کے اندر ہونے کی وجہ سے وہ بچے ہوئے تھے کہ اچانک فائرنگ کا رخ تبدیل ہو گیا اور اب فائرنگ اس سمت میں ہونے لگی جس سمت میں غار کا دہانہ تھا اور وہ سب تیزی سے پیچھے ہٹ کر غار کی عقبی دیوار کے ساتھ لگ جانے پر مجبور ہو گئے۔

"ادھر سائیڈ میں راستہ ہے"...... اچانک صفدر کی آواز سنائی دی
ر وہ سب چونک کر اس طرف کو مڑ گئے۔ وہاں واقعی ایک تنگ سا
استہ تھا جس میں سے بمشکل ایک آدمی اندر داخل ہو سکتا تھا۔
"اس راستے میں چلو۔ فائرنگ کا رخ مزید اندر کی طرف ہو رہا ہے
ر اگر انہوں نے میزائل فائر کر دیا تو ہمارے ٹکڑے بھی نہیں ملیں
ے"...... عمران نے کہا اور وہ سب تیزی سے اس راستے میں داخل
نے لگ گئے۔ سب سے آخر میں عمران اندر داخل ہوا۔ یہ ایک
رتی کریک تھا جو آگے جا کر موڑ کاٹ رہا تھا۔ صفدر سب سے آگے
ا اور اس نے جیب سے ایک چھوٹی سی ٹارچ نکال کر روشن کر لی
ا۔ ٹارچ کی تیز روشنی کی وجہ سے وہ آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے۔
ر کاٹ کر جیسے ہی وہ آگے بڑھے تو وہ ایک بند غار میں پہنچ گئے۔
ں لگتا تھا جیسے دونوں غاروں کے درمیان باقاعدہ یہ راستہ بنایا گیا
لیکن یہ غار چاروں طرف سے بند تھی۔
"کریک میں پتھر موجود ہیں۔ وہاں راستے کے دہانے کو پتھروں
بند کر دو ورنہ یہاں ہم بے موت مارے جائیں گے"...... عمران
کہا وہ سب واپس دہانے کی طرف دوڑ پڑے۔ باہر اب فائرنگ
ساتھ ساتھ میزائلوں کے دھماکے بھی سنائی دے رہے تھے اور یہ
نگ اب غار کے انتہائی اندرونی حصے میں ہو رہی تھی۔ اگر صفدر
راستے کو تلاش نہ کر لیتا تو ان کا ہلاک ہو جانا یقینی تھا اور پھر ان
ہانے مل کر اس راستے کو پتھروں سے اس طرح بند کر دیا کہ جب

تک خصوصی طور پر چیک نہ کیا جائے یہ راستہ نظر نہیں آسکتا تھا۔

" عمران صاحب۔ ہم یہاں واقعی پھنس گئے ہیں۔ ہمیں باہر جانا چاہئے "....... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" باہر موت ناچ رہی ہے "....... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو کیپٹن شکیل نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

" عمران صاحب۔ اس کریک کے باہر بھی غار کی دیوار میں لازماً دوسرا کریک ہو گا "....... اچانک چوہان نے کہا۔

" لازماً کیوں "....... عمران نے چونک کر کہا۔

" جی ہاں۔ اس پوزیشن میں لازماً ایسا ہوتا ہے۔ میں نے خصوصی طور پر اس سلسلے میں پڑھا ہوا ہے "....... چوہان نے کہا۔

" اوہ۔ تو پھر یہاں بم مارو۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ ہم چوہے دان میں پھنس چکے ہیں "....... عمران نے کہا تو چوہان نے سب کو پیچھے ہٹنے کا کہا اور پھر اپنی پشت پر موجود تھیلے میں سے اس نے ایک ک پاور کا بم نکال کر اس کا بٹن پریس کیا اور سامنے دیوار پر مار دیا زوردار دھماکہ ہوا اور بند غار میں گرد اور دھواں پھیل گیا۔ چ لمحوں بعد جب دھواں چھٹا تو عمران اور دوسرے ساتھی یہ دیکھ کر اختیار اچھل پڑے کہ چوہان کی بات درست ثابت ہوئی تھی دوسری طرف باقاعدہ ایک کریک آگے جا رہا تھا۔

" ویری گڈ چوہان۔ آج تو تم نے کھل جا سم سم والا کام دکھا ہے "....... عمران نے کہا تو چوہان کے چہرے پر مسرت کی لہ

تی چلی گئیں۔ تھوڑی دیر بعد ایک ایک کر کے وہ سب کریک میں ل ہو گئے۔ کریک موڑ کاٹتا ہوا اور کسی جگہ تنگ اور کسی جگہ ا کھلا تھا لیکن بہرحال وہ کہیں بند نہ ہو رہا تھا۔ صفدر نے ٹارچ ن کی ہوئی تھی اور وہ سب قطار بنائے ٹارچ کی روشنی میں کریک آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے لیکن پھر اچانک وہ سب یہ دیکھ کر ل پڑے کہ کریک کو ایک دیوار نے بند کر دیا تھا لیکن یہ دیوار انی ہاتھوں کی بنائی ہوئی تھی۔ قدرتی نہ تھی۔

" اوہ۔ اوہ۔ ہم لیبارٹری تک پہنچ گئے ہیں۔ ویری گڈ "۔ عمران کہا تو عمران کی بات سن کر سب بے اختیار اچھل پڑے کیونکہ یہ ن کے ذہن میں نہ تھا کہ وہ اس طرح سیدھے لیبارٹری تک پہنچ یں گے۔

" یہ ریڈ بلاکس کی دیوار تو نہیں ہے اس لئے اسے توڑا جا سکتا "....... صالحہ نے کہا۔

" انہیں شاید یہ تصور ہی نہ تھا کہ اس بند کریک کو توڑ کر کوئی ر آسکتا ہے۔ یہ کارنامہ تو چوہان نے سرانجام دیا ہے "....... عمران مسکراتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے دیوار پر ہاتھ رکھ کر ، اوپر سے نیچے کی طرف لا کر اس نے ہاتھ ہٹا لیا۔

" کنکریٹ کی عام سی دیوار ہے۔ اسے آسانی سے توڑا جا سکتا ہے نا ہم نے اسے توڑتے ہی اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر نا ہے تاکہ اندر موجود افراد فوری طور پر بے ہوش ہو جائیں ورنہ

اگر ہمارے یہاں پہنچنے کی اطلاع باہر تک پہنچ گئی تو لیبارٹری کے باہر اور اندر پورے کافرستان کی فوج بھی جمع ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سرہلا دیئے۔ تنویر نے بیگ سے سنہری پتی نما بم باہر نکال لیا تھا اور صفدر نے بیگ میں موجود بے ہوش کر دینے والی گیس کا پسٹل نکال لیا تھا۔

"عمران صاحب۔ اس گیس سے ہم بھی بے ہوش ہو سکتے ہیں کیونکہ ہم بھی تقریباً بند جگہ پر ہی ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"یہ گیس جہاں انتہائی زود اثر ہے وہاں بہت جلد ختم ہو جاتی ہے اس لئے ہم سب کو سانس روکنے ہوں گے۔ صرف ایک منٹ کے لئے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ کیا ایک منٹ کے اندر یہ گیس پوری لیبارٹری میں پھیل جائے گی"...... صدیقی نے کہا۔

"ہاں۔ لیبارٹری چونکہ بند ہے اس لئے ایسے ہی ہو گا"۔ عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سرہلا دیئے۔ پھر عمران نے تنویر کے ہاتھ سے وہ سنہری پتی لی اور اسے دیوار کی جڑ میں رکھ کر اس نے اس کا کونا موڑا اور تیزی سے پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ سنہری پتی کا مڑا ہوا کونا خود بخود دوبارہ سیدھا ہوتا چلا جا رہا تھا۔ وہ سب کافی پیچھے ہٹ کر کھڑے ہو گئے اور چند لمحوں بعد خوفناک دھماکہ ہوا اور ایک بار پھر کریک گرد اور دھوئیں سے بھر گیا۔

"صفدر جلدی آگے جا کر گیس فائر کر دو ورنہ وہ لوگ یہاں پہنچ

ں گے"...... عمران نے کہا تو صفدر ٹارچ سنبھالے تیزی سے
، کی طرف دوڑ پڑا۔ دھوئیں اور گرد کی وجہ سے روشنی انتہائی مدھم
لیکن صفدر کو قریب جا کر معلوم ہو گیا تھا کہ سنہری پتی بم نے
ر میں ایک بڑا شگاف ڈال دیا ہے۔ صفدر نے گیس پسٹل والا دس
آگے کیا اور ٹریگر دباتا چلا گیا۔ ٹھک ٹھک کی آوازوں کے سا ہو چکے
ٹل میں سے کیپسول نکل کر آگے گرتے رہے جبکہ صفدر ۔ ی کی
سانس روک لیا تھا۔ اس طرح عمران اور باقی ساتھی بھی سانس و بر
، ہوئے تھے۔ کریک چونکہ بند تھا اس لئے وہاں گرد اور دھواں
پوری طرح نہ چھٹ رہا تھا۔ جب پسٹل میں سے کٹک کی آواز
دی تو صفدر الٹے پاؤں تیزی سے پیچھے ہٹتا چلا آیا۔ پھر کچھ دیر تک
نس روکے کھڑے رہے پھر سب سے پہلے عمران نے آہستہ سے
لیا اور جب اسے کچھ محسوس نہ ہوا تو اس نے سانس لینا شروع

اب سانس لے سکتے ہو"...... عمران نے کہا تو صفدر نے آگے
ٹارچ اس کے ہاتھ میں دے دی۔ عمران نے ٹارچ پکڑ لی اور
ٹ سمٹا کر وہ دوسری طرف پہنچ گیا۔ اس نے ٹارچ کی مدد سے
ہ یہ ایک بڑا سا کمرہ تھا جس میں لوہے کی الماریاں دیواروں
اتھ موجود تھیں۔ ہر الماری پر نمبر لگے ہوئے تھے جبکہ ایک
دروازہ تھا۔

جاؤ"...... عمران نے کہا تو ایک ایک کر کے اس کے سب

ساتھی اس شگاف سے دوسری طرف کمرے میں پہنچ گئے۔

"اس شگاف کو بند کر دو ورنہ وہ لوگ ادھر سے بھی اندر آ
ہیں"....... عمران نے کہا۔

"لیکن انہیں دیکھتے ہی پتہ چل جائے گا کہ یہ شگاف عارضی ط
کیونا پر کیا گیا ہے"....... صفدر نے کہا۔

"الماری گھسیٹ کر اس کے سامنے کر دو اور اس کے ساتھ ت
ایس لگا دو"....... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا
عمران نے آگے بڑھ کر ایک الماری کو کھولا تو اس میں پیکٹ پڑ
ہوئے تھے۔ عمران نے ایک پیکٹ اٹھا کر اس کا جائزہ ٹارچ کی رو
میں لیا تو اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ اس
مشینری کے سپیئر پارٹس تھے۔ عمران نے الماری بند کر دی۔ اس
ساتھیوں نے اس دوران ایک الماری گھسیٹ کر اس کی پشت
شگاف کی طرف کر دی جبکہ صفدر نے اپنے بیگ میں سے ایک
سی ڈبیہ نکالی۔ اس پر موجود بٹن پریس کر کے اس نے اسے الما
کے ساتھ اس طرح جوڑ کر رکھ دیا کہ اس سے نکلنے والی ریز الم
کے چاروں طرف پھیل گئیں۔

"اب اگر اس الماری کو انسان یا کوئی چیز بھی چھو ہوئی تو
انتہائی خوفناک شاک لگ سکتا ہے۔ بالکل الیکٹرک شاک کی
حالانکہ الیساری بیک ریز کی وجہ سے ہوتا ہے لیکن الیکٹرک شاک
خوف سے کوئی قریب نہیں آئے گا"....... عمران نے کہا اور دروا

ی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا تو دوسری طرف ایک
راہداری تھی اور پھر عمران راہداری میں داخل ہوا تو اس کے ساتھی
بھی راہداری میں اس کے پیچھے داخل ہو گئے۔ راہداری کے آخر میں
ایک بند دروازہ تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی اطمینان بھرے انداز
میں آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ بے ہوش
کر دینے والی گیس کی وجہ سے یہاں موجود تمام افراد بے ہوش ہو چکے
ہیں لیکن ابھی وہ دروازے کے قریب پہنچے تھے کہ اچانک راہداری کی
چھت سے چٹک کی آواز سنائی دی اور ان سب نے چونک کر اوپر
دیکھا ہی تھا کہ یکلخت چھت سے سرخ رنگ کی روشنی کا تیز دھارا ان پر
پڑا اور انہیں ایک لمحے کے لئے یوں محسوس ہوا جیسے ان کے جسموں
سے کسی نے توانائی کھینچ کر غائب کر دی ہو اور وہ ریت کے خالی
ہوتے ہوئے بوروں کی طرح زمین پر گرتے چلے گئے۔ ان کی آنکھیں
کھلی ہوئی تھیں۔ ذہن کام کر رہا تھا لیکن نہ ہی وہ بول سکتے تھے اور نہ
ہی حرکت کر سکتے تھے۔ عمران جس انداز میں گرا تھا اس کا چہرہ سامنے
بند دروازے کی طرف ہی تھا۔ وہ مسلسل یہی سوچ رہا تھا کہ ایسا
کسی ماسٹر کمپیوٹر نے کیا ہے یا کسی انسان نے کیونکہ اس کے نقطہ
نظر سے اگر یہ ایکشن کسی ماسٹر کمپیوٹر کا ہے تو پھر لامحالہ انہیں
اٹھانے کے لئے یہاں کوئی نہ آئے گا اور وہ آدھے گھنٹے بعد خود بخود
ٹھیک ہو جائیں گے۔ لیکن اگر یہ ایکشن کسی انسان نے لیا ہے تو
اس کا مطلب ہے کہ بے ہوش کر دینے والی گیس نے اندر اپنا اثر

نہیں کیا لیکن کچھ دیر بعد عمران کو اپنے عقب میں دور سے دھماکہ سنائی دیا۔ اس دھماکے سے یوں محسوس ہوتا تھا جیسے لوہے کی کوئی بڑی چیز کسی نے اٹھا کر زمین پر پھینکی ہو۔

"اوہ۔ یہ لوگ یہاں بے ہوش پڑے ہیں۔ رک جاؤ۔ آگے مت جاؤ"...... ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران آواز سے ہی پہچان گیا کہ یہ آواز کرنل راٹھور کے ساتھی نوجوان کیپٹن شیام کی ہے۔

"انہیں گولیوں سے اڑا دو۔ ابھی اسی وقت۔ فائر کرو"...... چند لمحوں بعد وہی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ عمران اس وقت واقعی انتہائی بے بسی کی حالت میں تھا۔ وہ صرف سن سکتا تھا، سوچ سکتا تھا لیکن حرکت کرنے سے بالکل معذور ہو چکا تھا اور دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں سے راہداری گونج اٹھی۔ مسلسل اور تیز فائرنگ ہو رہی تھی۔ چونکہ عمران کا جسم مکمل طور پر بے حس تھا اس لئے اسے یہ احساس ہی نہ ہو رہا تھا کہ اس فائرنگ کے نتیجے میں اس کے جسم میں گولیاں گھس رہی ہیں یا نہیں۔ البتہ چند لمحوں بعد یکلخت اس کے ذہن پر اس طرح تاریکی چھا گئی جیسے اچانک کسی نے کھلے ہوئے روشندان کو ایک جھٹکے سے بند کر دیا ہو اور عمران کے ذہن میں آخری تاثر یہی ثبت ہو سکا تھا کہ وہ پوری سیکرٹ سروس سمیت موت کا شکار ہو گیا ہے۔

کرنل راٹھور کا چہرہ مسرت کی شدت سے مسخ ہوا نظر آ رہا تھا۔ ے دیکھ کر یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اسے دنیا کی سب سے بڑی سرت اچانک مل گئی ہو۔ اس کے سامنے زمین پر دو عورتوں اور آٹھ ردوں کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں اور یہ وہی پاکیشیائی ایجنٹ تھے جن روکنے کے لئے وہ یہاں موجود تھا۔ ان لاشوں کے ساتھ کیپٹن یام اور اس کے دس ساتھی موجود تھے۔ یہ لوگ ان لاشوں کو اٹھا کر اں لائے تھے۔

"مجھے ابھی اطلاع دینی چاہئے پرائم منسٹر صاحب کو۔ یہ بہت بڑی شخبری ہے ان کے لئے بھی اور ہم سب کے لئے بھی"...... کرنل اٹھور نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک طرف فولڈنگ میز پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر کو اٹھا کر اپنے سامنے رکھا۔

"تم لوگ جا سکتے ہو"...... کیپٹن شیام نے اپنے ساتھیوں سے

کہا۔

"یس سر"...... انہوں نے کہا اور واپس مڑ کر اس بڑی غار کے دہانے سے باہر نکل گئے اور کیپٹن شیام ایک طرف رکھی ہوئی لوہے کی فولڈنگ کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر بھی فاتحانہ تاثرات موجود تھے۔ کرنل راٹھور نے ٹرانسمیٹر پر فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر اس کا بٹن پریس کر کے اسے آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ چیف آف سپیشل ایجنسی کرنل راٹھور سپیکنگ۔ اوور"...... کرنل راٹھور نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ پی اے ٹو پرائم منسٹر اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد پرائم منسٹر صاحب کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"اٹ از ٹاپ ایمرجنسی۔ پرائم منسٹر صاحب سے بات کرائیں۔ اوور"...... کرنل راٹھور نے کہا۔

"یس سر۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد پرائم منسٹر کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"کرنل راٹھور بول رہا ہوں جناب۔ سرگام پہاڑیوں سے۔ آپ کو مبارک ہو جناب۔ ہم نے پاکیشیائی ایجنٹوں کو مار گرایا ہے اور ان کی گولیوں سے چھلنی ہوئی لاشیں اس وقت میرے سامنے پڑی ہوئی ہیں۔ اوور"...... کرنل راٹھور نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یہ تو واقعی بہت بڑی خوشخبری ہے۔ کیسے ہوا یہ سب کچھ۔ تفصیل بتاؤ۔ اوور"...... پرائم منسٹر نے چونک کر قدرے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جناب۔ یہ گروپ سیکرٹ سروس کے مخصوص ہیلی کاپٹر میں سوار ہو کر سرگام پہاڑیوں کی عقبی طرف سے یہاں پہنچا اور ایک جگہ انہوں نے ہیلی کاپٹر اتار دیا۔ ہم پہلے تو یہی سمجھے کہ یہ کافرستان سیکرٹ سروس کے لوگ ہیں لیکن جیسے ہی یہ ہیلی کاپٹر سے نیچے اترے انہیں پہچان لیا گیا اور پھر ان پر فائر کھول دیا گیا۔ موونگ ہیوی مشین گن کی فائرنگ کے ساتھ ساتھ ان پر میزائل فائرنگ بھی کی گئی لیکن پھر معلوم ہوا کہ یہ ایک غار میں چھپ کر نہ صرف بچ گئے ہیں بلکہ غائب ہو گئے ہیں تو میں نے کیپٹن شیام سے کہا کہ وہ انہیں تلاش کر کے ہلاک کر دے۔ کیپٹن شیام اپنے دس آدمیوں کے ساتھ اس غار میں داخل ہو گیا۔ غار کے اندر سائیڈ پر ایک قدرتی کریک کا دہانہ تھا جو پتھروں سے بند تھا۔ اسے کھولا گیا اور اس کریک میں داخل ہو کر جب کیپٹن شیام اور اس کے ساتھی آگے بڑھے تو وہ ایک بڑی سی بند غار میں پہنچ گئے۔ اس کی دوسری طرف ایک اور کریک کا دہانہ تھا اور اس دہانے کی ساخت بتا رہی تھی کہ اسے بم مار کر کھولا گیا ہے۔ بہرحال کیپٹن شیام اپنے ساتھیوں سمیت اندر داخل ہوا تو اس کریک کا اختتام ایک دیوار پر ہوا جس میں ایک بڑا سا شگاف تھا لیکن اس شگاف کو لوہے کی بڑی الماری سے بند کیا گیا تھا۔

اس الماری میں انتہائی طاقتور کرنٹ دوڑ رہا تھا لیکن کیپٹن شیام نے اس الماری کو ضرب لگا کر اوندھا کر دیا اور اندر داخل ہو گیا۔ یہ دیوار لیبارٹری کی تھی۔ دوسری طرف ایک کمرہ تھا جس کا دروازہ تھوڑا سا کھلا ہوا تھا۔ کیپٹن شیام نے دروازہ کھولا تو سامنے راہداری میں دس پاکیشیائی ایجنٹ بے حس و حرکت انداز میں پڑے ہوئے نظر آئے۔ کیپٹن شیام کو چونکہ مشینری کے بارے میں علم تھا اس لئے وہ ان لوگوں کی حالت اور پھر چھت پر ایک خصوصی پوائنٹ کو دیکھ کر سمجھ گیا کہ ان پر کوئی طاقتور ریز فائر کی گئی ہے جس کی وجہ سے یہ سب بے حس و حرکت پڑے ہوئے ہیں۔ کیپٹن شیام نے ایک لمحہ توقف کئے بغیر ان پر فائر کھول دیا اور ان سب کو ہلاک کر دیا۔ اس کے بعد اس نے اس راہداری کے پوائنٹ کو جہاں سے ریز فائر ہوئی تھی فائرنگ سے اڑا دیا۔ اس طرح راہداری محفوظ ہو گئی۔ پھر ان لاشوں کو اٹھا کر باہر لایا گیا اور اب یہ میرے سامنے پڑی ہوئی ہیں۔ اوور"...... کرنل راٹھور نے انتہائی تفصیل سے اور مزے لے لے کر پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ بات حتمی ہے کہ یہ پاکیشیائی ایجنٹ ہی ہیں۔ اوور"۔ پرائم منسٹر نے کہا۔

"یس سر۔ یہ یقینی بات ہے۔ دو عورتوں اور آٹھ مردوں پر مشتمل ان افراد کو ہم نے پہلے بھی گرفتار کیا تھا۔ ہم نے پہلے ان کے میک اپ چیک کرنے کی کوشش کی تھی لیکن میک اپ چیک نہ

ہو سکے تھے۔ پھر اچانک انہوں نے سچوئیشن بدل دی اور ہم سے لڑنے لگے کہ ہم سب بے ہوش ہو گئے تھے۔ پھر جب ہمیں ہوش آیا تو یہ لوگ موجود نہ تھے۔ سرگام پہاڑیوں کے عقب میں موجود کیپٹن سریندر نے مجھے بتایا کہ انہوں نے کافرستان سیکرٹ سروس کے تین ہیلی کاپٹروں کو چکر لگاتے دیکھا تھا۔ انہوں نے یہاں کوئی گیس فائر کر کے ہم سب کو بے ہوش کیا اور انہیں لے اڑے تا کہ کریڈٹ سیکرٹ سروس کو مل سکے اور یہ لوگ سیکرٹ سروس کے ہیلی کاپٹر پر ہی آئے ہیں۔ اوور"...... کرنل راٹھور نے کہا۔

"ہیلی کاپٹر تو محفوظ ہے۔ اوور"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"نہیں جناب۔ میزائل فائرنگ کی وجہ سے اس کے پرزے اڑ گئے ہیں۔ اوور"...... کرنل راٹھور نے کہا۔

"اوہ۔ پھر کیسے یہ ثابت ہوتا ہے کہ انہیں سیکرٹ سروس نے اغوا کیا تھا۔ اوور"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"اس کی کیا ضرورت ہے جناب۔ اصل بات تو کریڈٹ کی ہے۔ وہ تو ویسے بھی ہمارے پاس آ گیا ہے۔ ہم کسی سے کوئی لڑائی نہیں چاہتے۔ اوور"...... کرنل راٹھور نے کہا۔

"گڈ شو۔ آپ کا دل واقعی بڑا ہے۔ آپ نے ایسا کارنامہ سرانجام دیا ہے کہ شاید آپ کو کافرستان کا سب سے بڑا اعزاز ویر چکر مل جائے آپ ان لاشوں کو دارالحکومت لے آئیں۔ اب آپ کی وہاں رہنے کی ضرورت نہیں ہی لیکن ایک منٹ۔ میں صدر صاحب کو یہ خوشخبری

سنا دوں۔ پھر میں آپ کو کال کروں گا۔ آپ کی فریکونسی میرے پی اے کے پاس موجود ہے۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل راٹھور نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اسے یقین تھا کہ پرائم منسٹر صاحب نے اگر کہا ہے تو اسے ویر چکر ضرور ملے گا اور ویر چکر ملنے کا مطلب تھا کہ وہ کافرستان کی انتہائی اہم ترین شخصیت بن جائے گا۔

"باس۔ اب ان لاشوں کا کیا کرنا ہے۔ یہیں پڑی رہیں یا انہیں کسی دوسری غار میں رکھ دیا جائے"...... کیپٹن شیام نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ قدرے خشک تھا۔ شاید اسے یہ سن کر تکلیف پہنچی تھی کہ سارا کام اس نے کیا ہے اور ویر چکر کرنل راٹھور کو دیا جا رہا ہے۔

"پہلے تم یہ بتاؤ کیپٹن شیام کہ ان لاشوں کے زخموں سے خون کیوں نہیں نکلا۔ یوں لگ رہا ہے جیسے انہیں گولیاں لگی نہ ہوں صرف زخموں کے نشانات ہیں اور بس"...... کرنل راٹھور نے کہا۔

"باس۔ یہی بات میرے لئے بھی انتہائی حیرت انگیز ہے۔ ہم نے جب ان پر فائر کھولا تو گولیاں ان کے جسموں پر صرف زخم ڈال سکیں لیکن جسم کے اندر کوئی گولی داخل نہ ہوئی اور سب گولیاں نیچے گر گئیں۔ لیکن یہ بہرحال ہلاک ہو چکے ہیں اس لئے میں سمجھ گیا کہ انہوں نے فائرنگ سے بچنے کے لئے کوئی خصوصی دوا استعمال کی ہو گی جس کی وجہ سے ان کے اعصاب اس قدر سخت ہو گئے کہ مشین ٹل کی گولیاں ان کے جسم کے اندر داخل نہ ہو سکیں۔ ویسے بھی کافی فاصلے سے فائرنگ کر رہے تھے"...... کیپٹن شیام نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہی ہو گا۔ ٹھیک ہے۔ تم انہیں اٹھا کر کسی بڑی غار میں رکھ دو اور لیبارٹری کے بارے میں بھی معلوم کرو کہ وہاں کیا ہو رہا ہے۔ ڈاکٹر ہریش چند کیا کر رہے ہیں"...... کرنل راٹھور نے کہا۔

"یس باس"...... کیپٹن شیام نے کہا اور تیزی سے مڑ کر غار سے باہر نکل گیا۔

شاگل بڑی بے چینی کے عالم میں اپنے کمرے میں ٹہل رہا تھا۔ وہ
بار بار مٹھیاں بھینچتا اور پھر کھول لیتا۔ اس نے پہلے پریذیڈنٹ ہاؤس
فون کیا تھا تاکہ صدر صاحب سے کہہ کر وہ سرگام پہاڑیوں میں
مداخلت کرنے کی کسی نہ کسی طرح اجازت حاصل کر لے لیکن اسے
بتایا گیا کہ صدر صاحب غیر ملکی سفیروں کے ایک گروپ سے انتہائی
ضروری مذاکرات میں مصروف ہیں اور انہوں نے ان سفیروں کے
اعزاز میں کھانا بھی دیا ہوا ہے اس لئے چار گھنٹوں سے پہلے ان سے
کسی صورت بات نہیں ہو سکتی تو شاگل نے طوعاً و کرہاً رسیور رکھ
دیا۔ ایک بار تو اس کا جی چاہا کہ وہ پرائم منسٹر سے بات کر لے لیکن
پھر اس نے ارادہ بدل دیا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ پرائم منسٹر
صاحب نے اسے کسی صورت بھی وہاں مداخلت کرنے کی اجازت
نہیں دینی اس لئے اس نے ارادہ بدل دیا تھا۔ راجندر کی مشین بھی

ہو گئی تھی اور راجندر کا کہنا تھا کہ ہیلی کاپٹر تباہ ہو چکا ہے ورنہ یہ
شین کسی صورت بھی آف نہ ہوتی اور راجندر کی بات سن کر شاگل
اور زیادہ بے چینی لاحق ہو گئی تھی کیونکہ اگر واقعی ہیلی کاپٹر تباہ ہو
یا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی بھی ساتھ ہی
ک ہو گئے ہیں اور اگر ایسا ہوا ہے تو پھر یقیناً ان کی لاشیں سرگام
اڑیوں پر سے ہی ملیں گی اور اس طرح کریڈٹ ایک بار پھر سپیشل
جنسی کے پاس چلا جائے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ اسے ایک اور
شہ بھی لاحق تھا کہ اس کا ہیلی کاپٹر سرگام پہاڑیوں میں تباہ ہوا ہے
اس سے یہ بات بھی ثابت ہو جائے گی کہ پہلے بھی سرگام پہاڑیوں
ے پاکیشیائی ایجنٹوں کو شاگل ہی اغوا کر کے لے گیا تھا۔ حالانکہ وہ
س الزام سے صاف انکار کر چکا تھا۔ بہرحال اس نے انتہائی بے چینی
ے عالم میں چار گھنٹے گزارے اور پھر رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے
روع کر دیئے۔

" ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ "...... رابطہ قائم ہوتے ہی
وسری طرف سے آواز سنائی دی۔

" شاگل بول رہا ہوں۔ صدر صاحب سے بات کرائیں "۔ شاگل
نے انتہائی بے چین لہجے میں کہا۔

" ہولڈ کریں "...... دوسری طرف سے کہا گیا تو شاگل نے
اطمینان بھرا ایک طویل سانس لیا ورنہ اسے خدشہ تھا کہ کہیں مزید
مصروفیت کا کہہ کر انکار نہ کر دیا جائے۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد صدر کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"شاگل بول رہا ہوں جناب۔ پاکیشیائی ایجنٹوں نے میرا ہیلی کاپٹر اڑا لیا ہے اور وہ اس ہیلی کاپٹر پر سوار ہو کر سرگام پہاڑیوں میں پہنچ گئے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ سپیشل ایجنسی کے لوگ ان کا مقابلہ نہ کر سکیں گے اور یہ لوگ لیبارٹری تباہ کر دینے میں کامیاب ہو جائیں گے اس لئے ملک کے مفاد میں یہ ضروری ہے کہ آپ سیکرٹ سروس کو وہاں سپیشل ایجنسی کے ساتھ مل کر ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے خلاف کام کرنے کی اجازت دے دیں"...... شاگل نے جان بوجھ کر ہیلی کاپٹر کی بات پہلے کرتے ہوئے تفصیل بتائی۔

"آپ کا ہیلی کاپٹر کیسے اغوا ہو گیا۔ کیا آپ سو رہے تھے"۔ صدر کا لہجہ اس قدر سخت اور طنزیہ تھا کہ شاگل بے اختیار چونک پڑا۔ اسے محسوس ہو گیا کہ صدر کا موڈ انتہائی خراب ہو رہا ہے۔

"سر۔ وہ بھاگل پور کے ایک احاطہ میں موجود تھا۔ چار افراد اس کی حفاظت پر تعینات تھے کہ اچانک اطلاع ملی کہ ہیلی کاپٹر اغوا کر لیا گیا ہے اور چاروں افراد کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور اس ہیلی کاپٹر کو سرگام پہاڑیوں کے عقب میں ایک اور پہاڑی پر اترتا دیکھا گیا ہے"...... شاگل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے آپ کی کارکردگی سے انتہائی مایوسی ہوئی ہے مسٹر شاگل اور میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ آپ اپنے آپ کو جو کچھ پوز کرتے ہیں ویسے نہیں ہیں۔ آپ کی اطلاع کے لئے بتا دوں کہ عمران اور اس کے

[سا]تھی آپ کے ہیلی کاپٹر میں سرگام پہاڑیوں پر اترے تو سپیشل [ایج]نسی والے وہاں پہلے سے الرٹ تھے اس لئے ان ایجنٹوں پر [فائ]رنگ کی گئی۔ میزائل فائر کئے گئے لیکن وہ ایک غار میں چھپ گئے [او]ر وہاں سے کسی کریک کے ذریعے یہ لیبارٹری کی دیوار تک پہنچ گئے [انہ]وں نے لیبارٹری کی دیوار تباہ کر دی اور اس کے بعد وہ اندر گئے تو [لیب]ارٹری کے حفاظتی انتظامات کے تحت ان پر ریز فائر کی گئیں اور یہ [سب] بے حس و حرکت ہو گئے۔ سپیشل ایجنسی کے لوگ بھی ان [کے] تعاقب میں تھے۔ انہوں نے جب انہیں بے حس و حرکت دیکھا تو [فائ]ر کھول دیا اور ان سب کو گولیوں سے چھلنی کر دیا اور اب ان کی [لاش]یں وہاں موجود ہیں۔ لیبارٹری کو بھی چیک کر لیا گیا ہے۔ وہاں [ڈاک]ٹر ہریش چند اور ان کے ساتھی بے ہوش پڑے ہوئے ملے ہیں۔ [البت]ہ پوری لیبارٹری محفوظ ہے اور یہ ایجنٹ ہلاک ہو چکے ہیں۔ تم [سا]ری عمر عمران سے لڑتے رہے لیکن آج تک کامیاب نہ ہو سکے جبکہ [سپ]یشل ایجنسی اپنے پہلے ہی مشن میں کامیاب ہو گئی ہے"...... صدر [ص]احب نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ان کی لاشیں کہاں ہے جناب"...... شاگل نے ہونٹ چباتے [ہو]ئے کہا۔

"وہیں سرگام پہاڑیوں میں موجود ہیں۔ مجھے پرائم منسٹر صاحب [ن]ے ابھی تھوڑی دیر پہلے تفصیل بتائی ہے اور پھر میں نے خود کرنل [را]ٹھور سے رابطہ کیا اور اب میں نے انہیں حکم دے دیا ہے کہ وہ ان

لاشوں کو محفوظ رکھیں تاکہ ان کی حتمی شناخت ہو سکے۔ پہلے میرا
خیال تھا کہ یہاں سے میک اپ واش کرنے والے خصوصی ماہرین
کو بھجوا دیا جائے لیکن آپ ان سے بہرحال زیادہ واقف ہیں اس لئے
آپ وہاں جائیں اور ان لوگوں کے میک اپ واش کر کے انہیں
شناخت کریں اور مجھے رپورٹ دیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا ان کی پہچان نہیں ہو سکی اب تک"...... شاگل نے قدرے
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں آپ کی بات کا مطلب سمجھ گیا ہوں۔ حالانکہ میک اپ
چیک کئے گئے ہیں لیکن میک اپ واش نہیں ہوئے۔ مگر مجھے معلوم
ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی ایسے میک اپ کر لیتے ہیں جو میک
اپ واشر سے واش نہیں ہو سکتے۔ مجھے ایک کیس میں پہلے بھی ایسے
ہی عمران کی لاش ملی تھی لیکن اس کا میک اپ واش نہ ہو رہا تھا
جس پر کرنل فریدی سے بات کی گئی تو انہوں نے بتایا کہ سادہ پانی،
انتہائی یخ پانی یا خاصا گرم پانی استعمال کیا جائے اور پھر ایسا ہی کیا
گیا تو میک اپ واش ہو گیا۔ آپ بھی یہی طریقہ آزمائیں اور پھر مجھے
رپورٹ دیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"آپ سپیشل ایجنسی کے کرنل راٹھور کو حکم دے دیں کہ وہ
مجھے نہ روکے"...... شاگل نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں انہیں حکم دے دیتا ہوں۔ اب جبکہ وہ لوگ
ختم ہو گئے ہیں تو اب ویسے بھی پہلے سے طے شدہ معاملات ختم ہو

ئے ہیں"...... صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو
اگل نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر
یس کرنے شروع کر دیئے۔

"ایئر سپاٹ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی
ی۔

"شاگل بول رہا ہوں چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس۔ کمانڈر
ہن سے بات کراؤ"...... شاگل نے اپنے مخصوص تحکمانہ لہجے میں
ا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سر۔ کمانڈر موہن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد بھاری
آواز سنائی دی۔

"شاگل بول رہا ہوں کمانڈر موہن۔ بھاگل پور سے۔ اپنا ایک
لی کاپٹر فوراً یہاں بھیج دو۔ ہمارا ہیلی کاپٹر سرگام پہاڑیوں پر گر کر
ہ ہو گیا ہے اور میں نے فوراً وہاں پہنچنا ہے تاکہ صدر صاحب اور
م منسٹر صاحب کا بتایا ہوا ٹاسک پورا کیا جا سکے"...... شاگل نے
۔

"یس سر۔ کہاں پہنچے گا یہ ہیلی کاپٹر جناب"...... دوسری طرف
، کہا گیا تو شاگل نے اسے اپنے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تفصیل
دی۔

"ابھی آدھے گھنٹے بعد پہنچ جائے گا سر"...... دوسری طرف سے

مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"اوکے"...... شاگل نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر یکے بعد دیگرے دو بٹن پریس کر دیئے۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے راجندر کی آواز سنائی دی۔

"میرے آفس میں آؤ۔ فوراً"...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور راجندر اندر داخل ہوا۔

"کرنل راٹھور اور اس کے آدمیوں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ کر دیا ہے اور ہم یہاں احمقوں کی طرح بیٹھے صرف باتیں ہی کرتے رہ گئے ہیں"...... شاگل نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیا واقعی باس"...... راجندر نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ابھی صدر صاحب سے میری بات ہوئی ہے"...... شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ تو میری بات درست ثابت ہوئی ہے کہ ہیلی کاپٹر تباہ ہو گیا ہے اس لئے مشین آف ہو گئی تھی"...... راجندر نے کہا۔

"تم۔ تمہیں اپنی مشین کی پڑی ہوئی ہے۔ نانسنس۔ احمق آدمی۔ یہ سب تمہاری غفلت کی وجہ سے ہوا ہے۔ تم اگر سو نہ جاتے تو یہ لوگ کیسے یہاں سے نکل جاتے اور ہیلی کاپٹر بھی لے جاتے اور اب تمہیں فکر ہی نہیں ہے کہ میرا چاہے کورٹ مارشل کیوں نہ ہو جائے۔ بولو"...... شاگل نے یکلخت انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ وہ اب راجندر پر ہی چڑھ دوڑا تھا۔

"باس۔ آپ بھی تو یہاں موجود تھے اور جاگ رہے تھے۔ لیکن پ نے بھی ہیلی کاپٹر کی آواز نہیں سنی۔ اس سے آپ خود سمجھ سکتے ں کہ انہوں نے کیا کیا۔ انہوں نے لامحالہ پہلے ہیلی کاپٹر کو دھکیل ر احاطے سے باہر نکالا ہو گا اور پھر وہاں سے اسے دھکیلتے ہوئے کافی در لے جا کر انہوں نے اسے سٹارٹ کیا ہو گا"...... راجندر نے کہا۔

"ہونہہ۔ تمہاری بات درست ہے۔ لیکن اب کیا کیا جائے۔ یہ یڈٹ تو ہمیں ملنا چاہئے تھا۔ ہمیں۔ بولو"...... شاگل نے میز پر مکہ رتے ہوئے کہا۔

"باس۔ کیا ضروری ہے کہ یہ ہلاک ہونے والے وہی پاکیشیائی ہنٹ ہی ہیں"...... راجندر نے کہا۔

"تو اور کون ہو سکتے ہیں۔ نانسنس۔ اور کس کے سر میں درد ہے ۔ وہ وہاں ہیلی کاپٹر پر جا پہنچے"...... شاگل نے اور زیادہ غصیلے لہجے ں کہا۔

"یس سر۔ اس لحاظ تو وہی ہو سکتے ہیں"...... راجندر نے کہا۔

"لیکن یہ سب شیطان لوگ اتنی آسانی سے نہیں مر سکتے۔ میں نتا ہوں نہیں مر سکتے۔ جتنی آسانی سے اس کرنل راٹھور نے انہیں رگرایا ہے۔ کوئی نہ کوئی گھپلا بہرحال ہے اور اب تم نے میرے ساتھ رہنا ہے اور میں نے اس گھپلے کو سامنے لانا ہے"...... شاگل نے کہا۔

"یس سر"...... راجندر نے کہا۔

"میں نے فوجی ہیلی کاپٹر منگوا لیا ہے۔ تم جاؤ اور جیسے ہی یہ ہیلی کاپٹر یہاں پہنچے تم نے مجھے اطلاع دینی ہے"...... شاگل نے کہا۔

"یس باس"...... راجندر نے کہا اور اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ پھر تقریباً بیس منٹ بعد راجندر دوبارہ اندر داخل ہوا۔

"باس۔ ہیلی کاپٹر پہنچ گیا ہے"...... راجندر نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ میں پہلے کرنل راٹھور سے بات کر لوں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ ہمارے اس ہیلی کاپٹر کو ہی میزائلوں سے اڑا دے"...... شاگل نے کہا اور پھر کرنل راٹھور کو اطلاع دے کر وہ اٹھا اور آفس سے باہر آگیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کا ہیلی کاپٹر سرگام پہاڑیوں کی طرف اڑا چلا جا رہا تھا اور جب نیچے سے انہیں مخصوص کاشن دیا گیا تو شاگل کے حکم پر ہیلی کاپٹر اتار لیا گیا۔

"تم یہیں ہماری واپسی کا انتظار کرو"...... شاگل نے فوجی پائلٹ سے کہا اور خود وہ ہیلی کاپٹر سے نیچے اتر گیا۔ اس کے بعد راجندر بھی نیچے اترا تو کرنل راٹھور خود ان کے استقبال کے لئے موجود تھا۔

"مبارک ہو کرنل راٹھور۔ آپ واقعی اس دنیا کے سب سے خوش قسمت ترین انسان ہیں"...... شاگل نے کہا۔

"شکریہ چیف شاگل۔ مجھے واقعی یہ مشن مکمل کر کے بے حد مسرت ہو رہی ہے"...... کرنل راٹھور نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد

ہ اس غار میں پہنچ گئے جو کرنل راٹھور کے لئے مخصوص تھا۔ وہاں یپٹن شیام بھی موجود تھا۔

"کہاں ہیں ان کی لاشیں۔ میں نے ان کا میک اپ واش کرنا ہے"...... شاگل نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"انہیں میں نے علیحدہ غار میں رکھوا دیا ہے لیکن آپ کے پاس یک اپ واشر تو نہیں ہے اور ہم نے سپر میک اپ واشر بھی ستعمال کر کے دیکھ لیا ہے۔ جناب صدر صاحب نے کہا تھا کہ وہ رالحکومت سے ماہرین بھجوا رہے ہیں"...... کرنل راٹھور نے کہا۔

"مجھ سے بڑا ماہر اور کون ہو سکتا ہے۔ ایسے میک اپ جو میک پ واشر سے صاف نہ ہو سکتے ہوں انہیں میں آسانی سے صاف کر لیتا ں۔ اس لئے صدر صاحب نے میرے ذمے یہ ٹاسک لگایا ہے ونکہ اس کے بغیر یہ بات کنفرم نہیں ہو سکتی کہ وہ واقعی عمران اور ں کے ساتھی ہیں"...... کرنل شاگل نے کہا۔

"یہ بات تو کنفرم ہے چیف شاگل۔ کیونکہ وہ آپ کے سرکاری لی کاپٹر میں یہاں آئے تھے اور آپ پہلے بھی انہیں یہاں سے اغوا کر ے لے گئے تھے لیکن میں نے صدر صاحب سے کہہ دیا ہے کہ میں ب کچھ بھول گیا ہوں"...... کرنل راٹھور نے کہا۔

"آپ کو غلط فہمی ہے کرنل راٹھور۔ وہ لوگ ہمارا ہیلی کاپٹر اغوا کے لے گئے تھے"...... شاگل نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بہر حال اب آپ بتائیں کہ آپ کیسے ان کا میک

اپ چیک کریں گے"...... کرنل راٹھور نے بات بدلتے ہوئے کہا۔

"سادہ پانی، انتہائی یخ پانی اور خاصا گرم پانی مہیا کر دیں۔ ابھی میک اپ واش ہو جائے گا"...... شاگل نے کہا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے۔ کیپٹن شیام۔ اس کا بندوبست کرو"۔ کرنل راٹھور نے کیپٹن شیام سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"...... کیپٹن شیام نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

"لاشیں کہاں ہیں۔ مجھے وہاں لے چلو۔ ہو سکتا ہے کہ میں ان کے قدوقامت سے ہی انہیں پہچان لوں"...... شاگل نے بے چین سے انداز میں کہا۔

"ابھی کیپٹن شیام آجاتا ہے پھر اکٹھے چلیں گے اور اگر آپ کہیں تو لاشیں یہاں بھی منگوائی جا سکتی ہیں"...... کرنل راٹھور نے اس انداز میں بات کرتے ہوئے کہا جیسے وہ شاگل کی پریشانی سے لطف اندوز ہو رہا ہو۔

"ٹھیک ہے۔ یہیں منگوا لو"...... شاگل نے کہا۔ اسی لمحے کیپٹن شیام اندر داخل ہوا۔

"ابھی سامان پہنچ جائے گا باس"...... کیپٹن شیام نے کہا۔

"کیپٹن شیام۔ لاشوں کو اٹھوا کر یہاں لے آؤ تاکہ چیف شاگل کو پہاڑی چٹانیں نہ پھلانگنا پڑیں"...... کرنل راٹھور نے قدرے طنزیہ انداز میں کہا تو شاگل نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"یس باس"...... کیپٹن شیام نے کہا اور ایک بار پھر وہ غار کے

دہانے سے باہر چلا گیا۔ شاگل خاموش بیٹھا ہوا تھا کہ تھوڑی دیر بعد باہر سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی تو کرنل راٹھور، شاگل اور راجندر تینوں چونک پڑے۔ دوسرے لمحے کیپٹن شیام دوڑتا ہوا اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔

"بب۔ بب۔ باس۔ لاشیں غائب ہیں باس"...... کیپٹن شیام نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم نشے میں ہو"...... کرنل راٹھور نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا جبکہ شاگل کے چہرے پر یکلخت اطمینان بھری مسکراہٹ رینگنے لگ گئی تھی۔

"بب۔ باس۔ میں درست کہہ رہا ہوں باس۔ وہاں کوئی لاش نہیں ہے"...... کیپٹن شیام نے کہا۔ اس کی حالت کرنل راٹھور سے بھی زیادہ خراب ہو رہی تھی۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ لاشیں کہاں جا سکتی ہیں۔ اوہ۔ آؤ میرے ساتھ"...... کرنل راٹھور نے غار کے دہانے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا تو کیپٹن شیام بھی اس کے پیچھے دوڑتا ہوا باہر چلا گیا۔

"تمہارے پاس ٹرانسمیٹر ہے"...... شاگل نے راجندر سے کہا۔ وہ دونوں اس غار میں ہی موجود تھے۔

"نہیں باس۔ اس کی ضرورت ہی نہ تھی البتہ ہیلی کاپٹر میں ہو گا"...... راجندر نے کہا۔

"اوہ۔ آؤ چلو۔ مجھے اب ہیڈ کوارٹر کال کرنا پڑے گی"...... شاگل نے کہا اور تیزی سے مڑ کر غار کے دہانے کی طرف بڑھ گیا۔

"لیکن باس۔ یہ لاشیں کیسے غائب ہو گئیں۔ کون لے گیا انہیں"...... راجندر کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"احمق آدمی۔ لاشیں کہاں غائب ہو سکتی ہیں۔ وہ لاشیں تھی ہی نہیں۔ عمران ایسے ڈرامے سینکڑوں بار کر چکا ہے اور مجھے معلوم ہے کہ اب تک وہ ایک بار پھر لیبارٹری میں پہنچ چکا ہو گا۔ ارے۔ اوہ۔ ہمیں اس لیبارٹری میں جانا چاہئے۔ مگر وہ۔ وہ ہمارے آدمی یہاں تو نہیں ہیں۔ ٹھیک ہے۔ میں اکیلا اب کیا کر سکتا ہوں"...... شاگل نے غار کے دہانے تک پہنچتے پہنچتے خود ہی بات کی۔ خود ہی بات کی تاویل کی اور پھر خود ہی رک گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ واقعی لاشیں غائب ہو گئی ہیں۔ اس کا کیا مطلب ہوا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ آپ تو یہاں موجود ہیں"...... تھوڑی دیر بعد کرنل راٹھور نے غار میں داخل ہوتے ہوئے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ کیپٹن شیام اس کے پیچھے تھا۔

"وہ لاشیں نہیں تھیں کرنل راٹھور۔ ایسا صرف ڈرامہ تھا اور یہ بھی بتا دوں کہ وہ دوبارہ لیبارٹری میں گھس گئے ہوں گے۔ تم اپنے آدمیوں کو بلاؤ ہم نے فوراً اس لیبارٹری پر ریڈ کرنا ہے"...... شاگل نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ وہ سو فیصد لاشیں تھیں۔ سو فیصد اور لیبارٹری میں

وہ جا ہی نہیں سکتے۔ اب ڈاکٹر ہریش چند پوری طرح ہوشیار ہوں گے"...... کرنل راٹھور نے کہا۔

"باس۔ میں آدمی لے کر دوبارہ لیبارٹری کو چیک کرتا وں"...... کیپٹن شیام نے کہا اور تیزی سے مڑ کر باہر چلا گیا۔

"اب میں کیا کروں۔ کہاں سے ان لاشوں کو پیدا کروں"۔ رنل راٹھور کی حالت واقعی بے حد خراب ہو رہی تھی۔

"مجھے اجازت دو۔ اب میک اپ والا مسئلہ تو ختم ہو گیا"۔ اگل نے اچانک کہا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے"...... کرنل راٹھور نے کہا تو شاگل اور اجندر دونوں غار سے باہر آ گئے۔ تھوڑی دیر بعد ان کا ہیلی کاپٹر واپس اگل پور کی طرف اڑا چلا جا رہا تھا۔

"باس۔ آپ نے اچانک واپسی کا فیصلہ کر لیا"...... راجندر نے ا۔

"وہ کرنل راٹھور کریڈٹ لے رہا تھا۔ اب اسے معلوم ہو گا اور نو عمران اور اس کے ساتھی بہرحال واپس کارٹو بستی ہی آئیں گے ں لئے ہم نے اب ان کے خلاف گھیرا ڈالنا ہے"...... شاگل نے کہا راجندر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران کے تاریک ذہن میں اچانک روشنی کا نقطہ سا نمودار ہوا۔
واقعی اس طرح جس طرح گھپ اندھیرے میں جگنو چمکتا ہے اور پھر
یہ روشنی آہستہ آہستہ اس کے ذہن میں پھیلتی چلی گئی اور اس نے
بے اختیار آنکھیں کھول دیں۔ اس کے ساتھ ہی وہ لاشعوری طور پر
اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس کے ذہن میں فوراً ہی ذہن کے تاریک ہونے
سے پہلے کے واقعات کسی فلمی مناظر کی طرح گھوم گئے۔ اسے یاد آگیا
کہ چھت سے نکلنے والی ریز سے وہ بے حس و حرکت ہو گئے تھے اور پھر
اس نے کیپٹن شیام کی آواز سنی تھی۔ اس کے ساتھ ہی اس کے
کانوں میں فائرنگ کی آواز پڑی اور پھر اس کا ذہن تاریک پڑ گیا تو اس
نے بوکھلائے ہوئے انداز میں اپنے جسم پر ہاتھ پھیرے۔ اسے
احساس ہوا کہ اس طرح ہاتھ پھیرنے سے کافی جگہوں پر تکلیف کا
احساس ہوا ہے۔ چونکہ ہر طرف اندھیرا چھایا ہوا تھا اس لئے پہلے

ہل تو اسے کچھ نظر نہ آیا مگر پھر اس کی آنکھیں اندھیرے میں دیکھنے
ی عادی ہو گئیں تو اس نے دیکھا کہ وہ ایک غار میں موجود ہے۔
س کے سارے ساتھی بھی وہاں موجود تھے اور ان کے جسموں میں
رکت کے ایسے آثار موجود تھے جیسے وہ ہوش میں آرہے ہوں اور ان
کے جسم بھی جگہ جگہ سے سرخ نظر آرہے تھے لیکن خون کے دھبے
موجود نہ تھے۔

"اوہ۔ اوہ۔ کہیں گولیاں تو جسم کے اندر نہیں ہیں"...... عمران
نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا اور پھر اس نے اپنی ٹانگوں پر نگاہ
الی، پینٹ میں جگہ جگہ سوراخ تھے۔ اس جگہ ہاتھ لگانے سے تکلیف
حسوس ہوتی تھی۔ اس نے اس جگہ کو دبا کر دیکھا لیکن کوئی خون نہ
نکلا تو اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"یہ سب کیا ہے اور کیسے ہو گیا۔ یہ نشانات تو گولیوں کے ہیں۔
فائرنگ کی آوازیں بھی اس نے سنی تھیں۔ پھر کیا ہوا اور پھر ہم اس
طرح بغیر بندھے ہوئے اس غار میں کیسے آگئے"...... عمران نے
بڑبڑاتے ہوئے کہا تو اچانک اس کے ذہن میں ایک جھماکا سا ہوا تو
دوسرے لمحے وہ وہیں بیٹھے بیٹھے سجدے میں گر گیا۔

"یا اللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ تو ہی زندگی دینے والا ہے۔ تو ہی
مہربانی کرنے والا ہے"...... عمران کے منہ سے بار بار یہ فقرے نکلنے
لگے اور پھر اس کے کانوں میں اپنے کسی ساتھی کی کراہ کی آواز پڑی تو
اس نے سجدے سے سر اٹھا لیا۔ صفدر ہوش میں آرہا تھا۔ عمران تیزی

سے اٹھا اور اس نے صفدر کو جھنجھوڑ دیا۔

" کک ۔ کیا ۔ کیا۔ ہم کہاں ہیں ۔ کیا۔ کیا "...... صفدر نے ہوش میں آتے ہوئے کہا۔

" ہوش میں آؤ صفدر ۔ ہم خطرے میں ہیں "...... عمران نے کہا تو صفدر ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا اور عمران نے دوسرے ساتھیوں کو جھنجھوڑنا شروع کر دیا اور پھر اس نے ایک ایک کر کے سب ساتھیوں کو ہوش دلا دیا۔

" یہ سب کیا ہے عمران صاحب ۔ یہ ہمارے جسموں پر زخم ۔ لیکن یہ سب کیا ہے ۔ وہاں راہداری میں فائرنگ بھی تو ہوئی تھی "۔ تقریباً سب نے باری باری یہی بات کرتے ہوئے کہا۔

" خاموش رہو۔ ہم اس وقت لاشیں ہیں اور لاشیں بولا نہیں کرتیں "...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار اچھل پڑے ۔

" لاشیں ۔ کیا مطلب۔ کیا تمہارا ذہن تو خراب نہیں ہو گیا "...... جولیا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" تفصیل کا وقت نہیں ہے ۔ ہم نے اس لیبارٹری کو ابھی تباہ کرنا ہے ۔ آؤ "...... عمران نے کہا۔

" لیکن ہمارے پاس تو کسی قسم کا اسلحہ بھی نہیں ہے ۔ کیا ہم ہاتھوں سے لیبارٹری تباہ کریں گے "...... صفدر نے کہا۔

" اوہ ہاں ۔ واقعی یہ تو مسئلہ بن گیا۔ بہرحال آؤ ۔ اب کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی ہو گا "...... عمران نے کہا اور غار کے دہانے کی طرف بڑھ

گیا۔ باہر نکل کر اس نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر اسی پہاڑی کے نیچے اسے ایک غار میں ہلکی سی روشنی باہر آتی دکھائی دی ۔ اس کے علاوہ بھی جگہ جگہ ایسی روشنیاں نظر آ رہی تھیں ۔ پہاڑیوں کی چوٹیوں پر بھی روشنیاں موجود تھیں ۔

" اس نیچے والی غار میں چلتے ہیں ورنہ ہو سکتا ہے کہ ہم چیک کر لئے جائیں "...... عمران نے کہا اور تیزی سے نیچے اترنے لگا۔ وہ چٹانوں کی اوٹ لے کر نیچے اتر رہا تھا تاکہ اگر کہیں سے اسے چیک بھی کیا جا رہا ہو تو زیادہ حرکت سامنے نہ آ سکے ۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے نیچے اتر رہے تھے ۔ وہ سب خاص طور پر اس بات کا خیال کر رہے تھے کہ کوئی پتھر نیچے نہ لڑھکے تاکہ غار میں موجود افراد کو اس کا علم نہ ہو سکے اور پھر عمران غار کے دہانے کی سائیڈ پر پہنچ گیا۔ اس نے اندر کی طرف جھانکا تو غار میں بیٹری سے چلنے والی خصوصی لائٹ جل رہی تھی ۔ وہاں دو آدمی موجود تھے لیکن وہ دونوں درمیان میں شراب کی بوتل اور گلاس رکھے شراب پینے میں مصروف تھے ۔ ان کی مشین گنیں بھی وہاں پڑی ہوئی نظر آ رہی تھیں ۔

" آواز نہیں نکلنی چاہئے "...... عمران نے مڑ کر اپنے ساتھیوں سے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے آگے بڑھ کر اطمینان بھرے انداز میں غار میں داخل ہوا۔

" ارے ۔ یہ ۔ یہ ۔ یہ کیا "...... اچانک ایک آدمی نے بری طرح اچھلتے ہوئے کہا۔ اس کا رخ غار کے دہانے کی طرف تھا اس لئے جیسے

ہی عمران اندر داخل ہوا وہ اسے دیکھ کر بری طرح اچھل پڑا تھا۔

"کیا ہوا۔ کیا ہوا"....... دوسرے آدمی نے گردن موڑتے ہوئے کہا۔ اس کی پشت غار کے دہانے کی طرف تھی اور پھر عمران اور اس کے پیچھے آنے والے اس کے ساتھیوں کو دیکھ کر وہ اچھل کر کھڑا ہوا لیکن اچانک بوکھلائے ہوئے انداز میں اٹھنے کی وجہ سے وہ دوسرے آدمی سے ٹکرا گیا اور وہ دونوں ہی ٹکرا کر نیچے گر گئے تو عمران اور اس کے پیچھے آنے والا صفدر ان پر جھپٹ پڑے اور چند لمحوں بعد ہی وہ دونوں بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔

"یہاں دیکھو شاید اسلحہ مل جائے۔ دو مشین گنیں تو بہرحال موجود ہیں"....... عمران نے کہا تو سب نے اس غار کی تلاشی لینا شروع کر دی اور پھر انہیں وہاں سے ایک باکس میں موجود انتہائی طاقتور وائرلیس چارجر دو بم بھی مل گئے۔ یہ بم شاید پہاڑی چٹانوں کو توڑنے کے لئے یہاں منگوائے گئے تھے۔ اس کے علاوہ مشین پسٹل بھی ان دونوں کی جیبوں سے مل گئے تھے۔ عمران نے جھک کر ایک کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسموں میں حرکت کے تاثرات نمودار ہوئے تو عمران نے ہاتھ ہٹا لئے اور سیدھا کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد اس آدمی نے کراہتے ہوئے اٹھنے کی کوشش کی اور دوسرے لمحے وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"خبردار اگر کوئی غلط حرکت کی تو ایک لمحے میں گردن توڑ دوں

گا"....... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"تت۔ تت۔ تم لاشیں۔ تم زندہ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ تم تو لاشیں ہو"....... اس آدمی نے انتہائی خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔ اس کی آنکھیں پھٹ سی گئی تھیں۔

"کرنل راٹھور اور کیپٹن شیام کہاں ہیں"....... عمران نے کہا۔

"وہ۔ وہ اپنے سپاٹس پر ہوں گے۔ ہم تو یہاں پہرہ دے رہے تھے اور تمہارے ہلاک ہو جانے کے بعد تو اب یہاں سارا کام ہی ختم ہو کر رہ گیا تھا۔ صبح ہم نے واپس چلے جانا تھا لیکن تم زندہ کیسے ہو گئے کیا مطلب۔ کیا تم بدروح ہو"....... اس آدمی کی حالت ابھی تک خراب تھی۔ اس نے جواب بھی رک رک کر دیا تھا۔

"کیا ہمیں اٹھانے والوں میں تم بھی شامل تھے"....... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ مگر تم تو مر چکے تھے اور لاشوں میں تبدیل تھے۔ تمہارے جسم گولیوں سے چھلنی کر دیئے گئے تھے۔ پھر تم کیسے زندہ ہو گئے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"....... اس کی سوئی ایک ہی جگہ اٹکی ہوئی تھی اور عمران اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا تم نے گولیاں ہمارے جسموں کے اندر جاتے دیکھی تھیں"....... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ نہیں۔ اوہ ہاں۔ تمہارے جسموں پر زخم تو تھے لیکن جب ہم نے تم لوگوں کی لاشوں کو اٹھایا تو وہ کمرہ گولیوں سے بھرا پڑا

تھا"...... اس آدمی نے جواب دیا تو عمران کے ستے ہوئے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

"تمہارا نام کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"میرا نام روشن لال ہے"...... اس آدمی نے جواب دیا۔

"تمہارے ساتھی کا کیا نام ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"اس کا نام رام پیارے ہے"...... روشن لال نے جواب دیا۔

"رابرٹ اس کی گردن توڑ دو"...... عمران نے ساتھ کھڑے تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو تنویر بجلی کی سی تیزی سے جھپٹا اور چند لمحوں بعد بے ہوش پڑے ہوئے آدمی کی گردن واقعی ٹوٹ چکی تھی۔ وہ ختم ہو گیا تھا۔ روشن لال کا رنگ زردی سے بھی زیادہ زرد پڑ گیا اور اس کا جسم کانپنے لگ گیا تھا۔

"سنو روشن لال۔ ہم تمہیں زندہ چھوڑ سکتے ہیں بشرطیکہ تم ہمارے ساتھ تعاون کرو ورنہ تمہارا حشر بھی رام پیارے جیسا ہو سکتا ہے۔ بولو کیا کہتے ہو"...... عمران نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ مجھے مت مارو۔ مجھے مت مارو"...... روشن لال نے بے اختیار دونوں ہاتھ جوڑتے ہوئے انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو پھر ہمارے ساتھ تعاون کرو"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"مم۔ میں تیار ہوں"...... روشن لال نے جواب دیا۔

"تم نے ہمیں وہ جگہ یہاں سے دکھانی ہے جہاں وہ غار ہے جس میں داخل ہو کر تم ہماری لاشیں اٹھا لائے تھے"...... عمران نے کہا تو روشن لال نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر عمران اسے بازو سے پکڑ کر غار کے دہانے پر لے آیا۔

"اب بتاؤ کہاں ہے وہ غار"...... عمران نے کہا۔

"وہ تیسری پہاڑی کے اندر ہے۔ وہ جہاں اوپر روشنی ہے"۔ روشن لال نے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن وہاں تک جاتے ہوئے تو ہمیں چیک کر لیا جائے گا"۔ عمران نے کہا۔

"نہیں۔ تمہاری ہلاکت کے بعد تمام چیکنگ ختم کر دی گئی ہے"...... روشن لال نے کہا۔

"تم آؤ ہمارے ساتھ اور سنو۔ اگر تم نے کوئی غلط حرکت کی یا کسی کو آواز دی تو دوسرے لمحے تمہاری گردن ٹوٹ جائے گی اور ہاں کسی کو پرواہ نہیں ہو گی کہ تمہاری لاش کو پہاڑی بھیڑیئے کھاتے ہیں یا گدھ"...... عمران نے کہا۔

"مم۔ مم۔ میں تعاون کروں گا۔ مجھے مت مارو"...... روشن لال نے کہا۔

"کیا تمہیں معلوم ہے کہ اس لیبارٹری کا اصل راستہ کہاں ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ مجھے نہیں معلوم"...... روشن لال نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے۔ آؤ۔ تم ہمیں صرف اس غار تک لے چلو۔ اس کے بعد ہم تمہیں چھوڑ دیں گے"...... عمران نے کہا تو روشن لال نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ سب انتہائی احتیاط سے چلتے ہوئے اس پہاڑی کی طرف بڑھتے چلے گئے جس کی طرف روشن لال نے اشارہ کیا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی بے حد چوکنا تھے کیونکہ کسی بھی لمحے ان پر کسی بھی طرف سے فائرنگ ہو سکتی تھی لیکن اس وقت انہیں اطمینان ہوا جب وہ واقعی اس غار تک پہنچ گئے جہاں پہلے فائرنگ کے دوران داخل ہوئے تھے اور جہاں سے وہ لیبارٹری میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے تھے۔

" اسے ہاف آف کر دو"...... عمران نے غار میں داخل ہوتے ہوئے کہا تو تنویر یکلخت اس پر جھپٹ پڑا۔ دوسرے لمحے روشن لال کے حلق سے گھٹی گھٹی سی آواز نکلی اور تنویر کے بازوؤں میں ہی وہ ڈھیلا پڑ گیا۔

" گڈ شو تنویر۔ تم نے واقعی عقلمندی کا مظاہرہ کیا ہے ورنہ اگر تم اس کی کنپٹی پر ہک مارتے تو یہ چیخ اٹھتا اور اس خاموشی میں اس کی چیخ پوری پہاڑیوں میں سنائی دے جاتی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اتنا تو مجھے معلوم ہی ہے"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران مسکرا دیا۔

" عمران صاحب۔ ایک بار پھر وہی نظام ہمارے آڑے آئے گا۔

اس کا کیا کریں گے"...... صفدر نے کہا۔

" تم چلو تو سہی۔ وہاں جا کر سوچیں گے"...... عمران نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ کریک ویسے ہی موجود تھا اور چونکہ وہ دوسری بار اسے کراس کر رہے تھے اس لئے اب وہ اطمینان سے آگے بڑھتے چلے گئے۔ پھر وہ اس دیوار تک پہنچ گئے جس میں انہوں نے شگاف کیا تھا اور بعد میں اندر سے ایک الماری رکھ کر اسے بند کر دیا تھا۔ شگاف موجود تھا اور الماری بھی نیچے گری ہوئی تھی۔ شاید ان کی ہلاکت کی وجہ سے فوری طور پر اس شگاف کو بند کرنے کی ضرورت ہی نہ سمجھی گئی تھی اور ویسے بھی اس وقت رات تھی اس لئے ظاہر ہے کام دن کو ہی کیا جا سکتا تھا۔

" وہ دونوں وائرلیس چارجر بم اس کمرے میں رکھ کر انہیں آن کر دو۔ یہ بم اس قدر طاقتور ہیں کہ اس پوری لیبارٹری کو تباہ کر دیں گے"...... عمران نے صفدر سے کہا۔

" اوہ نہیں عمران صاحب۔ یہ اتنے طاقتور نہیں ہیں۔ زیادہ سے زیادہ یہ کمرہ اور اس سے ملحقہ دو تین کمرے ہی تباہ ہوں گے۔ پوری لیبارٹری تباہ نہیں ہو گی"...... صفدر نے کہا۔

" یہ بات تم اس لئے کر رہے ہو کہ ان کی پاور صرف ایک ہزار میگا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ان پر لکھا ہوا ہے"...... صفدر نے کہا۔

" اس ایک ہزار کے آگے ٹی ایف بھی لکھا ہوا ہے۔ اس کا مطلب

ہے کہ ان کی پاور ایک ہزار سے دس گنا زیادہ ہے۔ یہ اسلحے کی مخصوص پاور کو لکھنے کا خصوصی طریقہ ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اگر ایسا ہے تو پھر تو یہ پوری پہاڑی کو اڑا دیں گے۔ پھر یہ بم سپیشل ایجنسی کیوں ساتھ لے آئی تھی"...... صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

"ان کا خیال ہو گا کہ اگر ہم کسی پہاڑی میں مورچہ بندی کر لیں تو پھر اس پہاڑی کو ہی اڑا دیں گے۔ بہرحال جلدی کرو۔ کسی بھی لمحے ہمیں چیک کیا جا سکتا ہے اور جب وہ لاشیں غائب دیکھیں گے تو اس پورے علاقے میں بھونچال آ جائے گا"...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ اس شگاف کے دوسری طرف کمرے میں داخل ہو گیا۔ دونوں بم اس کے پاس تھے جبکہ عمران اور باقی ساتھی باہر ہی کھڑے رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد صفدر واپس آ گیا۔

"ان کا ڈی چارجر اٹھایا تھا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ میری جیب میں ہے"...... صفدر نے جواب دیا۔

"اوکے۔ اب نکل چلو یہاں سے۔ اب ہم نے صبح ہونے سے پہلے بہرحال ان پہاڑیوں سے باہر جانا ہے"...... عمران نے کہا اور تھوڑی دیر بعد وہ واپس اس غار کے دہانے پر پہنچ گئے۔ وہاں روشن لال بے ہوش پڑا ہوا تھا۔

"اسے اٹھا کر ساتھ لے چلو۔ راستے میں کہیں پھینک دیں گے

تاکہ کسی کو معلوم نہ ہو سکے کہ ہم یہاں آئے ہیں"...... عمران نے ہا تو نعمانی نے آگے بڑھ کر بے ہوش پڑے ہوئے روشن لال کو اٹھا ر کاندھے پر ڈال لیا اور پھر وہ سب غار سے نکل کر تیزی سے نیچے ترتے چلے گئے۔

"بس یہاں کسی چٹان کے پیچھے لٹا دو اسے"...... عمران نے کہا تو مانی نے روشن لال کو کاندھے سے اتار کر ایک چٹان کے پیچھے مین پر لٹایا اور پھر وہ آگے بڑھ گئے۔ ابھی وہ کچھ ہی آگے بڑھے ہوں ے کہ اچانک انہیں دور سے ایسی آوازیں سنائی دینے لگیں جیسے کچھ گ بھاگ دوڑ کر رہے ہوں۔

"اوہ۔ شاید ہمارے بارے میں کوئی اطلاع مل گئی ہے انہیں۔ دی کرو۔ ہم نے ہر صورت میں یہاں سے نکلنا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ساتھیوں کے قدم تیز ہوتے چلے ے اور تھوڑی دیر بعد انہیں یکلخت چٹانوں کی اوٹ میں ہونا پڑا کیونکہ انک انہیں اپنے سروں پر ہیلی کاپٹر کی آواز سنائی دی تھی۔ یہ آواز منے پہاڑی کی طرف سے آئی تھی اور پھر ان کے سروں کے اوپر سے تی ہوئی آگے بھاگل پور کی طرف بڑھتی چلی گئی اور جب یہ آواز دور کر کم ہو گئی تو عمران نے سب کو باہر آنے کا کہا اور ایک بار پھر وہ ب تیزی سے آگے بڑھتے چلے گئے۔

"یہ کس کا ہیلی کاپٹر ہو سکتا ہے عمران صاحب"...... صفدر نے

"کسی کا بھی ہو گا۔ اب اندھیرے میں کیسے اندازہ لگایا جا سکتا ہے"....... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب میرا خیال ہے کہ ہم ان کی چیکنگ رینج سے نیچے پہنچ گئے ہیں"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ اس لئے مزید تیز چلو"....... عمران نے کہا اور وہ سب جو پہلے چٹانوں کی اوٹ لے کر آگے بڑھ رہے تھے اب سیدھے ہو کر آگے بڑھنے لگے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ان پہاڑیوں کے دامن میں پہنچ گئے۔

"عمران صاحب۔ ان بموں کی رینج کتنی ہو گی"....... صفدر نے کہا۔

"فکر مت کرو۔ یہ بھاگل پور سے بھی ڈی چارج ہو سکتے ہیں"۔ عمران نے جواب دیا۔

"ایسا نہ ہو کہ وہ لوگ ہماری لاشیں نہ دیکھ کر وہاں پہنچیں اور بم ٹریس کر لئے جائیں"....... اچانک صدیقی نے کہا۔

"نہیں۔ وہ بم ٹریس نہیں ہو سکتے۔ میں نے انہیں ایک الماری کے پیچھے اس طرح رکھا ہے کہ جب تک الماری نہ اٹھائی جائے وہ ٹریس نہیں ہو سکتے اور نہ ہی نظر آ سکتے ہیں"....... صفدر نے کہا۔

"اسی خدشہ کے پیش نظر تو میں اس روشن لال کو وہاں سے اٹھوا لایا تھا کیونکہ اگر وہ وہاں پڑا انہیں نظر آ جاتا تو وہ سمجھ جاتے کہ ہم دوبارہ ادھر آئے ہیں۔ اب انہیں کسی طرح بھی معلوم نہ ہو سکے

ا"....... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر تقریباً صف گھنٹے بعد وہ کارٹو بستی کے قریب پہنچ گئے۔

"لو اب ہم ایک ڈینجر زون سے نکل آئے ہیں اور دوسرے ڈینجر ون میں داخل ہو رہے ہیں"....... عمران نے کہا۔

"وہ کیسے"....... صفدر نے کہا۔

"یہاں شاگل اپنے آدمیوں سمیت موجود ہو گا"....... عمران نے ہا۔

"لیکن اسے بھی یہ اطلاع مل چکی ہو گی کہ ہم ہلاک ہو چکے ہیں ں لئے وہ اب سویا پڑا ہو گا"....... صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار سکرا دیا۔

"بہرحال اب ہم نے یہاں سے جیپیں اڑانی ہیں ورنہ پیدل ہم یادہ سفر نہ کر سکیں گے"....... عمران نے کہا تو اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

شاگل بھاگل پور میں اپنے ہیڈ کوارٹر میں موجود تھا جبکہ راجندر بھی اس کے کمرے میں ہی بیٹھا ہوا تھا۔ وہ ابھی فوجی ہیلی کاپٹر سے یہاں پہنچے تھے۔ شاگل کے سامنے میز پر ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ اس نے اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر اس کا بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو۔ ہیلو۔ شاگل کالنگ کرنل راٹھور۔ اوور"...... شاگل نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

" یس۔ کرنل راٹھور بول رہا ہوں۔ اوور"...... چند لمحوں بعد کرنل راٹھور کی آواز سنائی دی۔

" وہ لاشیں مل گئی ہیں یا نہیں کرنل راٹھور۔ اوور"...... شاگل نے کہا۔

" نہیں۔ ہم نے تمام جگہ چھان ماری ہے۔ ایک غار میں ہمارے ایک آدمی کی لاش دستیاب ہوئی ہے جبکہ دوسرا آدمی غائب ہے۔

اس کے علاوہ اور کہیں سے بھی کچھ نہیں ملا۔ میری سمجھ میں اب تک یہ بات نہیں آرہی کہ یہ لاشیں کہاں جا سکتی ہیں۔ لازماً انہیں کوئی اٹھا کر لے گیا ہے۔ اوور"...... کرنل راٹھور کے لہجے میں غصے کا تاثر موجود تھا۔

" لیبارٹری کی کیا پوزیشن ہے۔ وہاں چیکنگ کرائی ہے۔ اوور"...... شاگل نے اس کی بات کو نظرانداز کرتے ہوئے کہا کیونکہ اس کی بات وہ بھی سمجھ گیا تھا کہ کرنل راٹھور پہلے کی طرح اس بات کا شک کر رہا ہے کہ اس کے آدمی اب لاشیں اٹھا کر لے گئے ہوں گے۔

" میں نے اس راستے کو بھی چیک کیا ہے جس راستے سے پہلے وہ لوگ وہاں پہنچے تھے۔ وہ راستہ خالی ہے۔ وہاں کوئی نہیں آیا۔ میں نے ڈاکٹر ہریش چند سے بھی بات کر لی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ لیبارٹری میں کوئی نہیں آیا اور نہ ہی کوئی آسکتا ہے۔ وہ ہر طرح الرٹ ہیں اس لئے میں اندر تو بہرحال نہیں گیا۔ اوور"...... کرنل راٹھور نے کہا۔

" کرنل راٹھور۔ جنہیں تم لاشیں کہہ رہے ہو وہ لاشیں نہیں تھیں۔ عمران اور اس کے ساتھی زندہ تھے ورنہ یہ حقیقت ہے کہ لاشیں خود کہیں نہیں جا سکتیں اور اگر تمہارا شک مجھ پر ہے تو بے شک تم مجھ سے حلف لے لو اور مجھے اس کی ضرورت ہی نہ تھی۔ یہ لوگ لازماً فراڈ کر رہے تھے اور اب وہ انہی پہاڑیوں میں چھپے ہوئے

ہوں گے۔ تم ساری پہاڑیوں کو چیک کراؤ۔ اوور"...... شاگل نے کہا۔

" میں نے چیکنگ کرا لی ہے۔ وہ کہیں بھی نہیں ہیں۔ اوور"۔ کرنل راٹھور نے کہا۔

" اب کیا کہا جا سکتا ہے۔ بہرحال لیبارٹری کا خیال رکھنا۔ میں یہاں چیکنگ کرتا رہوں گا۔ اوور اینڈ آل"...... شاگل نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" ویسے باس۔ مجھے خود یقین نہیں آ رہا کہ لاشیں کیسے غائب ہو سکتی ہیں۔ اگر وہ لوگ زندہ ہوتے تو لازماً وہ لیبارٹری میں جاتے"۔ راجندر نے کہا۔

"یہی بات مجھے بھی حیرت زدہ کر رہی ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے لیبارٹری کا رخ نہیں کیا حالانکہ عمران ایسا آدمی ہے جو اگر مر بھی جائے تب بھی اس کی لاش مشن کی طرف بڑھتی رہے گی۔ ابھی تھوڑی دیر بعد صبح ہو جائے گی اور صبح کو وہ لامحالہ چیک ہو کر مارے جائیں گے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ اس دوران کارٹو بستی پہنچ جائیں لیکن پھر بھی انہیں اپنا مشن تو مکمل کرنا ہے۔ پھر وہ کہاں گئے"۔ شاگل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" باس۔ اگر یہ واقعی زندہ ہیں تو لازماً یہ وہاں سے نکل کر یہاں آئیں گے اس لئے ہمیں ان کے خلاف یہاں پکٹنگ کر لینی چاہئے"۔ راجندر نے کہا۔

" اس وقت کیسے یہاں پکٹنگ ہو سکتی ہے۔ صبح کو ہی ہو گی"۔ شاگل نے کہا تو راجندر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" کرنل راٹھور صاحب نے براہ راست ہم پر الزام لگا دیا ہے۔ اب وہ یقیناً یہ بات پرائم منسٹر صاحب اور صدر صاحب سے بھی کریں گے"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد راجندر نے کہا تو شاگل بے اختیار چونک پڑا۔

" اوہ ہاں۔ لیکن اب کیا کیا جائے"...... شاگل نے کہا۔

" آپ پہلے صدر صاحب سے بات کر لیں"...... راجندر نے کہا۔

" اس وقت صدر صاحب کہاں مل سکتے ہیں۔ دن کو کروں گا بات"...... شاگل نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی راجندر بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

" میں اب آرام کرنا چاہتا ہوں اور سنو۔ صبح کسی پکٹنگ کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم نے واپس چلے جانا ہے۔ اب کرنل راٹھور جانے اور عمران اور اس کے ساتھی"...... شاگل نے کہا۔

" اوہ۔ وہ کیوں باس"...... راجندر نے حیران ہو کر کہا۔

" اب اگر ہم نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک بھی کر دیا تب بھی ہم پر الزام آئے گا کہ ہم نے خود انہیں ہلاک نہیں کیا بلکہ ہم ان کی لاشیں چرا لائے ہیں اس لئے اب ہم نے کچھ نہیں کرنا"...... شاگل نے کہا۔

" ٹھیک ہے باس۔ آپ واقعی بے حد سمجھ دار ہیں۔ اس قدر گہری

بات آپ ہی سمجھ سکتے ہیں"...... راجندر نے کہا تو شاگل کا ستا ہوا چہرہ اس کی بات سن کر بے اختیار کھل اٹھا۔ پھر شاگل اس آفس والے کمرے سے نکل کر اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جدھر وہ آرام کرتا تھا۔ ویسے وہ بستر پر لیٹ کر مسلسل یہی بات سوچ رہا تھا کہ آخر یہ لوگ کہاں گئے ہوں گے اور عمران نے مشن کیوں مکمل نہیں کیا۔ یہی سوچتے سوچتے نجانے کس وقت اسے نیند آ گئی کہ اچانک کسی نے اسے جھنجھوڑ کر جگا دیا تو شاگل ہڑبڑاتے ہوئے انداز میں اٹھ بیٹھا۔ اس نے سامنے راجندر موجود تھا۔

"بب۔ بب۔ باس۔ لیبارٹری تباہ ہو گئی ہے اور ہمارا فوجی ہیلی کاپٹر بھی غائب ہے"...... راجندر نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا تو شاگل بے اختیار اچھل کر بستر سے نیچے اتر آیا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو"...... شاگل کی حالت دیکھنے والی تھی۔

"باس آئیں باہر۔ سرگام پہاڑیوں پر خوفناک تباہی ہوئی ہے۔ میری آنکھ دھماکے سے کھل گئی اور باہر ہمارا فوجی ہیلی کاپٹر بھی غائب ہے"...... راجندر نے کہا تو شاگل دوڑتا ہوا باہر آیا۔ وہاں واقعی احاطے میں ہیلی کاپٹر موجود نہ تھا۔

"ادھر چھت پر آ جائیں باس۔ وہاں سے پہاڑیاں نظر آتی ہیں"...... راجندر نے سیڑھیوں کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور تھوڑی دیر بعد شاگل چھت پر پہنچ گیا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہونٹ بھینچ گئے کیونکہ دور نظر آنے والی سرگام پہاڑیوں پر گرد و غبار کے

بادل سے اٹھتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ چونکہ دن کافی نکل آیا تھا اس لئے سب کچھ شاگل کو صاف نظر آ رہا تھا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ وہ کرنل راٹھور تو کہہ رہا تھا کہ لیبارٹری محفوظ ہے۔ پھر یہ سب کیسے ہو گیا"...... شاگل نے کہا۔

"اب کیا کہا جا سکتا ہے باس۔ ویسے اس سے ہم پر الزام ختم ہو گیا ہے"...... راجندر نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیسے"...... شاگل نے چونک کر کہا۔

"اگر پاکیشیائی ایجنٹ بقول کرنل راٹھور کے لاشیں تھیں اور ہم نے ان لاشوں کو اٹھا لیا ہے تو اب اس لیبارٹری کو کس نے تباہ کیا ہے۔ کیا ان لاشوں نے"...... راجندر نے کہا تو شاگل کا چہرہ یکلخت کھل اٹھا۔

"ویری گڈ۔ تم واقعی بے حد ذہین آدمی ہو۔ ویری گڈ۔ مجھے فخر ہے کہ تم میرے نمبر ٹو ہو"...... شاگل نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جناب مجھے یہ اعزاز حاصل ہے کہ میں آپ کا نمبر ٹو ہوں"۔ راجندر نے کہا۔

"آؤ اب معلوم کریں کہ کرنل راٹھور بچ گیا ہے یا نہیں اور صدر صاحب سے بھی بات کی جائے"...... شاگل نے کہا اور پھر وہ تیزی سے چھت سے نیچے اتر آیا۔ راجندر بھی اس کے پیچھے تھا۔

"باس۔ ٹرانسمیٹر سے کال آ رہی ہے"...... راجندر نے کہا تو

شاگل نے اثبات میں سر ہلایا اور تیزی سے دوڑتا ہوا آفس کی طرف بڑھ گیا اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو ۔ ہیلو ۔ کرنل راٹھور کالنگ ۔ اوور "...... ٹرانسمیٹر سے کرنل راٹھور کی متوحش سی آواز سنائی دے رہی تھی۔

" یس ۔ شاگل بول رہا ہوں کرنل راٹھور۔ یہ پہاڑیوں پر خوفناک دھماکے کی آواز سنی گئی ہے۔ کیا ہوا ہے وہاں۔ اوور"۔ شاگل نے کہا۔

" یہی بتانے کے لئے میں نے آپ کو کال کیا ہے۔ اچانک خوفناک دھماکے سے لیبارٹری تباہ ہو گئی ہے۔ کیپٹن شیام اور اس کے آٹھ آدمی جو لیبارٹری کے راستے پر موجود تھے ہلاک ہو گئے ہیں۔ لیبارٹری مکمل طور پر تباہ ہو گئی ہے۔ نجانے یہ سب کیا ہوا ہے۔ یہ سب لاشوں نے کیسے کر لیا۔ اوور"...... کرنل راٹھور کی آواز بتا رہی تھی کہ اس کی ذہنی حالت درست نہیں ہے۔

" کرنل راٹھور۔ عمران ایسے ڈرامے اکثر کرتا رہتا ہے۔ آپ کا واسطہ پہلی بار اس سے پڑا ہے اس لئے آپ اس ڈرامے کے چکر میں آ گئے ۔ بہرحال آپ پریشان نہ ہوں صدر صاحب بھی جانتے ہیں اور پرائم منسٹر صاحب بھی کہ عمران کس ٹائپ کا شیطان ہے۔ وہ آپ کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کریں گے۔ اوور"...... شاگل نے کہا۔

" اوہ ۔ اسی لئے میں نے آپ کو کال کیا ہے چیف شاگل کہ پرائم منسٹر صاحب اب لازماً میرا کورٹ مارشل کریں گے ۔ آپ پلیز میری حمایت کریں ۔ اوور"...... کرنل راٹھور نے انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا۔

" آپ بے فکر رہیں ۔ میں آپ کی مکمل حمایت کروں گا۔ اوور"۔ شاگل نے کہا۔

" بے حد شکریہ ۔ اوور اینڈ آل "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو شاگل نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" باس ۔ اب ہمارے اس فوجی ہیلی کاپٹر کا کیا ہو گا"...... اچانک راجندر نے کہا تو شاگل بے اختیار اچھل پڑا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ واقعی اسے تو میں بھول ہی گیا تھا۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ شیطان یہاں آیا اور ہیلی کاپٹر اڑا کر لے گیا۔ ویری بیڈ ۔ اب مجھے اس کا جواب دینا پڑے گا۔ اب کیا کریں"...... شاگل نے کرنل راٹھور کی طرح پریشان ہوتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ٹرانسمیٹر سے ایک بار پھر سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی تو شاگل اور راجندر دونوں بے اختیار چونک پڑے ۔ شاگل نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

" ہیلو ۔ ہیلو ۔ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) کالنگ ۔ اوور"...... عمران کی شگفتہ اور چہکتی ہوئی مخصوص آواز سنائی دی تو شاگل اور راجندر دونوں کے چہروں پر سنسنی کے تاثرات پھیلتے چلے گئے ۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ناپال کی سرحد کے اندر ایک چھوٹے سے شہر کے ایک ہوٹل میں موجود تھا۔ فوجی ہیلی کاپٹر انہوں نے سرحد سے پہلے ہی اتار دیا تھا کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ کافرستانی فوج کے ہیلی کاپٹر پر اگر انہوں نے سرحد کراس کی تو ناپالی فوج کے کسی نہ کسی اڈے سے ان پر میزائل فائر ہو سکتا ہے اس لئے انہوں نے ہیلی کاپٹر کو اتار دیا اور پھر وہ سب پیدل چلتے ہوئے سرحد کراس کر کے اس چھوٹے سے شہر میں پہنچ گئے۔ یہاں ایک سرائے نما ہوٹل تھا اور وہ سب اس وقت اس ہوٹل کے ایک کمرے میں موجود تھے۔ انہوں نے کارٹو بستی کے ایک آرمی اڈے میں موجود افراد کو بے ہوش کر کے وہاں سے ایک بڑی جیپ اڑا لی تھی اور پھر اس جیپ میں جب وہ بھاگل پور میں اس جگہ پہنچے جہاں سے وہ پہلے نکل کر گئے تھے جہاں شاگل اور اس کا اسسٹنٹ راجندر موجود تھا تو انہیں وہاں

باہر ایک فوجی ہیلی کاپٹر کھڑا نظر آ گیا۔ چنانچہ انہوں نے جیپ وہیں ایک طرف چھوڑی اور پھر اس فوجی ہیلی کاپٹر میں سوار ہو کر وہ ناپال کی سرحد کی طرف آ گئے تھے۔ البتہ ہیلی کاپٹر فضا میں اونچا ہوتے ہی عمران کے کہنے پر صفدر نے وائرلیس ڈی چارجر کی مدد سے لیبارٹری کے اندر رکھے ہوئے دونوں بم فائر کر دیئے اور دور سرگام پہاڑیوں میں سے اٹھنے والے گرد و غبار کے بادل انہوں نے دیکھ لئے تھے اس لئے وہ سب مطمئن ہو گئے تھے کہ آخر کار انہوں نے اپنا مشن مکمل کر لیا ہے۔

"عمران صاحب۔ گولیاں ہمارے جسموں میں کیوں نہیں گھس سکیں اور وہ روشن لال ہمیں لاشیں کیوں کہہ رہا تھا۔ یہ کیا اسرار ہے"...... اچانک صفدر نے کہا تو سب چونک پڑے۔

"اللہ تعالیٰ کا حکم ایسا ہو گا اور کیا کہا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ تو ہو گا لیکن اس کی سائنسی توجیہہ کیا ہو سکتی ہے"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے اس پر بے حد سوچا ہے صفدر۔ میرا خیال ہے کہ ہم پر جو ریز پہلے فائر ہوئیں ان کا یہ کرشمہ تھا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"لیکن وہ تو بے حس کرنے والی ریز تھیں۔ ایسی ریز سے گولیاں کیسے رک سکتی ہیں اور ہم لاشوں میں کیسے تبدیل نہیں ہو سکتے"۔ صفدر نے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ عمران کو بھی اس کی کوئی توجیہہ سمجھ میں نہیں آ رہی اس لئے یہ وہاں بھی بات ٹال گیا تھا اور اب بھی خاموش بیٹھا ہوا ہے"...... جولیا نے کہا۔

" میں تو اس لئے خاموش ہوں کہ لال بجھکڑ پہلے اپنی اپنی توجیہات بتا دیں۔ پھر میں بات کروں گا"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" چلیں۔ آپ نیلے بجھکڑ بن جائیں"...... نعمانی نے کہا تو سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

" یہ تو ملٹی کلر بجھکڑ ہے"...... جولیا نے کہا تو کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔ جولیا کی بات پر عمران بھی ہنس پڑا تھا۔

" اصل بات تو واقعی یہی ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو گئی ہے۔ اسے ہماری زندگی بچانا مقصود تھی اس لئے ہم بچ گئے لیکن جہاں تک سائنسی توجیہہ کا تعلق ہے تو پہلے ہم پر بے ہوش کر دینے والی مخصوص گیس اندر فائر کی گئی۔ اس کے اثرات ابھی وہاں موجود تھے کہ ہم پر بے حس کر دینے والی ریز فائر ہو گئیں۔ ان دونوں کے ملنے سے جو کیمیائی تبدیلی آئی اس کی وجہ سے ہمارے گرد شعاعی جال سا پھیلتا چلا گیا اور گولیاں صرف زخم لگا سکیں۔ ان میں اتنی فورس نہ رہی کہ وہ جسم کے اندر گھس جاتیں۔ لیکن بہرحال زخموں کی وجہ سے کسی نہ کسی حد تک بارود اندر جا کر ہمارے خون میں شامل ہو گیا جس کے نتیجے میں ہماری حالت لاشوں جیسی ہو گئی۔ اس کے

علاوہ اور کوئی توجیہہ نہیں ہو سکتی"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے تو عمران نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

" ہیلو۔ ہیلو۔ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) کالنگ۔ اوور"...... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

" یس۔ شاگل اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... تھوڑی دیر بعد ہی ٹرانسمیٹر سے شاگل کی آواز سنائی دی۔

" مبارک ہو شاگل۔ کرنل راٹھور اپنے پہلے مشن میں ناکام ہو گیا ہے۔ اب تو پرائم منسٹر صاحب اسے تم پر ترجیح نہیں دیں گے۔ اوور"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس کے ساتھی بھی اس کی بات سن کر بے اختیار مسکرا دیئے۔

" شٹ اپ۔ تم مجھے مبارک باد دے رہے ہو۔ میرے ملک کی اس قدر اہم لیبارٹری تباہ کرنے کے بعد مجھے مبارک باد دے رہے ہو تم۔ مجھ سے بچ کر نہ جا سکو گے۔ میں تمہارا تعاقب دنیا کے آخری کنارے تک کروں گا۔ اوور"...... شاگل نے یکلخت انتہائی غصیلے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسے تھا جیسے وہ عمران کی بات سن کر یکلخت غصے کی شدت سے بے قابو ہو گیا ہو۔

" ارے۔ ارے۔ اتنا غصہ دکھانے کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ کال کسی طرح بھی کیچ نہ ہو سکے گی اور نہ ہی سنی جا سکتی ہے اس لئے نارمل رہو۔ ویسے کافرستان کے صدر اور پرائم منسٹر تمہاری حب

الوطنی سے پوری طرح مطمئن ہیں۔ اوور"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں غصہ نہیں دکھا رہا بلکہ سچ کہہ رہا ہوں۔ تم نے اس بار کافرستان کو شدید نقصان پہنچایا ہے اور اب یہ بات ناقابل برداشت ہو گئی ہے۔ پرائم منسٹر صاحب نے میرے ہاتھ باندھ دیئے تھے۔ اگر مجھے سرگام پہاڑیوں پر تمہارے خلاف کام کرنے کی اجازت دے دی جاتی تو تم کسی طرح بھی لاشوں کا ڈرامہ نہ کر سکتے تھے۔ اوور"۔ شاگل نے کہا۔ اس بار اس کا لہجہ نرم تھا۔

"وہ ہماری طرف سے قطعی کوئی ڈرامہ نہیں تھا۔ البتہ اللہ تعالیٰ نے خصوصی رحمت کر دی اور ہمیں نئی زندگی مل گئی کیونکہ ہم حق پر تھے۔ تم اور تمہارے ملک کے سائنس دان سب چور ہیں۔ تم لوگوں نے ہمارے آئیڈیئے کو چرانے کی کوشش کی جس کے نتیجے میں تمہارا یہ حشر ہوا ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تم لاشوں میں تبدیل ہو جاؤ اور پھر زندہ بھی ہو جاؤ۔ کیا تم مجھے احمق سمجھتے ہو۔ اوور"۔ شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میرے سمجھنے سمجھانے سے کیا ہوتا ہے۔ جو جیسا ہوتا ہے ویسے ہی رہتا ہے۔ بہرحال یہ باتیں تمہارے یا کرنل راٹھور کے سمجھنے کی نہیں ہیں کیونکہ تم نے میری طرح اپنی زندگی کے بہترین سال سائنس پڑھنے میں نہیں گزارے بلکہ لڑکیوں سے معاشقہ کرتے رہے

اس کا نتیجہ اب بھگتو۔ ویسے تمہیں مختصر طور پر یہ بتا دیتا ہوں کیونکہ مجھے یقین ہے کہ صدر اور پرائم منسٹر کی خصوصی میٹنگ میں یہ مسئلہ ضرور ڈسکس ہو گا کہ لاشیں کیسے زندہ ہو سکتی ہیں تو تم انہیں بتا دینا کہ ہم پر پہلے وہاں بے ہوش کرنے والی ایک خصوصی گیس فائر کی گئی تھی جس کے اثرات موجود رہے۔ پھر ہم پر بے حس کرنے والی ٹی ایس ٹی ریز فائر ہوئیں۔ ان ریز اور پہلے سے موجود بے ہوش کر دینے والی گیس کے اثرات نے مل کر ہمارے جسموں کے گرد ایسا شعاعی جال بنا دیا کہ گولیاں صرف ہمارے جسموں پر زخم ڈال سکیں۔ ان میں اتنی طاقت نہ رہی کہ وہ جسم کے اندر جا سکتیں اور چونکہ یہ زخم بہرحال مشین پسٹل کی گولیوں کے تھے اس لئے بارود ان راستوں کے ذریعے خون میں شامل ہو گیا اور چونکہ یہ بارود ان ریز سے گزر کر خون میں داخل ہوا تھا اس لئے ان ریز کے اثرات بھی شامل ہو گئے اور ہم بے ہوش ہو گئے۔ اب یہ حماقت کرنل راٹھور کی تھی کہ اس نے واقعی ہمیں لاشیں سمجھ کر علیحدہ غار میں ڈلوا دیا تھا۔ اوور"...... عمران نے مزے لے لے کر تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ ہر بار تم ہی کیوں بچ جاتے ہو۔ تم لاش میں بھی تبدیل ہو جاؤ تب بھی زندہ ہو جاتے ہو۔ یہ ساری سائنسی شعاعیں کیا تمہاری حفاظت کے لئے ایجاد کی جاتی ہیں۔ اوور"...... شاگل نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"جو حق پر ہوتا ہے اس کا ساتھ قدرت بھی دیتی ہے۔ سمجھے۔ بہرحال میں نے تمہیں کال اس لئے کیا ہے تاکہ تم سے یہ پوچھ سکوں کہ کرنل راٹھور زندہ بچ گیا ہے یا نہیں۔ ویسے یہ بات بھی بتا دوں کہ میں اس وقت ناپال میں موجود ہوں اس لئے مجھے تلاش کرنے کی ضرورت نہیں۔ البتہ یہ بات ہمیشہ یاد رکھنا کہ دو بار تم میرے ٹارگٹ پر آئے تھے۔ ایک بار اس وقت جب تم نے ہمیں بے ہوش کر کے اپنے ہیڈ کوارٹر میں رکھا تھا۔ اس وقت تم وہیں موجود تھے اور تمہارا اسسٹنٹ راجندر سویا ہوا تھا اور دوسری بار اب جبکہ ہم نے باہر احاطے سے فوجی ہیلی کاپٹر اڑایا تھا اس وقت بھی تمہارے اس ہیڈ کوارٹر کو میزائلوں سے اڑایا جا سکتا تھا لیکن یار زندہ صحبت باقی اور یہ بھی بتا دوں کہ تمہارا وہ فوجی ہیلی کاپٹر ناپال کی سرحد کے قریب جنگل میں موجود ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"کرنل راٹھور زندہ ہے۔ البتہ اس کا اسسٹنٹ کیپٹن شیام ہلاک ہو گیا ہے۔ دوسری بات یہ بتا دوں کہ میں چاہتا تو تم سب کا خاتمہ کر دیتا لیکن میں نے جان بوجھ کر تمہیں زندہ رکھا۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اب آپ کرنل راٹھور کو کال کریں گے"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ اس سے ابھی تو اتنی ہیلو ہیلو نہیں ہے جتنی شاگل سے ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"لطف تو اس وقت آتا ہے جب عمران کافرستان کے صدر یا پرائم منسٹر کو دھمکیاں دیتا ہے اور وہ ملک کے صدر اور پرائم منسٹر ہونے کے باوجود اس کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"انہیں معلوم ہوتا ہے کہ چوہا دم پر ناچ رہا ہے"...... تنویر نے یکلخت کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے اور پھر کمرہ قہقہوں سے گونج اٹھا کیونکہ تنویر کی بات سب سمجھ گئے تھے کہ اس نے عمران کی اہمیت کو سیکرٹ سروس سے مشروط کر دیا ہے کہ عمران کی اہمیت اس لئے ہے کہ اس کے پیچھے سیکرٹ سروس ہے ورنہ اس کی کوئی اہمیت نہیں۔

"دم کافی لمبی ہے"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو سب ایک بار پھر بے اختیار ہنس پڑے اور عمران نے ٹرانسمیٹر پر کسی کی فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ علی عمران کالنگ۔ اوور"...... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ ناٹران اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ناٹران کی آواز سنائی دی۔

"ناٹران۔ ہم نے کافرستان کی سرگام پہاڑیوں میں واقع لیبارٹری کے خلاف مشن مکمل کر لیا ہے۔ یقیناً اس سلسلے میں صدر یا پرائم منسٹر خصوصی میٹنگ کال کریں گے۔ مجھے اس میٹنگ کی ٹیپ

چاہیئے تاکہ رپورٹ دی جا سکے کہ کافرستان کا رد عمل کیا ہو گا اور دوسری بات یہ کہ تم نے مجھے اس میٹنگ کے وقت کے بارے میں بھی بتانا ہے تاکہ میں کافرستان کے صدر یا پرائم منسٹر سے بات کر سکوں کیونکہ یہ لوگ یقیناً انتہائی غصے میں ہوں گے اور ایسا نہ ہو کہ وہ اس غصے میں پاکیشیا کے خلاف کوئی انتقامی اقدام شروع کر دیں۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے عمران صاحب۔ لیکن آپ کہاں سے کال کر رہے ہیں۔ اوور"...... ناٹران نے کہا۔

" ناپال سے۔ اوور"...... عمران نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے۔ میں آپ کو ٹرانسمیٹر کال کروں گا۔ میں ابھی تمام انتظامات کرتا ہوں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" تم کافرستان کے صدر سے کیا بات کرنا چاہتے ہو"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں صرف یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کیا ہمارا مشن مکمل ہوا ہے یا نہیں"...... عمران نے جواب دیا تو سب بے اختیار اچھل پڑے۔

" کیا مطلب۔ یہ کیا کہہ رہے ہو۔ لیبارٹری تباہ ہو گئی ہے اور تم کہہ رہے ہو کہ مشن مکمل ہوا ہے یا نہیں"...... جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اصل آدمی ڈاکٹر ہریش چند تھا۔ اگر وہ لیبارٹری کے ساتھ ہلاک ہو گیا ہے تو سمجھو کہ ہمارا مشن مکمل ہو گیا ہے کیونکہ ڈاکٹر ہریش چند کے علاوہ اور کوئی سائنس دان ایسا نہیں ہے جو اس مواصلاتی سیارے پر کام کر سکے اور اگر وہ ہلاک نہیں ہوا اور صرف لیبارٹری تباہ ہوئی ہے تو یہ سمجھو کہ مشن ناکام رہا ہے کیونکہ لیبارٹری تو دوبارہ بھی بنائی جا سکتی ہے۔ کسی ملک کے لئے یہ کوئی مسئلہ نہیں ہوتا اور مجھے یہ معلوم نہیں کہ ڈاکٹر ہریش چند لیبارٹری میں موجود تھا یا نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ لیبارٹری کے اندر موجود نہ ہو اور کافرستان گیا ہوا ہو یا کوئی اور مسئلہ ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو سب کے چہروں پر یکلخت انتہائی سنجیدگی کے تاثرات پھیلتے چلے گئے کیونکہ عمران کی بات میں واقعی بے پناہ وزن تھا۔

" آپ نے شاگل سے پوچھ لینا تھا"...... صفدر نے کہا۔

" شاگل کو اس کا علم نہیں ہو سکتا"...... عمران نے کہا۔

" تو آپ اس سے اس کرنل راٹھور کی فریکونسی معلوم کر کے اس سے معلوم کر لیتے"...... صفدر نے ایک بار پھر کہا۔

" پہلے میں نے بھی یہی سوچا تھا لیکن پھر میں نے اس لئے ارادہ بدل دیا کہ وہاں کی جو پوزیشن ہم نے دیکھی ہے اس کے مطابق کرنل راٹھور کا لیبارٹری سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہ تھا اس لئے اسے بھی معلوم نہ ہو گا کہ جس وقت لیبارٹری تباہ ہوئی وہاں کون کون تھا"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"تو اب ناٹران کی کال کا انتظار کیا جائے گا"...... جولیا نے کہا۔

"چیف کو اطلاع مل چکی ہو گی اس لئے اسے کال کرنا حماقت کے سوا اور کچھ نہیں"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار اچھل پڑے۔

"اوہ۔ آپ کا مطلب ہے کہ یہ اطلاع جیسے ہی کافرستان دارالحکومت پہنچے گی چیف کے وہاں موجود مخبر اسے اطلاع دے چکے ہوں گے"...... صفدر نے کہا۔

"ارے پہلے اکیلا کیپٹن شکیل تھا اب تم بھی اس جیسے ہوتے جا رہے ہو۔ اس کا مطلب ہے کہ جولیا کو اب کسی اور کی دم پر ناچنا ہو گا"...... عمران نے کہا تو سب اس کی بات کا مطلب سمجھ کر بے اختیار ہنس پڑے۔

کافرستان کے پریذیڈنٹ ہاؤس کے خصوصی میٹنگ ہال میں اس وقت شاگل اور کرنل راٹھور دونوں موجود تھے۔ کرنل راٹھور کا چہرہ لٹکا ہوا تھا۔ اس کی چمکتی ہوئی آنکھیں بجھ سی گئی تھیں۔ اسے دیکھ کر یوں محسوس ہوتا تھا جیسے وہ سالوں سے بیمار ہو۔

"کرنل راٹھور۔ تمہاری کیا حالت ہو رہی ہے۔ تم اپنے آپ کو سنبھالو"...... شاگل نے اس سے ہمدردی جتاتے ہوئے کہا۔

"شکریہ چیف شاگل۔ میں ٹھیک ہوں"...... کرنل راٹھور نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ہال کا مخصوص دروازہ کھلا اور کافرستان کے صدر صاحب اندر داخل ہوئے۔ ان کے پیچھے پرائم منسٹر تھے۔ ان دونوں کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے۔ ان کے اندر داخل ہوتے ہی کرنل راٹھور اور شاگل دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔ کرنل راٹھور نے باقاعدہ سیلوٹ کیا جبکہ شاگل نے مخصوص انداز

میں سلام کیا۔

"بیٹھیں"....... صدر نے انتہائی خشک لہجے میں کہا اور خود بھی اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گئے۔ ان کے ساتھ پرائم منسٹر بھی بیٹھ گئے اور ان دونوں کے بیٹھتے ہی کرنل راٹھور اور چیف شاگل بھی اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"کرنل راٹھور۔ ہمیں آپ سے بے حد امیدیں تھیں لیکن ہمیں افسوس ہے کہ آپ کی کارکردگی زیرو رہی اس لئے کیوں نہ آپ کے خلاف کورٹ مارشل کا حکم دے دیا جائے"....... صدر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں اپنی ناکامی کا اعتراف کرتا ہوں جناب اور مجھے ہر سزا قبول ہے لیکن میری درخواست ہے کہ اس سارے سلسلے کی باقاعدہ انکوائری کرائی جائے۔ اس کے بعد جس کا قصور ثابت ہو اسے سزا دی جائے"....... کرنل راٹھور نے کہا تو صدر اور پرائم منسٹر کے ساتھ ساتھ شاگل بھی کرنل راٹھور کی بات سن کر چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔ کھل کر بات کریں"۔ صدر نے کہا۔

"جناب۔ میں نے پاکیشیائی ایجنٹوں کو گرفتار کر لیا تھا۔ پھر اچانک ہم سب بے ہوش ہو گئے۔ پوری سرگام پہاڑیوں پر پھیلے ہوئے ہمارے آدمی بے ہوش ہو گئے اور جب ہمیں ہوش آیا تو پاکیشیائی ایجنٹ جو یقیناً ہمارے ساتھ ہی بے ہوش ہوئے تھے

غائب ہو چکے تھے۔ اس کے بعد اچانک یہ لوگ جناب شاگل کے سرکاری ہیلی کاپٹر پر سرگام پہاڑیوں پر پہنچے۔ ہم نے ان پر فائر کھول دیا اور وہ اتفاقاً اس غار میں داخل ہو گئے جہاں سے راستہ لیبارٹری تک جاتا تھا لیکن لیبارٹری کی دیوار نے یہ راستہ بند کر دیا تھا۔ انہوں نے لیبارٹری کی دیوار کو بم مار کر توڑا اور اندر چلے گئے جہاں ماسٹر کمپیوٹر نے ان پر ریز فائر کیں اور وہ سب بے حس و حرکت ہو گئے۔ میرے اسسٹنٹ نے ان کا تعاقب کیا اور وہ وہاں تک پہنچ گیا۔ اس نے مشین پسٹل سے ان سب کو اسی بے حسی کی حالت میں گولیوں سے چھلنی کر ڈالا اور پھر ان کی لاشیں وہاں سے اٹھوا کر لائی گئیں۔ میں نے خود دیکھا کہ وہ لاشیں ہی تھیں لیکن پھر جناب چیف شاگل صاحب اپنے اسسٹنٹ کے ساتھ وہاں تشریف لائے۔ اس کے بعد وہ لاشیں اچانک غائب ہو گئیں۔ ہم نے انہیں ہر جگہ تلاش کیا لیکن وہ لاشیں نہ ملیں۔ البتہ ایک غار میں موجود ہمارے دو آدمیوں میں سے ایک کی لاش ایک غار میں ملی جبکہ دوسرے آدمی کی لاش پہاڑی چٹانوں کے اندر پڑی ہوئی ملی۔ جناب شاگل اپنے اسسٹنٹ کے ساتھ فوجی ہیلی کاپٹر میں واپس چلے گئے۔ میں نے لیبارٹری کے گرد اپنے آدمی تعینات کر دیئے اور لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر ہریش چند کو بھی الرٹ کر دیا۔ ہم ان لاشوں کو تلاش کرتے رہے کہ اچانک خوفناک دھماکہ ہوا اور لیبارٹری مکمل طور پر تباہ ہو گئی۔ وہاں موجود میرا اسسٹنٹ اور اس کے تمام ساتھی ہلاک ہو گئے۔ اس کے

علاوہ پتھروں کی وجہ سے ہمارے بارہ افراد ہلاک اور زخمی ہو گئے لیکن
باوجود انتہائی کوشش کے نہ وہ پاکیشیائی ایجنٹ نظر آئے اور نہ ہی
اس بات کا سراغ مل سکا کہ لیبارٹری کیسے تباہ ہوئی اور کس نے تباہ
کی کیونکہ جب ان ایجنٹوں کو ریز کی وجہ سے بے حس و حرکت کیا گیا
تھا تو وہ لیبارٹری میں داخل نہ ہوئے تھے۔ اس کے بعد بھی وہ اس
کمرے تک بھی نہیں پہنچے ورنہ وہاں موجود ماسٹر کمپیوٹر دوبارہ انہیں
پہلے کی طرح بے حس کر دیتا لیکن اس کے باوجود لیبارٹری تباہ ہو گئی
اور جناب شاگل صاحب جس فوجی ہیلی کاپٹر پر سرگام پہاڑیوں پر آئے
تھے وہ ہیلی کاپٹر ناپال کی سرحد کے قریب سے ملا ہے اور جناب اس
علاقے میں موجود ایئر سپاٹ کے ٹرانسمیٹر کیچر نے ایک کال کیچ کی ہے
جو عمران نے کی ہے اور جناب شاگل نے وصول کی ہے۔ کال کیچ
ضرور ہوئی لیکن شاید وہ ٹرانسمیٹر کسی خصوصی ساخت کا تھا کہ اس
کے الفاظ سمجھ نہیں آسکے اور البتہ عمران اور شاگل دو نام ہی سامنے
آئے ہیں۔ ان حالات میں میری درخواست ہے کہ یہ معاملہ انتہائی
الجھ گیا ہے۔ اس کی مکمل انکوائری ہونی چاہئے اور اگر اس انکوائری
میں میرا یا میری ایجنسی کے کسی بھی آدمی کا قصور ثابت ہو جائے تو
میں یہ سزا بھگتنے کے لئے تیار ہوں"...... کرنل راٹھور نے انتہائی
پرجوش لہجے میں مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"کرنل راٹھور۔ باقی باتیں تو بعد میں ہوں گی پہلے یہ بتائیں کہ
کیا آپ نے واقعی ان ایجنٹوں کو چیک کیا تھا۔ وہ لاشیں تھیں"۔

پرائم منسٹر نے کہا۔

"یس سر۔ وہ سو فیصد لاشیں تھیں۔ میں نے خود چیک کیا
تھا"...... کرنل راٹھور نے جواب دیا۔

"پھر یہ لاشیں کیسے زندہ ہو گئیں اور انہوں نے لیبارٹری کیسے
تباہ کر دی"...... صدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ لاشیں نہ زندہ ہو سکتی ہیں اور نہ ہی لیبارٹری تباہ ہو
سکتی ہے۔ یہ کوئی اور پراسرار چکر ہے"...... کرنل راٹھور نے کہا۔

"ادھر آپ یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ کال کیچ ہوئی ہے جو عمران کی
ہے تو کیا ان لاشوں میں عمران کی لاش شامل نہیں تھی"...... صدر
نے کہا۔

"جناب۔ ان کا میک اپ تو واش ہی نہیں ہو سکا تھا۔ جب
چیف شاگل میک اپ واش کرنے کے لئے آئے تو لاشیں غائب ہو
چکی تھیں۔ اس لئے کیا کہا جا سکتا ہے کہ ان لاشوں میں عمران کی
لاش بھی موجود تھی یا نہیں کیونکہ ہم تو اسے قدوقامت سے بھی نہیں
پہچانتے تھے"...... کرنل راٹھور نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہ لاشیں عمران اور اس کے ساتھیوں کی
نہیں تھیں بلکہ انہوں نے باقاعدہ جال پھیلا کر پہلے ایک غیر متعلق
گروہ کو بھیج دیا اور جب انہیں لاشوں میں تبدیل کر کے آپ مطمئن
ہو گئے تو انہوں نے خود کارروائی کر ڈالی"...... صدر نے کہا۔

"ایسا نہیں ہوا جناب۔ وہ لاشیں واقعی عمران اور اس کے

ساتھیوں کی تھیں"...... شاگل نے اچانک کہا تو صدر اور وزیراعظم دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا مطلب ۔ آپ کس طرح حتمی طور پر یہ بات کر رہے ہیں"...... صدر نے کہا۔

"عمران نے مجھے ٹرانسمیٹر پر کال کیا تھا۔ وہ پہاڑیوں سے نکل کر ہمارے ہیڈ کوارٹر پہنچے اور فوجی ہیلی کاپٹر لے اڑے جو علیحدہ احاطے میں کھڑا تھا۔ ہمارے تصور میں بھی نہ تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ پھر ہمیں اطلاع اس وقت ملی جب سرگام پہاڑیوں پر دھماکہ ہوا تو ہمیں پتہ چلا کہ ہیلی کاپٹر بھی غائب ہے۔ پھر اس کال سے پتہ لگا کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت یہ ہیلی کاپٹر لے اڑا ہے اور اس نے اسے ناپال کی سرحد کے قریب اتار کر خود وہ جنگل کے راستے ناپال پہنچ گیا اور اس نے وہاں سے مجھے کال کی۔ میں نے اس سے جب لاشوں کے بارے میں بات کی تو اس نے مجھے بتایا کہ یہ سائنسی ریز کی وجہ سے ہوا ہے"...... شاگل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے وہ ساری تفصیل بتا دی جو عمران نے اسے بتائی تھی۔

"اوہ ۔ ویری بیڈ ۔ تو اس طرح ہوا یہ سب کچھ ۔ پھر تو واقعی کرنل راٹھور صاحب کا بھی قصور نہیں ہے۔ البتہ اب میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ اس کا انتقام پاکیشیا سے لیا جائے اور آئندہ بھی ایسا ہی کیا جائے کہ جب بھی یہ لوگ کوئی حرکت کریں ہم پاکیشیا پر چڑھائی کر دیں"...... صدر نے جوشیلے لہجے میں کہا۔

"آپ فوجی کارروائی کی بات کر رہے ہیں"...... پرائم منسٹر نے حیران ہو کر پوچھا۔

"اوہ نہیں۔ فوجی کارروائی کیسے ہو سکتی ہے۔ پاکیشیا بھی ایٹمی ملک ہے۔ میرا مقصد تھا کہ ان کے ڈیم اور ایسی عمارتیں تباہ کر دی جائیں جن سے پاکیشیا کو معاشی طور پر بے پناہ نقصان پہنچے"۔ صدر نے کہا۔

"ہاں ۔ ایسا ہو سکتا ہے اور ایسا ہونا بھی چاہئے"...... پرائم منسٹر نے رضامند ہوتے ہوئے کہا کہ اچانک سامنے میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو صدر اور پرائم منسٹر سمیت سب بے اختیار چونک پڑے کیونکہ خصوصی میٹنگ کے دوران کسی ایمرجنسی کے بغیر کال نہ کی جا سکتی تھی۔ صدر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... صدر نے خشمگیں لہجے میں کہا۔

"جناب ۔ ایک آدمی علی عمران کی کال ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ اگر آپ سے اس کی فوری بات نہ کرائی گئی تو کافرستان کو ناقابل تلافی نقصان پہنچ سکتا ہے"...... دوسری طرف سے ملٹری سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ٹھیک ہے ۔ کراؤ بات"...... صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا تاکہ پرائم منسٹر بھی کال سن سکیں۔

"ہیلو جناب صدر صاحب۔ میں علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس

سی (آکسن) بول رہا ہوں۔ آپ کی خصوصی میٹنگ بہت طویل ہو گئی اس لئے مجبوراً مجھے مداخلت کرنا پڑی"...... عمران کی انتہائی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

" تم کہنا کیا چاہتے ہو۔ کیوں کال کی ہے"...... صدر صاحب نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" پہلی بات تو آپ سے یہ کرنی تھی کہ آپ نے ابھی پاکیشیا کے خلاف کارروائی کرنے کی بات کی ہے تو یہ بات یاد رکھیں کہ پاکیشیا کے خلاف اگر آپ نے کسی قسم کی کوئی کارروائی کی تو اینٹ کا جواب پتھر سے دیا جائے گا اور ابھی تک آپ کی جو ایٹمی تنصیبات محفوظ ہیں وہ تنکوں کی طرح بکھیر دی جائیں گی اور دوسری بات یہ کہ پاکیشیا نے کبھی کافرستان کے خلاف کارروائی میں پہل نہیں کی۔ ہمیشہ آپ کی طرف سے پہل ہوئی ہے۔ اس بار بھی آپ نے پاکیشیا کے مواصلاتی سیارے کے خلاف کام کیا جس کے جواب میں ہمیں آپ کی لیبارٹری تباہ کرنا پڑی اور آپ کے ڈاکٹر ہریش چند کو بھی ہلاک کرنا پڑا اور آئندہ بھی ایسا ہی ہوگا لیکن اگر آپ نے بغیر کسی وجہ کے پاکیشیا کے خلاف کام کیا تو اس کے انتہائی خوفناک نتائج بھگتنے کے لئے بھی تیار رہیں گے آپ"۔ دوسری طرف سے عمران کی آواز سے ایسے محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ بول نہ رہا ہو بلکہ کوڑے مار رہا ہو۔

" تم۔ تم ایک حقیر سے ایجنٹ ہو کر مجھے دھمکیاں دے رہے ہو۔ کافرستان کے صدر کو"...... صدر نے یکلخت انتہائی غصیلے لہجے

میں کہا۔

" آپ جو باتیں کر رہے ہیں وہ سب مجھ تک پہنچ رہی ہیں اور میں چاہوں تو دوسرے لمحے اس ہال کا بھی وہی حشر ہو سکتا ہے جو لیبارٹری کا ہوا ہے اس لئے آئندہ سوچ سمجھ کر منہ سے الفاظ نکالا کریں۔ اٹ از مائی لاسٹ وارننگ"...... عمران نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو صدر نے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے رسیور رکھ دیا۔

" یہ۔ یہ انسان نہیں ہے اور انسان سے تو لڑا جا سکتا ہے عفریت سے نہیں۔ وہ یہاں ہونے والی ساری باتیں سن رہا ہے تو وہ واقعی اس ہال کو بھی اڑا سکتا ہے اور ہمیں بھی ہلاک کر سکتا ہے۔ ٹھیک ہے۔ اس مشن کی فائل کلوز کی جاتی ہے اور اس کے رد عمل میں پاکیشیا کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی جائے گی اور میٹنگ برخاست"...... صدر نے کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر وہ اس قدر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھنے لگے جیسے انہیں خطرہ ہو کہ اگر انہیں یہاں ایک لمحہ بھی گزارنا پڑا تو وہ ہلاک ہو جائیں گے۔ پرائم منسٹر بھی تیزی سے چلتے ہوئے ان کے پیچھے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

ختم شد